بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان



مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ طبع مزین معروف جامہ ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدای عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ نبی مرسل و منقبت
شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا و مدحت ائمہ ہدی ارکین شریعت غرا کہتا ہے فقیر حقیر سید
مظفر علی اسیر کہ درینولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان با صدق و صفا فقیر خانہ
مین جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور قوافی کا
بایکدیگر رہا چنانچہ صحیفہ رشیقہ اعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اماجد و اماثل رئیس الحکما
استاد الکملا محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت مین ہر ادا و سپر بعضے کملاے اصحاب خلت و
براعت ذرا یعنی مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالاے طاق رکھہ کر جابجا
اعتراض کیے ہین اور شرح شیخ مہدی علی زکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بھی ہر بارہا صحبت مین پڑھا گیا
بعضے مطالب زیادہ حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آ گئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے
[illegible] سے بچی رہ گئے ہین لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور بمفاد وکان حقا علینا نصر المومنین اختصار کے
مطالب [illegible] عبارت اردو مین بطریق ترجمہ لکھے اور نام اسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار

اور کہین کہین عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھہ دی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا مبتدیونکو سہل ہو
اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ و شرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہوگیا ہے
منتہیون پر حال اوسکا منکشف ہوجاے طرز تحریر یہہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور ت
عبارت اپنے ترجمے سے اور ح نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی و باللہ التوفیق
م الحمد للہ حمد الشاکرین والصلواۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت ہین
واسطے خدا تعالے کے تعریفین شکر کرنے والون کی اور درود کاملہ نازل ہو اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیاے مرسل کے ہین اور اوپر اونکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین
مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا
ضرور ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت الہی سے کسی وقت خالی
نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت الہی ہے حمد ستودن اور ستایش
اور صلوۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے م اما بعد این مختصری
در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد و آنرا معیار الاشعار
نام نہادہ آمد ت یہہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی مین ہے کہ بالتماس
بعضے دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا عروض بالفتح نام ایک علم کا ہے
کہ میزان شعر موزون اور ناموزون ہے منتخب سے اور عروض کرسول بمعنی معروض اور صلہ اوسکا
محذوف یعنے معروض علیہ کسواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتی ہین کہ موزون ناموزون سے
جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہاے عروض مین بکثرت لکھی
ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی از پی روندہ ہے
اور اوسکو قفو سے لیا ہے بمعنی از پی رفتن جو بیشتر یہہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ کے پیچھے اکثر باقی الفاظ کے
واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے
اوس سب سے جو تکرار پائی الفاظ متشابہۃ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی مین اواخر مصاریع
یا ابیات کذا فی الغیاث اور رسالہ عطائی و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ و اندازہ و جاے
گرفتن زر و سیم و آلہ راست گرفتن ترازو منتخب اور کشف سے م و این مختصر مشتمل بر مقدمہ و دو فن است

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل ست **فصل اول** در حد
شعر و تحقیق آن ست اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر
صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین اوسمین تین فصلین ہین فصل اول تعریف اور تحقیق شعر مین
مقدمہ بالضم میم وکسر دال مشدد پیش رونده سے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاوے واسطے آسانی مطالب
آیندہ کے کذا فی المدار والموید والمنتخب والغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید تحتانی بمعنی حقیقت شی
مستعمل ہے اور یہہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لغوی ماہیت کی چیست
این شی ہین مرکب ما موصولہ اور لفظ ہی سے بکسر ہا اوسے فتح یا ضمیر مونث واحد اور یار مشدد علامت جعلی ہے
اور تا مصدری مگر یا لفظ ہی بجہت اجتماع یاات حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث اور صناعت بکسر اول
پیشہ اور کام اور اصطلاح مین اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح والمنتخب والکشف اور حد
بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق مین تعریف شی بذاتیات
جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بعرضیات جیسے کہ تعریف
انسان کی بماشی ضاحک غیاث سے ہے شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام
موزون مقفے ست شعر نزدیک منطقیون کے کلام مخیل یعنی تخییل ہے اور عرف جمہور مین یعنی نزدیک شعرا کے
کلام موزون بوزن عروضی اور مقفے ہے کلام سخن گفتن و سخن منتخب سے اور مخیل خیال کردہ شدہ جس سے
تخییل ہو مقفے وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آیندہ متن مین مفصل مرقوم ہین اس جگہہ
صاحب حاشیہ نے یہہ شبہہ کیا ہے قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور
مقصودہ بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید نحوی از تخییل باشد کہ
مقصود بالذات است و ازینجاست کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شی من ذلک الا فی کونہ کلاما مخیلا
و در جای دیگر گفتہ انما ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا بعضی قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند
چنانکہ محقق خود در اساس الاقتباس میگوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی ندا شتہ باشد
چنانکہ بعضی اشعار یونان ست و در دیگر لغات قدیم مانند عبری و سریانی و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار
نکردہ اند و اعتبار وزن حقیقی اول عرب را بودہ و دیگر امم متابعت ایشان کردہ اند و نظر منطقی خاص
بر تخییل و مقدر را از ان جہت اعتبار کنند کہ بوجہی اقتضای تخییل کند و صناعت منطق باحث بالذات

از تخییل شعر ست و بالعرض از دیگر احوال تم کلامہ اور صاحب شرح نے اوسکا جواب یون لکھا ہے شش

باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق ہست زیراکہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم

جزوی از ہمان اجزای پنجگانہ ہست و این بحث مناسبت تخییل ست تم کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہے

اس وجہ سے کہ یہہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی بہرکیف فقیر نے

اس باب مین رقعہ مولوی عبدالرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولویصاحب موصوف نے جواب

اوسکا یون لکھ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقیین کلام مخیل کہ باعث انبساط النفس یا انقباض باشد

ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام بمعنی دلچسپ گرفتہ نہ متعارف صرفیان و عروضیان پس این شبہہ

شبہہ محض ہست و بس اور جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان ادام اللہ فیوضہم

نے اس جگہہ یہہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شی انسان کے

خیال مین گذری چنانچہ یہہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس مین

از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنے لغت مین معتدل کے بھی

آئے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ و انبتنا فیہا من کل شی موزون کے لکھے ہین اور عرف عام

مین کہتے ہین قد موزون اور بنا بر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات ہے تابع نظام حرکات و سکنات وغیرہ

کی چنانچہ انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا جب یہہ تمہید ہوا پس معلوم ہو کہ یہہ شبہہ جب ہوتا ہے کہ تخییل اور

وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون سے مراد معتدل و معنی

تمام عبارت کے یہہ کہین کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مخیل یعنے خیال کردہ شدہ اور معتدل ہو جس مین

تطویل یا اجمال مضر نہو فہم مطالب مین اور یہہ کلام البتہ اثر کریگا نفس مین بہ انقباض یا بہ انبساط یا یہہ کہ

تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اوس سے معانی کو بعد ازان اوس لفظ کو ذکر کرین کہ وہ دلالت کرے

اون معنون پر چنانچہ و تقشعر منہ جلود الذین الایہ مین تجرید کی ہے پس بنا برین اعتراض مذکور مرفوع اور

شبہہ مسطور مدفوع ہے فقال لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا فتم اور فقیر کے ذہن مین یہہ آتا ہے

کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اور یہی وزن فارق ہے درمیان

نثر اور نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ما علمناہ الشعر یعنی نیا موختیم پیغمبر

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را شعر شک نہین کہ کلام خدا مین بھی شعر سے مراد کلام موزون ہے اور منطقی کو

غرض اور بحث قضایای تخئیلیہ سے ہے نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اوسکے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون ہے اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن سے کام اہل عروض کا
ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً نغمہ سبب ذکر اسکا علم فقہ میں ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال اور
حرام مین ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہے
اگرچہ اوسکو غرض اور بحث اوس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر مین
فرماتے ہین کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض او بحث متعلق بیان نہین کرتی اور شک نہین کہ اگر
قید موزون کی نہو نثر بھی نظم مین داخل ہوجاے کہ کوئی کلام تخییل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال
اہل منطق کا اس باب مین یہہ ہے کہ متقدمین اونمین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے
اور اونکو اپنے مطلب سے جدا ورغرض ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور
نظم کے چنانچہ یہہ دعوی ہمارا عبارت معترض سے کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند او یہ بات
اساس الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے
اسلیے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
اہل منطق کا یہہ حال ہے کہ کل ونکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح
تجرید کی یہہ ہے متن والشعر من الصناعات وہو عند القدما کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی شرح الشعر صناعۃ من الصناعات وہو عند القدما کل کلام مخیل یقتضی للنفس بسطا او قبضا اما المحدثون
فالشعر عندہم کل کلام موزون متساوی الارکان مقفا دوسری جگہہ شرح مذکور مین یون لکھا ہے والشعر التام یحاکی
بالکلام المخیل وبالوزن وبالنغمۃ المناسبۃ ان قارنتہما والکلام یحاکی اما بالالفاظ او بالمعانی او بہما اور وزن
کی بھی کئی صورتین ہین وزن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہہ ہے واما فی الامم القدیمہ من الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم
ینقلوا عن قدمایہم شعرا موزونا بہذہ الاوزان العروضیۃ بل باوزان ہی بالنثر اشبہ وقوافیہا غیر متفقۃ
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے پس ان دلیلون سے نزدیک متامل کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے
چارہ نہین اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہین ہرچند غرض اور بحث اونکو تخییل سے ہے پس

قول محقق صحیح [illegible] از حروف که [illegible] بر معنی مقصوده دال باشد
و شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد [illegible] بی تکلف فعلی غیر ملفوظ [illegible] مانند حرکت دست یا چشم مثلاً جزوی
از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد [illegible] که [illegible] بر حدوث صوتی یا خیال صوتی
دال بر مرادی است [illegible] ملفوظ [illegible] حروف سے کہ [illegible] مقصودہ پر دال ہون اور
شعر بی الفاظ نہین ہو سکتا [illegible] فعل غیر ملفوظ کو [illegible] حرکت دست یا حرکت چشم کی
ایک جزو اجزای شعر [illegible] حکم لفظ کا [illegible] حدوث صوت یا خیال صوت اور
ایک مراد پر [illegible] اہل نحو مین لفظ سے
منفصل دو کلمہ [illegible] ترکیب [illegible] ایک کی دوسرے سے ہو
اسطرح کہ فائدہ تام دے جیسے زید قائم [illegible] خیالات سے او مراد حروف سے حروف تہجی
ہین [illegible] مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ [illegible] کوئی یہہ مصرع ع مردی
[illegible] برون آمد [illegible] اور اشارہ آنکھ سے کرے [illegible] ہوسے کہ بیا یا ہاتھہ ہاتھہ پر مارے
معنی اوسکے یہہ ہوے کہ بزن پس یہہ حدوث صوت یعنی ہاتھہ پر ہاتھ [illegible] اور یہہ خیال صوت یعنی
آنکھہ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ مین ہے [illegible] تکلف سے خالی نہین
حاشیہ کا مطلب اسی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف [illegible] عبارت اوسکی یہہ ہے ش
مطلب متن از فہم صاحب میزان دور گرفتہ و بزعم مصنف [illegible] الاشیاء
کما ہی باید دانست کہ مراد مصنف اینست کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجہت اشتمال بر حدوث صوت
یا خیال صوت کہ دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکہ درین مصرع
ع مردی [illegible] خانہ ما زد وستک پس لفظ دستک ذکر نسازند و دست بر دست زدہ مفہوم مراد گیرند
و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نباشد چنانکہ درین مصرع ع کہ مرا با تو ہیچ کار نماند و دست را
دو بار حرکت دہند کہ لفظ ہیچ بر و از ان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت راست نیاید پس خیال
صوت ہمی شاید چنانکہ درین مصرع ع گفتم کہ بجا لم نگری گفت [illegible] و پس از لفظ گفت اشارہ بحرکت چشم
نماید کہ لفظ بچشم بہ خیال در آید و دلالت این حرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این ہمہ از تکلف
خالی نباشد [illegible] مصنف ہم اشارہ [illegible] عبارتون [illegible]

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھہ اور تھا مگر بیان درست نہو سکا بہر کیف یہہ مقام چندان وقت طلب
نہین ہے ✻ وہمچنین الفاظ مہمل بمعنی را اگرچہ مستجمع وزن وقافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند ت یہہ فقرہ
عطف ہے اوس قول پر کہ شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسیطرح
الفاظ مہمل بمعنی کو اگرچہ موزون اور مقفی ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول اور
میم ثانی مفتوح فرو گذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار رندار اور کشف اور غیاث سے اور اصطلاح مین
جو کلام کہ معنی نرکھتا ہو ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے
کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون اور معنی اونکے کچھہ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے
اتباعاً للامر فی البدیہہ یہہ تین شعر کہے ایک اونمین سے یہہ ہے ✻ روزی کہ در بدخشان یخ برخیار بندد ✻
فالودۂ دمشقی غلطان بار گردد ✻ پس ایسے کلام مہمل کو شعر نکہنا چاہیے ✻ وحکم ہذیانات اہل مجون وہزل
کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشد و در نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بحسب قصد
ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر را و غیر شعر را بجاے جنس ست ت اور حکم بیہودہ گویون
اہل مجون اور اہل ہزل یعنی بیباکون اور گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین
حکم الفاظ معنی دار کا ہے اس جہت سے کہ مراد اونکی موافق اونکے قصد کے اون الفاظ سے حاصل ہے
پس کلام شعر اور غیر شعر کو بجاے جنس ہے ہذیان لغت مین بفتحتین اور ذال معجمہ بمعنی بیہودہ گو مست
بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب الصراح والغیاث اور مجون لغت مین بالضم کالدخول بمعنی بیباکی پس
اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے عند الاصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون کلام
مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے ہجو مولوی
فائق مین ✻ شعر ✻ چہ خوش گفت فائق شاعر غرا ✻ کہ چون ذہن من ذہن رسا نباشد ✻ بمقام شعر چو مروت
افتد ✻ تشدید صحیح چرا نباشد ✻ نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یون ہے کہ مینے ایک شعر
کسی وزن مین کہا تھا اوس مین لفظ بید مشدد تھا میر انشاء اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی
اس مین شریک اونکے ہوئے مینے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھہ بھیجی انشاء اللہ خان نے
خفیف ہو کر چند شعر میری ہجو مین کہے مینے بھی ایک سالہ اون دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب ترکی
بترکی تمام ہو سکا یہہ ہے ✻ شعر ✻ چون این رسالہ واضح و خوب مشاعرست ✻ تاریخ چہ نظم شدہ یک گز دو فاختہ

صاحب میزان نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرع کہین کا اور ایک مصرع کہین کا
آمدم بر سر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمہ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجاے جنس ہے یعنی
معنی جنس کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نکہا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب مسلم العلوم مین موید اسکے یہہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر دقیق وفی البسیط تنقیح المادۃ متعسر ومشکل فان ابہام المعین وتعیین المبہم امر عظیم انتہی لہذا مصنف
علیہ الرحمہ نے احتیاطاً کلام کو بجاے جنس کہا قال ح قولہ بجاے جنس یعنی بجائیکہ آنجا جنس مذکور
نماید پس مراد ازان عین جنس است ھم اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بر وجہی از وجوہ مانند بسط یا قبض
و شبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل ست تا حصول آن در نفس مبدء صدور فعلی شود ازو مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا مبدء حدوث ہیأتی شود در و مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد الا آنکہ
تخییل را حکماے یونان از اسباب ماہیت شعر شمردہ اند و شعراے عرب و عجم از اسباب جودت او
می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اغراض و بمثابہ غایت است ت
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس مین کسی وجہ سے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جاے
یا رنجیدہ جاے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہونا اوسکا نفس مین منشا صدور ایک
فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا مبدء پیدا ہونے ایک ماہیت کا ہو نفس مین مانند رضا کے
یا ناخوشی کی یا کسی طرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکماے یونان اسباب ماہیت شعر سے کہتے ہین اور شعراے عرب
اور عجم اسباب حسن شعر سے سمجھتے ہین پس بقول یونانیان یہہ تخییل فصول شعر سے ہے اور بقول شعرا بمنزلہ غرض اور غایت
شعر سے لیکن معنی تخییل کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے اور بمعنی گستردن غیاث سے
اور مراد اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے اور مراد اوس سے
انقباض نفس ہے اور مبدء بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی
اور بضم اور دال مہملہ مکسورہ اور بعد اوسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز
کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور بضم اور دال مہملہ مفتوحہ صیغہ اسم ظرف کا
باب افعال سے جگہہ آغاز اور آشکارا کرنے کی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسر پیش روی کرنا کسی کام مین غیاث سے
اور مثابات بمعنی غیرت بیجانا اور شکل اور صورت کشف اللغات و غیاث سے ہے اور رضا بالکسر خوشنودی اور

بالفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور غیاث سے اور صاحب منتخب نے دونوں لفظ بالفتح لکھے ہین غیاث
سے اور سخط بفتحتین اور شعار معہ پہ خشم اوغضب مدار اور مویدسے اور منتخب مین بالضم اور بفتحتین ہے
اور صراح مین بالضم ... اور کون ثانی اور جودت بفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب
اور کشف اور شرح نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا در اصطلاح منطق مین
وہ چیز کہ ... ایک شی کو مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جو ... ائی شی ہوتی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق
تمیز دیتا ہے ... انسان کو ... تمام ... کہ شریک اوسکے ہین حیوانیت مین غیاث سے مثال اوسکے
جو نفس مین انبساط ... مصرع شراب سرخ چون یاقوت سیال مثال اوسکی جو نفس مین انقباض
پیدا کرے مصرع ... چون گس ... مثال اوسکی جو نفس مین منشاء اقدام کا رکا ہو
سعدی کہتا ہے بیت خواہی کہ خدای بر تو بخشد با خلق خدای کن نکوئی یا اشعار رجز وقت
جنگ نظامی کہتا ہے بیت نزاید چو منم پیل فولاد خای کہ بر پشت پیلان کشم پیلپای درم
پہلوی پہلوانان بہ تیغ خورم گردہ گردنان بی دریغ مثال وسکی جو نفس مین باعث امتناع
کا سکا ہو سعدی کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست چہ حاجت
کہ با وی کنی دشمنی کہ وی را چنین دشمنی ... مثال وسکی جو نفس مین پیدا رضا ہو
سعدی کہتا ہے بیت ... بازگویم کہ کسی سیر نخواہد بودن یا جا
مدح جیسا کہ ناصر ... نے مدح ذوالفقار خان مین ایک مطلع پڑھا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھ روپیے
صلہ مین دیے مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار ... نو در نبرد کند کار ذوالفقار مثال
اوسکی جو نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت بہ تیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل
چنانکہ بانگ درشت تو می خراشد دل یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے یہ
بیت تا میر آفتاب بہ تیرا خواند روزگار خورشید بسر برہنہ بیا بدنکو ہسار مثال اوسکی کہ جس سے
نفس کو لذت حاصل ہو اور لذتین بہت سی ہین انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت
ساقیا ... خاک بر سر کن غم ایام را ... مقالات ... نطق ...
... سکتا ... نفس ...
... ذوق ... ایک شکل ... نظم ... ترتیب ... سکتا ...

اور اوسکے مناسبت کے عدد مین اور مقدار مین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عدد کی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات
اور سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہہ ہے کہ مثلاً اگر عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فعِلُن ہو اور ضرب مین فعلتن ہو۔ یہہ سب خارج نہین جسوقت ایسی حرکات اور سکنات مناسب
کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اونسے ایک شکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن ہے اور اس وزن
کے ادراک سے نفس جو لذت اوٹھاوے گا اوسکو ذوق کہین گے هم و موضوع آن حرکات و
سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند و الا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را ادراک آن ہیات
مدخلی عظیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند
و بعضی نباشند و از صنف دوم بعضی را امکان تحصیل آن باشد باکتساب و بعضی را نبود و عادت را ہم
دران باب مدخلی تمام است و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف امم مختلف است
اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور اگر سوا حروف کے
یعنی اصوات مزامیر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اوسکے ادراک مین دخل تمام
ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضے
نہین ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اونمین سے بعضونکو امکان تحصیل
باکتساب ہے اور بعضونکو امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام
ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر اور ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً
اکثر اوزان عرب مین مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل اور خوشنما ہین عرب مین
متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور جنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی
مین تال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہہ
بیان وزن شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع یعنی تال کے
هم و وزن اگرچہ از اسباب تخییل ست و ہر موزون بوجہے از وجوہ مخیل باشد و اگرچہ ہر مخیلی موزون
باشد اما اعتبار تخییل دیگر ست و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن ازان جہت کہ وزن ست دیگر ست

وازان جہت کہ اقتضای تخییل کند دیگرست اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن
سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام
موزون رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہین اگرچہ ہر مخیل موزون نہین ہے کسواسطے کہ تخییل نثر سے
بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اور ہے
کہ یہہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی اور ہے
اور اس جہت سے کہ اقتضاے تخییل کرتا ہے اور ہر کہ بوجہ وزن اوسکو موزون کہتے ہین اور بوجہ تخییل
کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور کلام مخیل نثر بھی
ہے ھم وباتفاق وزن ازفصول ذاتی شعرست الاآنکہ ہمیا تنہا باشد کہ تناسب آن تام نباشد و نزدیک
باشد بتام مانند اوزان خسرو اینہا و بعضی لاسکو ہیا و شاید کہ بعضی امم آنرا بسبب مشابہت از اوزان
شعر شمرند و بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی نشمرند پس ازین جہت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف افتد
ست اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا
ہے نثر سے مگر اوس وزن کی صورتین ہین کہ مناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو ساتھ مناسبت
تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان آوا زلاسکوی کے اور کبھی بعضے لوگ اوسکو بسبب مشابہت
کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہین جانتے
پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح سین وکاف وکسرۂ واؤ
اور یاے معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری سے اور برہان سے اور
خسروانی ایک لحن ہے مصنفات باربد مطرب سے کہ نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز مین جہانگیری سے
اور برہان قاطع سے ش خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و لاسکوی
منسوب باشد بلاسکو نام شخصے کہ از قوم ترک رندانہ وضعے بود کہ تصنیف ہاے جاہلانہ میکرد و بنام او جابجا آن
طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خوانند الی آخرہ تم کلامہ ظاہر ایہہ معنی ایجادی ہین کہ
جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پاے نہین جاتے ھم واما قافیہ تشابہ او اخر آن دو ذکر باشد و مراد
از تشابہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ است یا اختلاف کلمات مقاطع یا آنچہ در حکم مقاطع باشد در لفظ یا
در معنی ست واما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کا ہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی ردیف

وغیرہ کا ساتھہ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ بعد قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ساقی ازان بادہ منصور دم ٭ رنگ دو در ریشہ من صور دم ٭ پس اگر بعد قافیے کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہے جیسے یہہ بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر بہر بتان نثار کردم ٭ جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین لائق قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کار کا ساتھہ بار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً اور معناً دوسرا قافیہ زبان کا ساتھہ لسان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً تیسرا قافیہ چشم کا بمعنی آنکھہ کے ساتھہ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے معناً نہ لفظاً ح تحت عبارت تشابہ او دار نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر ست چہ گاہی ہمہ بیت جز قافیہ و ردیف نباشد فافہم و مراد از دورہا درینجا یا مصراعہاست کہ قافیہ دران اعتبار کنند چنانکہ در مثنوی یا بیت ہای تمام چنانکہ در قطعہ ہا و قصیدہ ہا ت اور مراد دور سے یہان وہ مصرع ہین جنمین قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تمام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی اور مطلعہای قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے اونکو دور کہتے ہین اور باقی ابیات قصیدہ اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دو ہین حقیقۃً اور تمام بیت کو یعنی دونون مصرعونکو بسبب شمول قافیے کے مجازاً دور کہتے ہین م و باشد کہ ہم در بعضی مصراعہا و ہم در بیتہا اعتبار کنند چنانکہ در رباعیات و اوراعہات اور کبھی بعضے مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیسا کہ رباعیون مین اور اوراام مین لیس اوراام جمع ورم بمعنی مستزاد ہے یعنی رباعی مین مصرع اول اور ثانی ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کہتا ہے رباعی تیغ بستہ جہان لبس زتاثیر ہوا ٭ شد موجۂ آب ہمچو موج خارا ٭ در صفحہ بشکل نقطہ گردید الف ٭ از بسکہ شدہ غنچہ ز تاب سرما ٭ اور مستزاد و تضمین بھی قافیہ معتبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا ٭ در حضرت شاہی ٭ در غلغل بلبل چہ خبر باد صبا را ٭ جز نالہ و آہی م و باشد کہ دورہا کہ اجزای یک بیت باشد اعتبار کنند مانند مسمطات چہار خانہ وغیر آن ت اور کبھی دورون مین کہ اجزا ایک بیت کے ہوسکے ہین اعتبار کرتے ہین مانند مسمطات چہار خانہ وغیرہ کے پس مسمط چہار خانہ وہ بیت ہے کہ جسمین چار قافیے

ہوں تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے

من ماندہ ام مہجور ازو ٭ درماندہ و رنجور ازو ٭ گویا کہ نیشی دور ازو ٭ در استخوانم میرود ٭ اور کبھی

چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہیں مثال **بیت** چہ یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزارے ٭

بہاری حسن گلزاری بغبن وفتنہ فتانی ح در تحت عبارت وغیر آن نوشتہ پنج خانہ و شش خانہ

یعنی مخمس و مسدس فافہم ۱۲ و اگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند و باشد کہ اتحاد حروف خاتمہ

اعتبار نکنند و بر تقارب آن در مخارج قتصار نمایند **ت** اور اگر غیر شعر یعنی نثر میں اعتبار قافیہ کریں

اوسکو سجع کہتے ہیں اور کبھی نثر میں اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہیں کرتے ہیں حروف قریب المخرج پر

اقتصار کرتے ہیں پس سجع لغت میں بالفتح بمعنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے

اور اصطلاح میں برابر ہونا دو لفظ واخر فقرتین کا اور سجع تین قسم ہے اول توازی اوس میں حرف روی

اور وزن اور عدد میں برابری چاہیے جیسے گل اور مل اور بہار اور قرار دو صوری اور دوری اور مہجوری

اور مخموری اور نظر اور شکر دوم مطرف بہ تشدید را اوسمیں موافقت دو لفظوں کی بحرف روی چاہیے

اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور رسال اور خال اور بود اور وجود سوم توازن

اوسمیں موافقت دو لفظوں کی وزن اور عدد حروف میں چاہیے اور روی مختلف ہے جیسے عار اور ازرات

اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہہ قسم مرغوب نہیں ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم میں کرتے

ہیں اور نثر میں اوسکو سجع کہتے ہیں غیاث اللغات اور اقتصار لغت میں بالکسر و صاد مہملہ کوتاہی کرنا

اور ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی میں کلام کثیر اللفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق

علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہیں جیسے یہہ فقرہ کن سبعاً ضاریاً و ذیباً خالساً و کلباً

حاد و عقاً ولا تکن انساناً ناقصاً یہاں روی قریب المخرج ہے معنی یہہ ہیں کہ ہو درندہ قاہر یا گرگ

ربایندہ یا سگ نگہبان اور نہ ہو آدمی ناقص ۱۲ و در یک دو را اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر

دوری دیگر با آن **ت** اور ایک مصرع اور فرد میں اعتبار قافیے کا ممکن نہیں الا بعد فرض کرنے

مصرع یا فرد دوم کے یعنی جب تک دو دو ر نہونگے قافیہ معتبر نہوگا ۱۲ و چنین گویند کہ در اشعار یونانیان

قافیہ معتبر نبودہ است و حشونی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ است مشتمل بر اشعار غیر مقفیٰ و آن را

یوند نامہ نام نہادہ **ت** اور ایسا کہتے ہیں کہ یونانیوں کے اشعار میں قافیہ لازم اور ضروری

نہ تھا اور حشوی شاعر نے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین
اور اوسکا یونہ نامہ نام رکھا ہے ہم پس ازین بحث معلوم می شود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی شعر
نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر است مانند قصیدہ وقطعہ
و مانند آن ت پس ان بحثون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ
اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضے انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ اور قطعہ
کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور لوازم جمع لازم کی
اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو کذا فی المنتخب اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا
ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گویا وہ ایک ٹکڑا غزل سی یا قصیدے
سے بریدہ ہوا ہے [illegible] اور کشف [illegible] بہار عجم سے اور اس معنی مین بالفتح خطا ہے مگر بعضے فصحاے
متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل اور رباعی اور مثنوی
جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک
فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہین گے اور اعتبار قافیہ نہوگا ہم وحد شعر بحسب
عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد وبس واگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند
کلام موزون باشد بر وجہی کہ چون قراین زیادت از یکی شود ان قراین مقفی باشد ت اور تعریف
شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور بس اور اگر اعتبار قافیہ تعریف
شعر مین واجب جانین کلام موزون ہو اسطرحپر کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہون وہ
مقفی ہون حاصل یہہ کہ کلام موزون مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے
لا یکاد ان یسمی عندنا بالشعر ما لیس بمقفی اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین
ضرور نہین زیادہ مین ضرور ہے م **فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی
در لغات** لغت عرب برزانت و خفت مختلف ست چہ تازی مثلاً بقیاس با پارسی برزانت و ثقل نزدیکتر
باشد و پارسی بخفت ت اول ترجمہ فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین انسوی لغات کے
زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گران تر ہے اور تازی
بسکون لغت بضم اول و فتح غین معجمہ زبان عجم کو کہتے ہین اور عرب اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی اونکے مشہور نہون

غیاث اور منتخب سے رزانت بفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح سے اور کشف
اور مدار مین بمعنی استواری غیاث سے هم و اسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد و آن چنان بود
که حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی بضد آن ست [ذات ۱۲]
اور سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہین یعنی عین حروف اوسکی صورت یہہ ہے کہ حروف مستعمل
بعضے زبانونمین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ و ثاے مثلثہ اور طاء مہملہ کے تازی مین
اور بعضی زبانون مین برخلاف اسکے ہے یعنی حروف مخرج سے بآسانی نکلتے ہین جیسے فے اور
دوسرے حروف فارسی مین هم و یا ہیئت حروف باشد و آن چنان بود که حرکات حروف در بعضی لغات
یا بکمیت بیشتر بود مانند لغت تازی که اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات
بخلاف آن و یا بکیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی که حرکات حروف دروی تمام باشد بخلاف [مقدار ۱۲]
پارسی که بعضی حرکات دروی مختلس بود مانند حرکت را در لفظ پارسی ست اور یا سبب اختلاف
زبانونکا صورت حروف کی ہے اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ حرکتین حروف کی بعض لغت مین [بودہ ۱۲]
مقدار مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین
مثل ماضی اور مضارع اور اسماے معرب اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الاخر بھی ہوتے ہین مثل امر و نہی
کے اور بعض مبنی کے مثل منذ کی اور اکثر زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن
ہوتے ہین مثل فارسی اور ہندی اور ترکی کے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ حرکتین حروف کی درمیان
بعض لغت کے کیفیت مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام
ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین اوس مین مختلس ہوتی ہین یعنی غیر تام مانند حرکت حرف را کے
لفظ پارسی مین اپس اختلاس بمعنی ربودن ہے منتخب سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث
حذف کرکے دو ثلث کو تکلم کرین هم و اوزان هم در اداے حرف مختلف باشد چہ بحسب اختلاف و اتفاق
اجزای دوائر و چہ بحسب کثرت و قلت حروف کہ در ہر دوری ست اور اوزان بھی لغات اور حروف مین مختلف
ہوتے ہین کبھی بحسب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کے یعنی وہ بحرین کہ جنکی وضع ارکان مختلف ہو جیسا
بشعر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحسب سالم طویل اور جنکی وضع ارکان متفق بحر
سے بیشتر فارسی مین استعمال [illegible] فعولن فعولن بحر متقارب سالم [illegible]

اوس وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بحسب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع مین کہ فعولن
مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم ہم ولا محالہ وزن گران تر بلغتے
مانند آن خاص تر تواند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنی کہ در اداء آن
وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و بر آنچہ حرکات کمتر باشد بکلفت تر پس بعضی اوزان مناسب
بعضے لغت باشد دون بعضی بطبع و باین سبب بسیار بحرہاست کہ خاص شدہ ست بہ بعضی لغات
و در لغات دیگر اگر بران شعر گویند در بدایت نظر آنرا موزون نشمرندت اور لا محالہ وزن ثقیل لغت ثقیل
مین خاص تر ہے مثلاً عربی مین کہ حرکات بیشتر ہوتے ہین شعر کہنا اوس وزن مین کہ اوسکی مصرعون مین
حرکات زیادہ ہین آسان تر ہے اور جس زبان مین کہ حرکات کمتر ہین بتکلف پس بعضی اوزان مناسب
بعضے لغت کے ہین سوا بعض کی طبیعت مین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانون مین
اگر اور زبانون مین اوس وزن پر شعر کہین بداہت نظر مین ناموزون معلوم ہون شک نہین کہ اکثر
اوزان عرب مین مانوس اور فارسی مین غیر مانوس ہین ہم و ہمبرین قیاس در قوافی چہ باشد کہ اندک
تشابہی در لغتی گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب در تازی قافیہ را
شاید و در پارسی از جہت اختلاف را و لام نشایدت اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیون مین
اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران ترین یعنی عربی مین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکترین
یعنی فارسی مین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و سلب کا عربی مین چاہیے اور فارسی مین بسبب اختلاف
را اور لام کے نچاہیے کس واسطے کہ اختلاف روف کا باوصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبکتر
مین یعنی زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی نے جائز رکھا ہے داخل عیب ہے ح قولہ اندک
تشابہی یعنی در لغت زرین و گران تشابہ قلیل ہم میان دو لفظ محسوس و معتبر می شود مثل تناسب و
تشابہ میان ضرب و سلب اگر حرف روی را و لام را قرار دہند میتوانند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور جہت
قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام و کامل نیست الی آخرہ ش عجب ست از صاحب میزان
کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را روی قرار دادہ زیرا کہ بالاتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از
کلمہ مقررہ قافیہ میباشد پس اگر لام و را روی باشد پای ضرب و سلب چہ باشد در روی قرار دادن
حروف میان لفظ کی ام تقریب تواند شد تم کلامہ اور اس جگہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے

رسالہ قافیہ مین جس جگہہ بیان روی ہے یہہ عبارت لکھی ہے روی حرفی است کہ بنامی قافیہ
بروی است وہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلا قصیدہ را کہ ضرب و سلب
قافیہ باشد بائی خوانند **فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد** چون این
قواعد ممہد شد گوئیم آنکلام کہ بجای جنس است بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد
واز معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علما رت اور جب یہہ قاعدے مقرر ہولے
اب کہتے ہین ہم کہ کلام جو بجای جنس ہے اسکی نفس الفاظ کی بحث متعلق بصناعات لغویان ہے یعنی اہل لغت اوسکو جانتے ہین
اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے یعنی عموم علما ہین محقق علیہ الرحمہ نے یہہ کلام جو بجای جنس کے لکھا اسکی وجہہ
پہلے اسکے تحریر ہوئی ہے اور جو کچھہ لکھا جاتا ہے کہ فائدہ بجا جنس لکھنے سی یہہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفہوم سے
ہوتی ہے ذہن مین اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہہ کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہین اور زبان
قوم مین تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف و نحو
دونون کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے **شرح** مناسب آن بود کہ بعدہ میفرمود
واز ہیات کلماتش من حیث التعلیل والتصریف بعلم صرف واز ترکیب آن بعلم نحو بل در عبارت شیخ
نیز کہ این کلام محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو مذکور است **ش** ایراد صاحب میزان بجہت ذکر نکردن
علم صرف و نحو کہ بر محقق علام است محض بیجا است کما لا یخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہہ شبہہ صاحب میزان کا
مولوی عبد الرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت مین لکھہ بھیجا مولوی صاحب نے
یہہ عبارت جواب مین لکھی کہ نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل است زیرا کہ بحث لغویان از ہیئت کلمہ است
و بحث نحو از اعراب است آنہم از ہیئت کلمہ است وہم میتواند شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود
کہ ہر چند اعراب از ہیئت لفظیت اما استغاضہ معنی از ان می شود فقط اب کہتے ہین ہم کہ منشا اس
اعتراض کا یہہ ہے کہ اطلاق علم لغت کا علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہہ باطل ہے اس سبب سے
کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت مین واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی مین یہہ عبارت ہے
وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک اور مطول مین یہہ عبارت ہے
وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفت اوضاع المفردات لان اللغۃ قد تطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

تھے اور یہہ عبارت کمالینبغی دلالت کرتے ہین مطلوب پر ھم و از تحسینات و تزئینات ہر دو کہ از جملہ عوارض
کلام باشد تعلق بصناعاتی کہ با آن خاص ست ست اور تحسینات اور تزئینات لفظ و معنی کی کہ عوارض
کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص سے ہے کہ محقق علیہ الرحمہ خوبیان فرماتے ہین ھم مانند علم خطابت
و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدائع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم تعرف معایب و خللہاے
آن کہ آنرا علم نقد خوانندست مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص
معتقد فیہم ہی مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیۃ اور کس حدیث اور کس قول کے کون راوی
ہین اور جسکے راوی معتبر پاتی ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے
کہ اوسمین ایراد معنی واحد سے بطرق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض احتراز تعقید
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب و مکتوب الیہ
سے من حیث الآداب والمناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن
اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل ترصیع و تجنیس
کے کہ اوسکو علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم تعرف اور شناخت خلل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین
کہ اوس مین سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے
ھم و اما تخییل بحث ازان تعلق یعنی خاص از علم منطق داردست و اما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے
ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخییل سے نہین ہوسکتی ھم و اما وزن بحث از ماہیت
آن و از استعمالش در ایقاعات تعلق یعنی خاص دارد از علم موسیقی و از استعمالش در اشعار مطلقا
تعلق بموضعی خاص دارد ہم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعر ہا و از استعمالش
در اشعار بحسب اصطلاح خاص باہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانندست و اما
وزن بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین از روی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلا موسیقی مین
کہتے ہین تن تن تتن بر وزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
مین متعلق بصنعت مفرد سے ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا بوضع علاحدہ

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی مین باہم دیگر البتہ مناسبت ہی ہم واما قافیہ بحث ازان ہم بمعنائے
سفسر و تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند ت واما قافیہ بحث اوس سے بھی ساتھ صناعت مفرد
یعنی فن علیحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین ہم واین دو صناعت یعنی علم عروض
و علم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بحسب اسباب مذکورہ واین جملہ تعلق بماہیت شعر
دارد و بعد ازان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتہا و بدائع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملۂ صناعاتی
بود کہ تعلق بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم
و باللہ التوفیق ت اور یہہ دو صنعتین یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون مین مختلف ہین بسبب
اسباب مذکورہ کے یعنی بحسب ثقالت اور خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی
کلام اور تخییل اور وزن اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا
جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ
اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر مین آتا ہے اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر
سے رکھتے ہین اور جب یہہ معانی مقرر ہوئے تو شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین ح قولہ این
جملہ تعلق بماہیت شعر دارد میگوییم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر است از لغت و بلاغت
وغیرہا پس این قول صحیح نیست زیرا کہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد بماہیت شعر
تعلق ندارد بل بعوارض آن کما ہو الظاہر و عجب آنست کہ علم صنائع و نقد را اوّلاً ہم ذکر ساختہ و متعلق
بماہیت گفتہ و من بعد آن ہر دو را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ است
این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع می شود
و مادہ ہر چند داخل دران چیز میباشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم است
از تعلق دیگر لہذا این ہر دو را مبالغۃً بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ قائل کسقدر مطلب تک
اور مطلب حاشیہ مین مغایرت ہے اور قطع نظر اعتراض کی تہمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ
نے علم صنائع اور نقد کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے ہم **فن اول** در علم عروض و آن
دو فصل است **فصل اول** در اشارت باجزاء اولی شعر و آن حروف و حرکات است
و علم ایقاع از صناعت موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از نقرات متتالی باشد

وازسکونات متناسب کہ میان آن نقرات افتد ست فن اول علم عروض مین اور وہ دس فصلین
ہین فصل اول اشارت اجزای اولی شعر مین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف وحرکات
شعر مین جزو اول ہین اور جزو ثانی جو اون سے موئف ہوئے ہین یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ اونکا بیان
آگے ہوگا یہان بیان حروف وحرکات کا ہے کہ علم ایقاع مین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہے کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات دہ آواز ین ہین
ناخن زدن تے درپے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اون نقرات کی واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان مین برابر اور ہم مقدار ہو پس یہہ پے درپے ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکنات کا شعر مین وزن ہے اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اوس مین آوازہاے معروفۃ الحرکات والسکنات سے بحث کرتے ہین اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یہہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یای تحتانی ہے استعمال کرتے
ہین اور موسیقی کہتے ہین بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین بمعنی لحن سے ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ ققنس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکمائے استخراج کیا ہے کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ
بمعنی ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلی اور نقر بالفتح بمعنی انگشتک زدن ہے
منتخب سے ہم وچون خواہند کہ ازان عبارت کنند بازای نقرات حروف متحرک ایراد کنند
خاصہ حرفہا سے کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث شود مانند تا
وطا ت جو چاہین کہ اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے
نقرات کے حروف متحرک لاوین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیرہ کے
پیدا ہون مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہے ازاء بکسر اول بمعنی مقابلہ
وبرابر کشف اور کنز سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق
بالکسر روان کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وہ جذب نسیم ہے
راہ بینی سے یا مونہہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پھر اوسی راہ سے نکلنا اوسکا
اور یہہ اندر جانا اور باہر آنا دم کا ایک نفس ہے ہم بازاء سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنه وانچه محتمل درازی وکوتاهی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تَن تُن ت اور بمقابلے سکنات
کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنه وغیره جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون
کا ہو سکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسمین چاہین دراز کرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تُن تُن پس
لفظ تَن تُن مین دو نون حرفِ تا بجاے نقرات اور دو نون نون بجاے سکنات ہین غُنّہ بالضم
وتشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف مُغَنّہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے
کہ اون مین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے ہم وامادر وزن شعر حروفِ متحرک از ہر جنس کہ
باشد بجای نقرات باشد وحروف ساکن بجای سکنات ت و امادر وزن شعر مین حرف متحرک
جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجای نقرات ہین اور حرف ساکن بجای سکنات
ہم و در علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف در اصل دو نوع است یکی مصوّت و یکی مُصمِت و مصوّت
یا مقصور است یا ممدود و مقصور حرکات باشد مانند ضمه وفتحه وکسره وممدود حروفِ مدکه اخوات آن
حرکات باشد چه ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند وحروف مصمت باقی حروف است
ت اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مُصوّت اور مُصمِت اور
مُصوّت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوّت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر
پیش اور مصوّت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کس واسطے کہ اشباع
ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے
سب حرف مصمت ہین پس مصوّت بتشدید وکسرہ واو بمعنی آواز دہندہ اور ظاہر ہے کہ آواز تلفظ
مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد وفتح میم دوم اور تاے
فوقانی اگندہ میان خلافِ مجوّف منتخب وشرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب
استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انہین زیادہ ہے مُصمت نام رکھا اور حروف مدہ
حروفِ علت ہین کہ خود ساکن اور حرکتِ ماقبل موافق ہو جیسے دَان اور دِین اور دُون پس اگر
خود متحرک ہون جیسے صوَر اور سِیَر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دَور
بمعنی گردش اور دَیر بمعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اُخت مراد مناسبت ہے اسواسطے
کہ بھائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہر

کہ اونہین سے پیدا ہوتی ہین باشباع ضمہ و واو و الف و یا ہریک باشتراک بر دو حرف اند یکے مصوت کہ حروف مدہ مذکور است و آن حروف جز ساکن نتواند بود و دیگر مصمت کہ ہم متحرک بود و ہم ساکن اما در واو و یا ظاہر است و اما در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند ت اور واو اور الف اور یا ہر ایک باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مدہ ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہو سکتے دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحرک اور سکون ظاہر ہے مگر الف مین مشکل پس اس جگہہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو اور یے دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے نور اور دور اور میر اور پیر اور دار اور زار یہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک پس مصمت ساکن جیسے یوم اور وَیل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین اور مصمت ساکن ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے وُلد و لدان وَدود اور یے جیسے یُسر یَسار معالیش اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہین گے الف نہ کہین گے اصل مین اور لغت مین معنی الف کے یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول و بکسر لام بمعنی مرد جواد و سخی اور بقول مرد منفرد زن اور نام ایک حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن واقع ہوتا ہے بے ضغطہ زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتداے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ مین بضغط زبان واقع ہو اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف اور محاورۂ عربی اور فارسی مین ساکن اور متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث ہم و بحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد ازانکہ حرفے مصوت مقارن او شود و مجموع را حرف متحرک خوانند ت اور حرف مصمت سے ابتداے کلام نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بالسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور جسکو حرکت کہتے ہین اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے ہین ہم پس اگر مصوت مقصور باشد حرف متحرک را یکحرف بیش نشمرند و آنرا مقطع مقصور خوانند مانند چ ت پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف متحرک کو زیادہ ایک حرف سے نگنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہین گے مانند چ کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملے گا
ایک گنا جاوے گا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے ہم واگر
ممدود باشد مقدار فضل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
وآن را مقطع ممدود خوانند و حرف مصمت کہ از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ت اور اگر ممدود ہو
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فضل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہہ حرف تین ہوئی ایک مصمت
اور ایک مصوت اور حرکت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے آ او ای کہ حرف مدہ ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ بھی ساکن ہے کسواسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑہے نہین جاتے ہم و چون تحقیق
حروف متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف مصوت
شش ست سہ مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حروف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروف مد خوانند
ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہوچکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی مین حروف
مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ تین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار حرف مین نہین
ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ما قبل ہوافق ہین اگر
مد نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے
گو حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس سے جیسا کہ
صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے ح قولہ بست و ہشت حرف است (یعنی الف ساکن ۱۲) باید دانست کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ
حرف است لیکن چون مصنف علام درینجا کلام در حروف مصمت ساختہ و الف مصمت نباشد مگر بعد
ازانکہ ہمزہ گردد پس الف را ازانہا ساقط ساختہ آرے ہمان ہمزہ را گاہی مجازا الف گویند و ازین امر
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل است در مصوتہ تم کلامہ ہم و در زبان پارسی
از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف ساقط باشد و آن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین
و قاف است و چہار حرف مصمت دیگر درین لغت زیادت شود و آن پا و چیم و ژا و گاف است ت

اور پارسی مین ان اٹھائیس حروف مصمت سے آٹھ حرف ساقط ہین ثے اور حے اور صاد اور ضاد اور
طوے اور ظوے اور عین اور قاف شعر ہشت حرف ست آنکه نیاید در زبان فارسی ثا و حا و صاد و ضاد
طا و ظا و عین و قاف * اور سبب یہہ ہے کہ زبان فارسی مین یہہ حروف مخارج سے ادا نہین ہو سکتے
اور پانچ حرف مصمت فارسی مین زیادہ ہین وہ پے اور جیم یعنی چے اور ژے اور ڤے اور گاف ہے
انمین چار حرف مشہور ہین اور ڤے کہ اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لہجہ اوسکا درمیان بار
فارسی اور فا کے لکھا ہے اور شرح مین لہجہ اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے الاحق یہہ ہے کہ لہجہ اوسکا
سوا زباندانان فارس کے غیر سے ادا نہین ہو سکتا ھم دو حرف مصوت ممدوده که یکی ازان حرفی است
که میانه ضمه و فتحه باشد چنانکه در لفظ شور افتد که بتازی مالح باشد و دیگر حرفی که میان کسره و فتحه باشد
چنانکه در لفظ شیر افتد که بتازی اسد باشد و این حرف بتازی نیز بکار دارند و آن را اماله خوانند اما
از اصل لغت نشمرند ت اور دو حرف مصوت ممدودہ کہ انمین سے ایک حرف ہے کہ درمیان ضمے
اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین کہ تازی مین اوسکو مالح کہتے ہین اور دوسرا حرف
درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین
اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اوسکو امالہ کہتے ہین مگر اصل لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ
کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پورا پڑھین اوسکو معروف کہین گے یہہ عربی
اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری مین بمعنی مشورہ اور لفظ شیر مین جو دودھ
کے معنی پر ہے اور جب اوس حرکت کو پورا نہ پڑھین اوسکو مجہول کہین گے یہہ فارسی مین واقع
ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین بمعنی نمکین اور لفظ شیر مین بمعنی اسد مگر ایسی صورت یائی تازی مین
بھی ہے اوسکو امالہ کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہہ اصل
لغت مین نہین ہے بلکہ تصرف ہے ھم و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمه و کسره
که در دیگر لغت ها بکار دارند و در تازی در لفظ قیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسره است
باشمام ضمه اما در فارسی نیفتد ت اور من قبیل ان دو حرفون کے حرف تیسرا ایک ہے درمیان
ضمے اور کسرے کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنسکرت کے اور زبان تازی مین لفظ
قیل مین اور اوسکی امثال مین مثل بیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

بعضے کی دیتا ہے هم وحرفهای دیگر باشد که هم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکه از ترکیب یکی از حرف مد باغنہ نون در لفظ دون ودان ودین باشد و امثال این افتد که بروزن دو و دا و دی باشد

ت اور او حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مدکی ترکیب سے ساتھہ غنے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین ہین اور اوسکی امثال ہین جیسے خوان اور زین اور زبان ہین کہ بروزن دو اور دا اور دی اور خوا اور زی اور زبا ہین و رافتہ عبارت ہین بمعنی واقع شود ہے هم وچنانکه از ترکیب یکی از حروفی که مخرج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد در لفظ خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درغویش که بجای درویش گویند و در لفظ کوش که بجاے بس گویند واقع باشد و دلیل بر آنکه هر یکی ازین حرفها یکحرف هست آنست که در وزن بجای یکحرف است مثل خوان که در کتابت مشتمل بر چهار حرف است و در لفظ مرکب از دو حرف هست چه بروزن خاست

ت اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھہ حرف واو کے لفظ خوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درغویش مین کہ بجاے درویش کہتے ہین اور لفظ کوش مین کہ بجاے بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون حرفون سے ایک حرف ہے یہہ ہے کہ وزن مین بجاے یکحرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین مشتمل چہار حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بروزن خا ہے مطلب یہہ کہ جب یہہ خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھہ داو کے ترکیب پاینگے ایک حرف شمار کیے جاینگے اور اوس واو کو واو معدولہ کہین گے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خوید اور خوارزم اور خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل بکسرہ و درغویش ہین لہذا قافیہ خود ساتھہ شد اور رد دونون کے درست ہے ح آخر کام یعنی حرف حلق ہر چند امثلہ مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق نہین ہے اور اوسی جگہہ با حرف واو باشد گویا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہے هم همچنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکه حرکت حرف مرکب در خوش که مرکب از ضمه و فتحه است و حرکت حرف مرکب در درغویش که مرکب از ضمه و کسره است و دلیل بر آنکه هر یکی ازین حرکت ها یک حرکت است آنست که یک حرف را یک حرکت بیش نتواند بود ت اور اسیطرح ایک حرکت ہے کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہے جیساکہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتحے سے ہے
اور حرکت حرف مرکب کی درخواہش مین کہ مرکب ضمے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک
ان حرکتون سے ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہو سکتے مرکب ہو
وہ حرف یا مفرد ہو و در پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا بہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ
نسبت نتوان کرد و آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بر وزن
فاعلن است و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ
بیکی از حرکات مذکور منسوب نیست با او در عبارت مضائقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد
بدلیل وزن ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے
کسرے سے نسبت نہین دے سکتے اوسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کی لفظ فارسی مین کہ بر وزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتداے کلمات مین آتی ہے اور
اگر کوئی اوسکو من قبیل حرکات شمار نکرے اس سبب سے کہ ساتھ کسی حرکات سہ گانہ کے منسوب
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کرے مضائقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
من قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ راے لفظ پارسی بجاے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
معنی سابق مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون ہے کہ البتہ
اوسکا واقع ہونا زبان اونکے سے ممکن ہے ہم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت حرف
بمثابہ انضمام حرفیست با او ت اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ کو
سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین اور ان دونون مین
فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف سے ہے وقوف
بفتحتین جاننا اور آگاہی اور ایستادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث
پس مطلب حروف مرکبہ سے یہہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیسا کہ لفظ خود اور خوش مین اور مفرد وہ حرف ہے جو ایسا نہو ح متن حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و در خویش وغیرہ کہ تفصیلش در سابق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حرف غیر مرکب کہان ہے ھم و با سر مقصود شویم گوئیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
دارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ت اور طرف مقصود کے جانین ہم او کہین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہین یا متحرک
ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت ضمے کی ضمے
سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکبہ
اور مختلسہ اور تامہ ہین یہہ بہی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین ھم و بر عروضی نیست کہ ماہیات حروف
و حرکات و اعداد لشناسد و بر اصناف آن ہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی ست آنچہ اورا ضروری است
آنست کہ میان حرف مفرد یا آنچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مولف فرق کند و ہمچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ت اور عروضی پر واجب نہین ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا رہا اور اوسکے اصناف سے
واقف ہو کہ یہہ مہموز ہے اور یہہ معتل کس واسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے جو کچہہ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچہہ کہ بجاے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خا و واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مولف کے جیسے الف لفظ آمد مین اور را
لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے اور اسیطرح درمیان حروف
متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے ھم و علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشد
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی چہ سکون بیک صفت بیش نیست
و اگرچہ اسباب آن مختلف ست اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً یک علامت است چہ
عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا و اللہ اعلم ت اور نشان
اور نقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اس واسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
مین تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح پہ

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے
اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حرف متحرک کی مطلقًا ایک علامت ہے
اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف وحرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہاے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ زبان عرب اور فارس مین علامت تحریک ہے عربی مین
کما قال اللہ تعالیٰ مَا اَغْنیٰ عَنِّیْ مَالِیَہْ ہَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَہْ پس یہہ ہے علامت فتحہ ماقبل ہے اور خود
حالت وقف مین اور فارسی مین جیسے رمہ اور ہمہ اور کہ اور چہ مین کہ ہے محض براے اظہار حرکت
ہے اور لفظ مین دخل نہین جس جگہہ اشباع نہو اور بعضے رسالون مین علامت متحرک شکل میم
بھی ہے کہ خط نسخ مین سر میم اشکل صفر میانہ تہی لکھا جاتا ہے م **فصل دوم** در کیفیت اعتبار
حرف متحرک وساکن در شعر واشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف
متحرک وساکن ہست اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک وساکن حروف ملفوظ است نہ حروف
مکتوب وبسیا حروف ست کہ مکتوب است وملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو آمنوا
نویسند و واو کہ در آخر اسم عمرو نویسند وہمزۂ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر افتد والف در آخر
لفظ انا در غیر حالت وقف ودر پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند وحرف یا وہا کہ در آخر
کے وچہ ونہ نویسند و واو در آخر دو وتو وامثال آن ت **فصل دوسری** بیچ کیفیت اعتبار حرف
متحرک وساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے
حروف ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سی حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کی کتابت
تازی مین کہ بعد واو آمنوا کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزۂ وصل کے کہ میان کلمات کے مثل واعملوا کے متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ
انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیون کو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو ملفوظ مین آتے ہین
حروفِ مکتوبی غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخرِ امنوا کے ہے
اور اس الف کو اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہہ
صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے وہان اگرچہ خیالِ التباس نہین مگر طرد اللباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے
مین جیسے آمنوا مین اور علاحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہہ ہے تا یہہ عمر منصرف عمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے
ملتبس نہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزہ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے واقتلوہم مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالتِ وقف مین جیسے
نظیری کہتا ہے مصرع بدعوی انا صدیق اکبر آوردہ اور حالتِ وقف مین یہہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی مین مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمونکے جیسے آمد و شد اس مصرع مین
مصرع کوچہ یار مین روز آمد و شد رہتی ہے ٭ اور یا واو ہا لفظکی اور چہ اور نہ مین شاید زمانہ قدیم مین
کتابت اس کاف کی بصورت کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو لفظ دو او
(اگر یہی کاف ہی)
تو مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بہ لطف بگو آن غزال رعنا را ٭ کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادہ مارا ٭ ہم و ہمچنین بسیار حرف ہست کہ ملفوظ ہست و مکتوب نیست مانند واو لہ و یا بہ در تازی و لفظ
اللہ و سموات و ہمزہ جبریل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف در آتش آمس و تشدید از دست اور اسیطرح بہت سے حرف
ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو لہ اور یاے بہ کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کرد لوا نصب در ایوان ہو ٭ تحت لوا آدم و
من دونہ ٭ اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبرئیل کا
اور کتابت جبریل کی یون ہی صحیح ہے ہر چند بعضے ایک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشدد کے اتر سے مین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ ہوتے ہین ص و بدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرنده و بران
گویند دو دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی
بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکن و مکن یا حرفی بر وی سابق بود کہ در لفظ نبایدمانند دا و دو و تو و ہای
سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ و در غیر امثال این مواضع تشدید قبیح بود و در ہیچ کدام ازین مواضع تشدید
واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد چہ تشدید
دران لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت
ت اور معلوم ہوا کہ تشدید پارسی مین دو جگہہ لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرنده
اور بران مین کہتے ہین مثال لفظ غرنده کے نظامی کہتا ہے شعر بتیره بغرید ابر آمد چو ابر *
بغرید ہر سو چو بانگ ہزبر * بتیره بر وزن کبیره بمعنی نقاره ہو بران سو مثال لفظ بران کی نظامی
کہتا ہے شعر یکے را بفرمود تا زان گروه * ببرید سر ہمچو یکپاره کوه * اسی طرح ہی تشدید لفظ بریدن
کی نظامی کہتا ہے شعر چو بران شود نامہ ہا سوی مرد * من آن نامہ را بر کشایم نورد * اور اسیطرح
ہی تشدید لفظ دریدن کی نظامی کہتا ہے شعر بدرید خفتان زره پاره کرد * عمل مین کہ فولاد
با خاره کرد * دوسری تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف سے
وہ معطوف علیہ کا آخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھہ کام نہین جیسے زر و سیم اور دُر و گوہر اور
چپ و راست نظامی کہتا ہے شعر ز پیرایہ و گوہر و زر و سیم * بدان جا انوز داد نزلی عظیم * اور
خسرو کہتا ہے شعر تحفہ آورد ہمہ کرد راست * شد و صف آراستہ از چپ و راست * اور حرف
اول مین مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے در سخن اور سم اسپ اور خم کمند
نظامی کہتا ہی شعر تحمل زبان را طلب نوش داد * در سخن را صدف گوش داد * اور نظامی کہتا ہی
شعر ز سم ستوران دران پہن دشت * زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * اور نظامی
کہتا ہے شعر بہ نیروی بازو بخم کمند * در آورد گردن کشان را بہ بند * اور اسیطرح صفت موصوف
مین سعدی کہتا ہے شعر وجود مردم دانا مثال زر طلاست * کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند *
اشرف کہتا ہے شعر در فراقت بسکہ می زدم بخود نم نظر * اشک از چشم چو دود شمع ز داغ آید
برون * یا وہ کلمہ کہ بے امر کے اور میم نہی کا اوس پر ہو وہان بھی تشدید آتا ہے جیسا کہ لفظ

بکن وبکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکن وبکن ای بت خوشخرام * بمن سحر وبرغیر لطف دوام * یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سے ملحق ہو کہ تلفظ مین نہ آسکے مانند واو کے دو اور تو مین اور مانند ہا کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور لالہ اور پردہ مین مثال اسکی وہی مصرع ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ مشتبہہ مین لکھا ہے مصرع بادہ بمن دہ تو تا ہم یکبار بروزن سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات بہ تشدید بالفظ بمن اور بلفظ تا مین یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے اور ان مقامونکی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقامونسے تشدید واجب نہین ہے اگر لائین تو روا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لغت فارسی مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ شرح اور حاشیے مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر جائین ح زیر لفظ غرندہ اور برزن لکھا ہے کہ ہمچنین در خرم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان مقامونمین تشدید چاہین لائین چاہین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید ہمین دیکھا اور اس عبارت مین کہ یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نباید ضمیر وی کی طرف بای امر اور میم نہی کی پھیری ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہرچند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہرکہ برین قانون و مثالش ظفر یابد در ہوامش کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مراد وی از حرف اول معطوف حرفی قبل از واو باشد یعنی حرف عطف و از اول مضاف الیہ چیزی از وی و مثال آن زوج تمنا و زید داود قرار دادہ آید لیکن اینمعنی ہم خوب نیست نہ محقق اور اس عبارت پر کہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی بر وی سابق بود چنانکہ در لفظ بکن و مکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی ہر اول کلمہ اش واقع شود نحو یا رب بکن و حرام مخور لیکن مخفی نماند کہ تخصیص بای امر زائد است بل در باو و لیش نیز یافتہ میشود و مثل شمعو شتا نہ اصلہا شب بود و شنب با نبل در ہای عربی و فارسی ہم ادغام دیدہ شدہ مثل تیر اصلہ شب بہ وبل در غیر ان نیز مثل بتر اصلہ بتر کلامہ و کذا مش حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این است

کہ واو عطف را بحرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیہ بتشدید بیامیزند۔ امثال تشدید و معطوف چنانکہ
درین شعر کہ از مثنوی است **بیت** هر دو دانشمند و نادان یکی است * فرق اندر هر دوان بس اندکی است *
واما در مضاف الیہ چنانکہ گویند غلام زیدّ بہ تتبع تازی الطریقہ غلام الرجل و یای اخر و میم نفی را بحرف
ما بعد مدغم سازند چنانکہ درین شعر مولوی روم کبر مکن گر تو هستی آدمی * زانکہ شیطان را بود کبر و منی * تم کلامہ
پس یہہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار نہیں اور اگر ہو تو مثال تشدید درمیان کلمہ کے ہے
م واز فصل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب از دو حرف را یکی بیش نباید گرفت **ت** اور
فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل در غولیش ایک حرف
سے زیادہ نہ لیا چاہیے **م** و بدانکہ اول شعر حرفی ساکن نتواند بود چہ ابتدا بساکن ممتنع یا متعذر بود
ت اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بالسکون زبان عرب
و عجم میں بالاتفاق محال ہے کہتے ہیں کہ لغت سنسکرت اور پشتو اور انگریزی میں ابتدا بالسکون
ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانوں میں کلام کرینگے ادا کرنا اونکے لہجے کا انسے متعذر ہوگا
اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشددہ بمعنی دشوار ہے منتخب و کنز اور غیاث سے **م** و درمیان شعر
زیادت از یک ساکن نیفتد چہ حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را از یکدیگر بریدہ گردانند
و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اثنای سخن اقتضای کلفت کند **ت** اور درمیان
شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہیں واقع ہوتا اسواسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر
بریدہ کر دیتے ہیں اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا اقتضائے کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی
میں درمیان شعر کے دو ساکن نہیں آسکتے اور اگر آسکتے ہیں ایک متحرک ہو جاتا ہے بمقابلہ موزون۔
مگر آخر مصرع میں **م** و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنای سخن التقای ساکنین بیشتر
از اجتماع یکی از حروف مد با ادغام افتد چنانکہ در سائر یا با غنہ چنانکہ آنذر تہم و ہیچکدام در اثنای
شعر جائز نبود **ت** اور کلمات عربیہ میں زیادہ دو ساکن سے جمع نہیں ہوتے اور اثنای سخن میں
التقاے ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیسا کہ لفظ سائر
میں یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیسا کہ آنذر تہم میں اور یہہ کوئی اثنائے
سخن یعنی وزن عروضی میں جائز نہیں پس التقا بالکسر [illegible] اور ایک دوسرے کو دیکھنا

کذا فی المنتخب و الکنز و الغیاث ادغام بالکسر ادغام بالکسر گھانا ایک چیز کا بے چبانے کے اور لگام دینا گھوڑے کو اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب و الغیاث تصریح یہہ کہ عربی مین دو ساکن جمع ہوتے ہین اثناے سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام ہین ایک یہہ کہ بعد مدہ کے ادغام واقع ہو جیسے لفظ سارین کہ الف مدہ کے بعد ر مشددہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسری متحرک پس دو ساکن جمع ہوئے اول الف ساکن دوسری رے ساکن اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ بعد مدہ کے غنہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی ءانذرتہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن پڑھا گیا دو ساکن جمع ہوئے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن ح قولہ آنذرتہم اصلہ ءانذرتہم چون در ہمزۂ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیرند ای میان مخرج ہمزہ و الف ش خوانند پس گویا کہ ساکن شد و سکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن شد خلاف مقام نظر آیا اسواسطے کہ یہان مین ساکن چاہیے لہذا مینے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اوسکے جواب مین یہہ عبارت لکھ بھیجی کہ قرأة ءانذرتہم ہرچند وجہ مرقوم است اول تحقیق ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزۂ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزۂ ثانیہ با قیام حرکت چہارم زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ استفہام و نقل حرکتش بسوی تنوین سواءٌ ہم و اما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادت از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود و لاکن مجہول الحرکۃ باشد اما دو ساکن چنانکہ در کار و مرد افتد ت و اما فارسی مین یعنی اثنائی کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت ہے مثل کار و بار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہہ ہے کہ واو اور الف مخلوط التلفظ خواست مین بجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون میں سے بعض بحقیقت ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکۃ ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ رے پر حرکت ربودہ ہے لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین لہذا جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین موجب کلفت نہین مگر وزن مین موافقت موزون و انکے ہے ساکن رہے گا ہم و چون امثال این در انتہای شعر افتد حرف اول ساکن بود و دوم متحرک باید شمرد

چہ در وزن در مقابل متحرک افتد مثلا کارکن یا مردزن بروزن فاعلن باشد فی ہیچ تفاوت و اما سہ
حرف چنانکہ در لفظ راست و بخت و مورد باشد و ہمیشہ حرف اول از امثال این کلمات از حروف
مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سہ حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکی ساکن
و دیگر متحرک و یک حرف در عبارت بر زنند مثلا۔ راست گو بروزن فاعلن گویند و بعضی ہمہ حروف
در عبارت آرند تا راست گو بروزن مفتعلن شود و اگرچہ بروجہ اول از گرانی خالی نبود اما دوم گران تر
باشد و شعرا بیشتر بروجہ اول استعمال کنند ت اور جب امثال انکی اثنائے شعر مین واقع
ہوتی ہے یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے
کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلا کارکن یا مردزن کو بروزن فاعلن کہتے ہین
نے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخت اور مورد مین ہین
اور حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو
مقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت
مین حذف کرتے ہین مثلا راست گو کو بروزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین
اور بعض سب حرفون کو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بروزن مفتعلن کہتے ہین ہرچند
پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بروزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
بروزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرائے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مردزن
یا بمعنی مرد زن کہیے یا بحذف عاطفہ بمعنی مرد و زن کہیے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی مجہول
اور ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہین اور پتے اوسکے نہایت
سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دوا اور تعویذ مین کام آتے ہین اور بسبب سبزی کے
اور طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مہر و نگین
بھی آیا ہے کذا فی البرہان م و اگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود ازانکہ بعد از وی متحرکی دیگر آید
یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکہ گویند مثلا راست و کژ در ینصورت ہر سہ را بعینہ یکحرف در عبارت گران تر
بود از آوردن ہمہ بخلاف صورت اول و سبب آنست کہ در صورت اول دو حرف بازای حرفی متحرک
افتاد و حرف متحرک بحقیقت ہم دو حرف ست اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

ازان بروزن مفتعلن ہرچند از گرانی خالی نیست اما بروزن فاعلن بسیار گران تر باشد دریصورت شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند ت اور اگر حرف آخر انکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً کہین راست و کژ کہ واو عاطفہ بجائے حرکت کے ہے سے تے پر اور بعد اس تا کے متحرک کے کاف کژ کا متحرک آیا ہے اس صورت مین حذف کرنا ایک حرف کا عبارت مین ثقیل تر ہے سب کے قائم رکھنے سے یعنی اوسکو بروزن مفتعلن کہین سکے نہ بروزن فاعلن اور یہہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ راست گو بروزن فاعلن بہتر سمجھا اور راست و کژ بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ صورت اول مین یعنی راست گو کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک بھی حقیقت مین دو حرف ہین ایک حرف صمت اور ایک حرف مصوت یعنی حرکت ہین کی پس دونون مقابلے مین برابر ٹھہرے اور اس جگہہ یعنی راست و کژ کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست و کژ کا بمقابلے الف فاعلن کے پڑتا ہے پس راست و کژ کو بروزن مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر بروزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ حال بروزن فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بروزن مفتعلن کہنے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور سین راست و کژ کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن کی ہے اس صورت مین شعرا نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست و کژ کو بروزن مفتعلن کہتے ہین اور یہہ وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے م و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید بر نگونہ کہ لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد و دریصورت کلفت زائل شود و این حکمہا جملہ حکم وقوع این حرفہاست درمیان شعر اما اگر در آخر شعر افتد ہرچہ مجہول الحرکتہ بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار اعتبار نکنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار نبود و در حکم محذوف باشد انیست حکم حروف ساکن ت اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے جیسا راست اور بنجت وغیرہ مین بالفعل متحرک ہوا ہے ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی مین ہے حکم اوسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہوگا اول

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نرہیگی اور یہہ احکام حرفونکے
جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہہ حرف درمیان شعر کے پڑین اگر جسوقت یہہ حرف آخر شعر مین
پڑینگے یعنی یہہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف
کہ مجہول الحرکۃ ہوگا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے تے سے لفظ پارس مین مجہول الحرکۃ ہے اوسکو
ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ
شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن انسے زیادہ ہے
اوسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہان تک
بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو ہم اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیادت
از چہار مستعمل ندارند و چہارم بطریق زحف افتد و گران ثقیل ندرت لیکن حروف متحرک متوالی
شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین جانتے اور جو تھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل
فَعِلَتُن کے کہ مستفعلن سے بعد خبن اور طے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف
بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم راحف وہ تیر کہ زمین پر گر کے نشانے پہ پہونچے
زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذا فی المنتخب و در استعمال
مین زحاف بہت ہے ہم و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد
و بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و آخر ہیچ شعرے
نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اول ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع
اشعار اعتبار کردہ شود ت اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین
ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل
فَعِلَاتُن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط
جائز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلن کا بحرکت عین
واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے
اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط
جائز نہین جیسا کہ رمضان کو بسکون میم نہین گے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک نچاہیے

جیسا کہ اول شعر سا کن بچا ہیے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہون تا تقطیع مین کام آئین اور معتبر ہون ھم و تقطیع شعر عبارت ہست از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر رکنی با حروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ (وعیرہ ۱۲) و اگرچہ مکتوب باشد و اثبات آنچہ ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب نباشد ت اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان مولفہ پہ یعنی برابر کرین الفاظ شعر کو اوسکے رکنون سے اور مقابل کرین حروف ہر لفظ کو ساتھ حروف اصلی اوس رکن کے اور حذف کرین زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہون اور ثابت رکھین حروف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہون تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہہ، وترنا اور رفائی کرنا کسی چیز کا اڈٹانے سے اور اصطلاح معماین دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث ھم مثلاً تقطیع این بیت بنام خداوند جان و خرد ✤ کزین برتر اندیشہ برنگذرد ✤ بدینمنوال نوشتہ اند بنامی خداوان وجانو خرد کزی برترندی شہ برنگ ذرد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ت مثلاً تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے بنامی فعولن خداون فعولن وجانو فعولن خرد فعل کزی بر فعولن ترندی فعولن شہ برنگ فعولن ذرد فعل ھم و ازینجا معلوم می شود کہ تا بحرہا و وزنہا و ارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت ہمچنانکہ برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار ہم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحر ہست و ارکان آن چیست میان آنچہ تقطیع حقیقی بود و آنچہ وزن بود اما نہ تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد ت اور یہاں سے معلوم ہوتا کہ جب تک بحر و نکو اور اونکے اوزان اور ارکان کو نجانین تقطیع ممکن نہین ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے بروزن فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہین بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی تقطیع کر سکتے ہین اور بہ وزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جب تک نجانین کہ یہہ کون بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہین امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی مین ممکن نہین ہے ھم **فصل سوم** در اجزای ثانیہ شعر کہ از حروف متحرک و ساکن مولف شود ت **فصل تیسری** اجزای ثانیہ شعر مین کہ حروف متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہین معلوم ہو کہ فصل اول مین محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ اجزاے اولی شعر کے حروف اور حرکات ہین لہذا اس فصل مین فرماتے ہین کہ اجزای ثانی شعر کے مولفات حروف متحرک و ساکن ہین اور یہہ تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے یہہ حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہین اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس
کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت ز الا باعتبار عروض ہمین اسباب و اوتاد
اجزای اولی ہست و لہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ قائل ہم اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف لنہ
دو حرف بود و آن مؤلف را سبب خوانند و لامحالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود
آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند ت پہلی
تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مؤلف کو سبب کہتے ہین اور لامحالہ
حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے
اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت با مدہ مثل او وا وا ای کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو
اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین کسواسطے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونون متحرکونکا
ملنا بنسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بالفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عرب
بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہین اور گھر عرب کا بیشتر خانۂ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر
ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے ھم و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل
مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن
در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی مین یعنی ارکان عروض
فارسی مین کہ وہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیلن اور مستفعلن اور مفعولات ہین سبب ثقیل مستعمل نہین ہے
اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملے گا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے
اور وقوع اوسکا شعر فارسی مین جیسا کہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ چکنم اور
نشنود وغیرہ مین تسکین اوسط کر لیتے ہین صاحب میزان نے الفاظ اصول سے چشم پوشی کی اور
اپنے زعم مین یہہ معنی ٹھہرا لئے کہ لغت فارسی مین سبب ثقیل نہین آیا لہذا یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل
شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ ہمہ و رمہ و امثال آنہا
بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است
و آن سبب ثقیل ہست بل بعضی از ثقات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار جمیع و مولانا جامی
بر بعضی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سہ حرکت

متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور ہست از اعتدال خارج ہست و حوالہ بما قبل ساختہ عجب ہست
چہ آنچہ سابق آوردہ ہمین قدر ہست کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و این کلام خود مجوز متحرکات
ثلثہ است و آنچہ گفتہ ست سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد معنیش آنست کہ در اصل افاعیل و تفاعیل یعنی
در وزن یافتہ نمیشود الا بعد زحاف و اینمعنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ کدام کلمۂ مفرد مشتمل بر
حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمۂ دیگر از ان لازم نمی آید
الا بسیاری از کلمات مثل دل من و نکنم بحرکات ثلثہ موجود تمم کلامہ اور شرح مین بھی اس قول کو مردود
کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے ش عجب ست از فہم صاحب میزان کہ انتفای سہ متحرک متوالی را از مقولۂ مصنف
نسبت با فاعیل و تفاعیل خود میگوید و باز راہ کجی میرود الی آخرہ م و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا
وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن مولف را وتد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند ت اور دوسری تالیف تین حرفون سے ہوتی ہے
اوسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچاہیے جیسا کہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول افاعیل
مین نہین اور حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن مین جمع نہین ہوتے اور اوس مولف کو وتد مفروق
کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے ہین وجہ تسمیہ وتد کہ لغت مین
بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اوسکا ہوچکا اور وجہ تسمیۂ مفروق یہہ کہ فرق درمیان
دو متحرکون کی بسبب سکون کی ظاہر ہے مثل قال اور باع اور گفتہ اور رفتہ کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہہ کہ دو حرکتین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دوا کی اور اس جگہہ جاننا چاہیے کہ
بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دو ساکن جیسے کار و بار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغرے اور کبرے اور عظمے فاصلۂ عظمے پانچ متحرک ایک ساکن جیسے نشکنمش نگرد و اقفین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زواید کی نہین ہے م و تالیف زیادہ ازین منحل باشد بتالیف از دو دو یا سہ سہ

یا از ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی اینست
بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق مہی وتد مجموع و علامات ہر یکی در دوائر بر قیاس
آنچہ گفتیم معلوم باشد و این اسباب و اوتاد را اجزا میخوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند
بشعر خاص نیستند ت اور تالیف زیادہ اس سے فارسی مین منحل اور منجر ہوتی ہے طرف دو
دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب
اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین
چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور وتد مجموع اور وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین
بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق مہی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیسا کہ
کہا ہمنے معلوم ہوگی یعنی کہا ہمنے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چک مقابل متحرک کی پس
جس جگہہ کہ دو دائرے اور بعد اوسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرونکے
ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف ہو
سبب خفیف ہے اور یہہ اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزاے اولے کہ حروف و حرکات
ہین شعر کے لیئے خاص نہین ہین لغات اور قرأت مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین یہی اسباب
و اوتاد اجزاے شعر ٹھہرے منحل بضم اول و حاء حطی مفتوح و تشدید لام کشادہ ہوتے والا کذا فی المنتخب
و المنجب و المنجر ... صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود چہ متبحر جیش آنرا ہم در اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ غلط فہمی ہے کسواسطے کہ
محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مؤلفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ
نہین اور بعد اسکے جب مؤلفات تازی بیان کیئے دونون فاصلونکو تازی مین لکھ کر لکھا کہ ہر دو
نہ از ان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مؤلفات فارسی سے جداگانہ ہے
اور تالیف ثانی سے ہے ھ و در عروض تازی مؤلفی را کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغرے
خوانند مثالش فَعِلُن و آن مؤلف از دو سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مؤلفی را کہ از پنج حرف
بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبرے خوانند مثالش فَعِلَتُن و آن مؤلف از سببی ثقیل و وتدے
مجموع بود و ہر دو نہ از ان تالیفات اول باشند ت اور عروض تازی مین وہ مؤلف کہ چار حرف

ہو تین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلۂ صغرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلُن ہے اور وہ تالیف
دو سبب سے تھی فارسی ہین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مؤلف کہ پانچ حرف ہے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اوسکو فاصلہ کبرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلَتُن ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے تھی فارسی ہین اور یہہ دونون تالیفین فاصلون کی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف فاصلہ
مؤلفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہہ کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین
تین ہین ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اوران
تینون کی دو قسمین ہین اول تالیف اول و دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی ہین اور دوسری قسم
تالیف چار حرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی ہین پس اعتبار فاصلے کا فارسی ہین نچاہیے
کہ جب اصول فارسی ہین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثنای شعر فارسی ہین جو
آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا تازی ہین
چاہیے کہ اصول تازی ہین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور مفاعلتن کے کہ اسمین مُتَفَا اور عِلَتُن
فاصلے ہین پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی ہین معتبر ہے بعضون نے
فاصلے کو فاضلہ بضاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلون کے بصاد مہملہ اور
ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلۂ ثالث ہوئے ہین اور اوسکو فاصلۂ عظمے کہتے ہین پانچ
متحرک اور ایک ساکن مگر یہہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب میزان نے یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نمے شود
بلکہ بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی منکر آری فرق اینقدر است کہ در اصل
افاعیل فارسی فاصلہ صغرے ہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلہ صغری مستعمل ست مثل متفا و علتن
در متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلہ کبری را وجہی ہم نمیرسد
معہذا الکلام در اکتفا بہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب و اوتاد مغنی از فاصلات
دیر ای وزن ہمہ موزونات کافی است ولہذا اخفش بعد از خلیل وجودش را انکار گردیدہ و گفتہ کہ
فاصلہ صغری بحقیقت سبب ثقیل و خفیف ست و فاصلہ کبری سبب ثقیل و وتد مجموع است پس فاصلہ را

از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد و غایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش که قایل بوجود فاصله
بوده اند آنکه چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن حرف نهاده و لهذا فا و عین و لام را همه [illegible]
بکار برده و در کلام عرب کلمهٔ چهار حرفی با سه حرکت متوالی و پنج حرفی با چهار حرکت متوالی نیز یافته می شد
نه زیاده از آن مثل فَرَسٌ و ضَبَطَ لهذا برای وزن این هر دو فاصله قرار دادند و از اینجاست که در دائره
مؤتلفه در لفظ متفاعلن و مفاعلتن شروع از سبب خفیف کرده بحر ثالث بر نیاورند یعنی از فا و تن وزن
تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار نداده اند اما این قول مخدوش است باینکه اگر مدار اعتبار
اجزای اولیه شعر بر اوزان مختلفهٔ اصلیه عرب ست پس بسیار اسما ست از ثلاثی و رباعی و خماسی مثل جعفر
و برثن و درهم و قمطر که اجزای مذکوره وزنش نمی توانند شد و عدم انفکاک بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل
عدم ترکیب از سببین نیست چه آن بجهت عدم استعمال ست بل مصنف علام از بعضی عروضیان انفکاکش
را هم نقل کرده و وزنش فاعلاتک آورده کما سیاتی اور دوسرا حاشیہ یہہ لکھا ہے ح قوله هر دو
نه از آن تالیفات اول اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصله تم کلامه پس عاقل بصیر پر ظاہر ہے
کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہہ لکھتے ہین کہ ازین قول انکار فاصله معلوم
می شود اور دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ تخصیص فاصله در عروض تازی معلوم نمی شود تیسری جگہہ
لکھتے ہین اور خود قائل ہوتے ہین کہ در عربی فاصلهٔ صغری مستعمل است چوتھی جگہہ لکھتے ہین کہ اعتبار
فاصله کبری را هیچ بهم نمی رسد پانچوین جگہہ لکھتے ہین کہ سه حرکت متوالی و چهار حرکت متوالی در عرب
مستعمل است چھٹی جگہہ لکھتے ہین کہ فاصله را از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد حال آنکه محقق علیه الرحمه
فاصله کو تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دائرهٔ مؤتلفه
عدم استعمال است کیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہین نکال لیتے بلکہ نکال کر غیر مستعمل لکھہ دیتے ہین ایک
حاشیے کا یہہ حال ہے پس ایسے کلام بیہودہ معلوم ہوتے ہین اور یہہ عبارت دوسرے حاشیے کی
کہ هر دو نه از آن تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصله اوس قبیل سے ہے
کہ کوئی کہے فلان کس آنکھہ نہین رکھتا دوسرا کہے یہہ اشارہ ہے طرف بینائی کے برعکس نہند نام
زنگی کافور هم عادت عروضیان آن باشد که درین موضع ابیات مرکب از اجزای [illegible]
از سبب خفیف تازی بیت اسمع منی یا ابن الدنیا [illegible]

یا رجز مطوی مسکن یا رمل مجبون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی بیت یا ری گرز به ده بی
جوید * عشقش زہی بت تا کی پوید * واز سبب ثقیل تنہا شعر محال ہست اما نثر بتازی چنین بود وَلَدَا ءَ یکَ
وَجَدَا ءَ بِرٍ ہمکٰ بِ مجہدٍ وطلب برکتہٖ رشیمک و بپارسی چنین * پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو * کہ ہنر تو بہ
زبرکت پدر تو ت اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ اس جگہہ ابیات مرکب ان اجزا سے
وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین
یہہ ہے ع اِسْمَعْ مِنِّیْ یَا ابْنَ الدُّنْیَاۤ * اِعْمَلْ خَیْرًا تَزْدَدْ حُسْنًا * ترجمہ یہہ ہے سُن مجھسے اے
فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو از روے نیکی کے تزدد اصل مین تزتود تھا باب افتعال سے
تے کو دال سے بدل کیا بعد اوسکے واو متحرک ماقبل اوسکے مفتوح واو کو الف سے بدل کیا اجتماع
ساکنین کا ہوا اور درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے
کہ یہہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے آخر اوسکا ساکن ہوتا ہے
اور یہہ رکن مجبون مسکن ہی یعنی متدارک مجبون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا خبن سے الف گر گیا
فعلن بتحریک عین رہا بعد اوسکے تسکین سے عین ساکن ہو فعْلن رہا پس فعْلن چار بار تقطیع اس
شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مجبون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے
بھی ہو سکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے مفتعلن
مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جائے پس وہی وزن ہے اور بیان
بحر مین محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے
ایک وزن ہو جاتا ہے اور رمل مجبون مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے فعلاتن
فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن ہو جائے پس وہی وزن ہے اور یہہ وزن اوزان
رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب والعروض یہہ وزن ہے اور بیان اوزان مین
داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جائے پس وہی وزن ہے
مگر بیان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل
مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرے مین لکھے جائین اور مخنق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن میم اول
رکن سے ملے تو یہہ وزن ہو جائے مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین وہی وزن ہو جائے

صاحب شرح کے ذہن مین یہہ مطلب نگذرا لہذا یہہ لکھا ش لفظ مکفوف با ہزج غلطی کاتب است زیراکہ لفظ مخنق فاعیلن مفعولن است و مکفوف آن فاعیل باشد کہ بر وزنش مفعول آید و در ینجا مفعولن بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے بنجا و نون مجمتین لکھا ہے اور بعضون نے بحا رمہملہ اور بای موحدہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تجنیق ہم خرم است لیکن بحکم آنکہ در اشعار عرب خرم جز در ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز داشتہ اند آنرا در غیر ابتدا تجنیق خوانند تم کلامہ اور فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہہ ہے

بیت یاری کز من دوری جوید ❊ عشقش زی من تاکی پوید ❊ زی من ای طرف من اور تقطیع چار بار فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی مین حرکتین تین سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے پس گنجایش تحریک تمام حروف کہان مگر نثر کہ مثال اوسکی عربی مین یون ہے وَلَدُکَ یَکَ وَجَدَ اَثَرَ ہِمَمِکَ فَجُہْدُ وَطَلَبُ بَرَکَۃ شِیَمِکَ معنی یہہ ہین کہ تیرے فرزند نے تجسے پائی نشان تیری ہمتون کی پس سعی کی اور طلب کی برکت تیری خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون ہے پسر تو زچہ نشدہ ز پی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ ز برکت پدر تو ترجمہ یہہ ہے فرزند تیرا کیون ہوا پیرو تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے تیرے باپ کی اور دا او ور ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہین رکض بالفتح وضاد معجمہ پا دن ہلانا گھوڑے کا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑانا بحر الجواہر سے کذا فی الغیاث شیم بکسر اول و فتح ثانی عادتین اور جمع شیمہ کذا فی الغیاث ہم وازو تد مجموع تنہا کی شعر فطا لما و لا لما و لا لما ❊ سقی بکف خالد و اطعما ❊ رجز مجنون و بپارسی چنین شعر چرا عجب مدارم از نگار من ❊ کہ بی گنہ بردن شد از کنار من ❊ رجز مجبون یا ہزج مقبوض است اور وتد مجموع تنہا سے شعر عربی مین یون ہے شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین پس دراز ہوا اور دراز ہوا اور دراز ہوا یہہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مجنون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہہ ہے بیت جو مرقومہ متن ہے پس نگارمن شعر مذکور مین بمعنی نگار خود ہے رجز مجنون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن ہے قبض سے پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو ہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض

کیون دکھایا سو واسطے کہ عربی مین ہزج مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو آتی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی کے
ھم واز وتد مفروق تنہا بتازی شعر لَا اَرٰی مِنَ الفُؤَادِ غَدٌ زَارَکَ * اِنْ یَمِیْلُ نَحْوَ شَادِنٍ سِوَاکَ *
رمل مکفوف. پارسی شعر آنچہ از تم بروی من رسید * ہیچ آفریدہ در جہان ندید * رمل مکفوف و حروف
اواخر لامحالہ ساکن کردہ تا شعر توان بود چنانکہ گفتیم ت اور شعر وتد مفروق تنہا سے عربی مین یہہ ہے
جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین نہین دیکھتا ہون مین دل سے جس وقت دیکھتا ہون مین تجھکو کہ میل
کرے وہی دل طرف کسی آہو بچہ کے سوا تیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کف سے
نون گر گیا فاعلاتُ بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چھہ بار فاعلات ہے اور فارسی مین یہہ شعر ہے
جو مرقوم متن ہے اور لفظ بت شعر مذکور مین بمعنی معشوق ہے رمل مکفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور حروف
اواخر عروض ضرب مین لامحالہ ساکن ہونگے تا شعر کہہ سکین جیسا کہ کہا ہمنے کس واسطے کہ اواخر ابیات
ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم مین ہوچکا ہے کما قال آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بپارسی
متحرک نشاید ھم واز فاصلۂ صغری بتازی شعر اِذَا اَتَیْتَ بِحَاضِرِہِمْ اَثَرًا * وَسَمِعْتَ لِغَائِبِہِمْ خَبَرًا *
رکض مخبون و بپارسی بیت ببری صنما دل و جان رہی * لیکن برہی نہ رہی نزہی رکض مخبون
ت اور شعر فاصلۂ صغری تنہا کا عربی مین یہہ ہے جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین آیا دیکھا
تونے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تونے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون ہے
فعلن بتحریک مین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلۂ صغری تنہا سے یہہ ہے
جو مرقوم متن ہے معنی یہہ کہ لیے جاتا ہے تو اے معشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
بوسہ ہونٹھونکا اگر بندے کو دے گا تو نچھوٹے گا تو رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار ہے بکسر تین
غلام او عبد کشف و رشیدی سے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
و لیکان ای لب را ھم واز فاصلۂ کبری بتازی شعر وَقُلْتُ مَتٰی تَخَیَّرَ طَلَبٌ * لَو عَجِلَ مَتٰی خَبَتْ
تُوَدَّہٗ * رجز مجنول و بپارسی شعر صنما من زبر من نبری * دلک من نبری نشوی * رجز
مجنول و بیشتر ازین ابیات ناخوش بہت خاصہ بیت اخیر ت اور بیت مثال فاصلۂ کبری تنہا کی
عربی مین یہہ ہے جو مرقوم متن ہے پس شعر مذکور مین قُلْتُ بروزن جنب یعنی انگور اور عجل بروزن
فرس اور تودہ بضم تا اور فتح ہمزہ ہے ترجمہ شعر کا یہہ ہے کہ بہت سی گرا پڑیان [illegible]

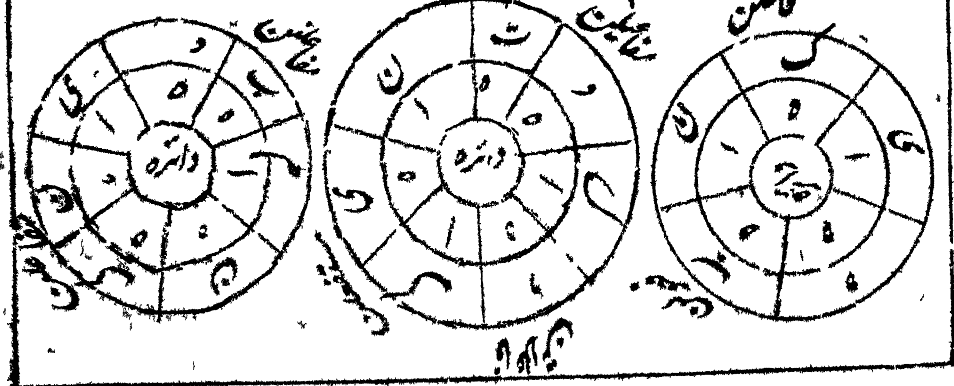
ہین کہ منع کرتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت سی جلدیان ہین کہ منع کرتی ہین خیر درنگ کو زحیر مخبول
ہے رکن اصلی مستفعلن مخبون سے سین گرا اور بیچ سے فے گری متعلن رہا فعلتن اوسکے مقام پر
لائے اور فارسی مین مثال اوسکی یہہ ہے جو بیت ہر تو مہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین ای معشوق
میرے میرے نزدیک سے بجا تو دل میرا لیجا تو اور بجا تو بشوی آخر مین واسطے تاکید مضمون
ماقبل کے ہے اور یہہ زحیر مخبول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان بیتون مین ناخوش ہین خصوصاً
بیت آخرم **فصل چہارم** در ارکان شعر کہ مولف بود از ین اجزا خلیل احمد کہ عروض تازی
استخراج کردہ ہست عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ
اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب ارکان شعر را افاعیل و تفاعیل خوانند
و ارکان شعر بعضی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی بنہان و آنرا فروع خوانند ت خلیل
ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظون سے کہ لفظ
فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تنا اور تونی وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتی
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور
ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتی
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتی ظاہر ہے کہ جب حاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ نامطبوع
نکلین گے اونکو فروع کہتے ہین ہم و ہر رکن کہ از تکرار جزوی باشد ملذ نبود و باین سبب باعی
و سداسی را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرند و ہر رکن کہ دراز شود ہم ملذ
نبود از جہت آنکہ اقتضای ملالت کند و از ین سبب زیادہ از سباعی در اصول مستعمل نیست پس
اصول یا خماسی بود یا سباعی و خماسی مولف از سببی و وتدی بود اگر سبب خفیف بود و وتد مجموع
از ان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ وتد مقدم بود و مرکب بر وزن فعولن بود دوم آنکہ سبب مقدم بود
و مرکب بر وزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل ست
و دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد و این مشتق نوع باشد از اصول نشمرند ت اور جو رکن کہ
تکرار ایک جزو سے ہے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ ہوگا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور
سداسی کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

نہین گنتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہہ بھی ہین اور جو رکن کہ دراز ہو وہ بھی ملذ نہو گا اس
جہت سے کہ اقتضاے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا
پس اصول یا خماسی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ
اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور وتد
مجموع اوس سے دو تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہو وہ مرکب بروزن فعولن
ہوگا اور دوسرے یہہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور یہہ دونون یعنی فعولن
اور فاعلن شعر تازی مین اصول سے ہین اور شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے
بھی نہین ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ سب
آٹھہ ہین اونمین چھہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ
فارسی مین پس از روے احتمالات عقلی کے بناے خماسی مین اسباب اور اوتاد سے آٹھہ
صورتین ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم
وتد مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیساکہ مصنف نے
بیان کیا مستعمل ہین باقی چھہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی بتقدیم
و تاخیر دونومین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چار حرکت لازم آتی ہے
اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دونو ناروا ہین اور تالیف سبب
ثقیل کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی بد ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونومین آخر کلمہ متحرک
ہوتا ہے پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھہ وتد مفروق کی پس
تقدیم سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لن
کے ساتھہ فاعلن کی ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ واین ہر دو در شعر تازی از اصول اند
یعنی من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامہ سی جگہہ داخل ہونا فعولن کا
اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحصیل حاصل ہم واما سباعی مولف از دو سبب یک وتد بود
باشد واز اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع بود
اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود واین بروزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

و آن بروزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود و آن بروزن مستفعلن بود ت
واما رکن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے اور بچا ہیے کہ دونون
سبب ثقیل ہون بسبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
ہو مضائقہ نہین جیسے متفاعلن اور مفاعلتن مین پس اگر دو سبب خفیف ہون اور ایک وتد مجموع
تالیف اونسے تین طرح پر ہو سکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہہ بوزن مفاعیلن
ہو اور دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد
مجموع کے دو سبب خفیف سے یہہ بروزن مستفعلن قرار پایا هم واگر وتد مفروق بود سہ نوع
دیگر تالیف تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولاتُ و
اول و دوم این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشتہ است و در کتابت بعضے فرق کنند
با آنکہ اجزای صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و ہر دہ تالیف دیگر
سباعی ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول نشمرند بسبب گرانی آن ت اور اگر وتد مفروق ہو اس سے
بھی تین طرح کی تالیفین ہو سکتی ہین اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم
بروزن مفعولات وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے
ہے لیکن کتابت مین بعضے فرق کرتے ہین اسطرح پر کہ اجزای قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور
جدا لکھتے ہین اور یہہ چھہ رکن اصول سے ہین اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہو سکتی
ہین کہ شعر فارسی مین اونکو اصول سے نہین گنتے بسبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
احتمالات عقلی کے بناے سباعی مین تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفین
ہو سکتی ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون یہہ ایک صورت ہوئی اور جب
وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہہ دو صورتین ہوئین اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف
کے واقع ہو تین صورتین ہوئین اور جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع کے ان تینون جگہ وقوع میں
آیا چھہ صورتین ہوئین اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف کے ان چھہ صورتون میں آئے
بارہ صورتین ہوئین اب دو صورتین ان اسباب کی اور ہین ایک سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل
موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل

جب دونون وتد وسببے سے ملے بارہ صورتین نکلین ایسی ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھ دونون
وتدون کے بھی بارہ صورتین اور نکلین اور یہہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ہوئین پس چہہ تالیفین
انھین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تمامہا فارسی مین اصول سے نہین بسبب
ثقالت کے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل ور اصول سے ہین جیسا کہ محقق علیہ
الرحمہ فرماتے ہین هم اما در تازی دو تالیف از جملہ انچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل
و سببے خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغرے ہم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلن است
پس ارکان اصلی در پارسی ہفت ست بحقیقت و پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن
و مفعولات ست و در تازی دہ بحقیقت و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول اند
ت مگر عربی مین دو تالیفونکو ان تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک
سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلۂ صغرے سے ہین اصول سے گنتے ہین
اور وہ دونون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بحقیقت فعولن
مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کسواسطے کہ فاعلاتن
اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بحقیقت فعولن فاعلن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھ تلفظ ہین کہ یہان بھی
فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین هم و عروضیان را عادت باشد کہ استخراج
این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائر وضع کنند یک دائرہ جہت فعولن فاعلن
و بر و نویسند علامات متحرک و ساکن و بازای آن حروف این کلمہ کہ بہی کن تا اگر آغاز از بای
بہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن ست
اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرتے ہین
یعنے پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہہ فک و ترکیب دوائر مین وضع کرتے
ہین ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن کے اور اوس مین لکھتے ہین علامتین متحرک اور ساکن
کی علامت متحرک کی دائرہ کو چک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہہ کلمہ
لکھتے ہین بہی کن تا اگر بے سے شروع کرین تو بہی کن حوالی دائرہ پر پھرسا بے بروزن فعولن ہو

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بہی حوالی دائرہ پر پہرے بر وزن فاعلن ہو فک بفتح
و تشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث ھم و
دیگر دائرہ جہت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و برو باید نوشت علامات متحرکات
و ساکنات این کلمہ دو تن یکدل تا ابتدا از ہر متحرک کنی یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید
و کیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آوردن یکی جہت
وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود نگردد و سبب جزوی از وتد نشود
و یا بر عکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن بنہند و برو نویسند بدی نکنم تا ہر دو رکن ازو
خواندہ شود و صورت دائرہ این است اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس مین لکہا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے
دو تن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو مین اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان ارکان سے تمامی دور مین حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور
بہتر یہہ تہا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق
کے تا اجزاے اولے یعنے سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پہرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد
جزو سبب کا نہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات مین اگر فاے مفاعیلن سے شروع کرین مفعولات کہین
کہ مفا مین جزو وتد تہا اب سبب ہوگیا اور لن کہ سبب خفیف تہا اب جزو وتد مفروق ہو گیا
و قس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد مین لازم آیا مگر عروضی ایسا نہین کرتے چاہون ارکان
کا ایک ہی دائرہ لکہتے ہین اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اوس
اوس مین لکہتے ہین بدی نکنم اسواسطے کہ دونون رکن اوس سے پڑہے جاوین اور صورت دائرون کی یہہ ہے جیسا کہ لکہی جاتی ہے



م **فصل پنجم** در بحرہا و دوائر و فک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون
چند بار تکرار کنند بشرطے کہ معتدل بود نہ دراز ممل و نہ بس کوتاہ مخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع
بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عددی تکرار را دو باشد و بیشتر چہار و زیادت ازین
بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد
کردہ شود **فصل پانچوین** بحرون مین اور دائرون مین اور فک بحور مین یکدیگر سے بحرین تکرار
ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنے تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ
تکرار معتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز ممل یعنے ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنے خلل اندازندہ
پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعون سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے
قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے
تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے
پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھہ رکن سے مسدس یا آٹھہ رکن سے یعنی مثمن
جس جگہہ کہ بیان اونکا آویگا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہ سے ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع
ہین اور ابیات موحد اور مثنے عربی ہین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی ہین اگرچہ کبھی کہی ہین
مگر مرغوب طبع نہین ہین ممل بضم میم اول و کسر میم ثانی و تشدید لام طول کنندہ غیاث سے بحر بفتح
اول و سکون ثانی دریای شور اور جوی بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا
شامل ہے بانواع جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین
حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بجہت
تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ درکہ او سکو لخت در اور طبقہ در
بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمہ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعون سے ایک بیت منتخب و بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ
بمعنی مغز سطبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات
سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کمتر پندرہ بیتون سے نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون
ثانی ٹکڑا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ او نمین مطلع ہو یا نہو پس گویا وہ ایک ٹکڑا

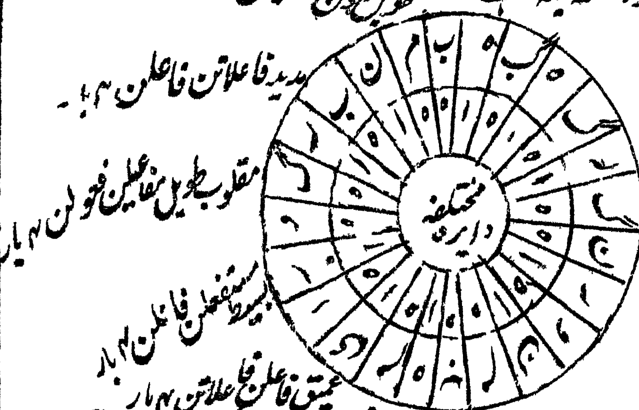
قصیدے کا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور بعضے فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بہی کہا ہے کذا فی الغیاث هم و خلط ارکان متشابهه بایکدیگر شبیه بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابه و خلاف میان دو رکن متشابه یا بکم شود یا بکیفیت اما بکم چنانکه
فعولن را با مفاعیلن باشد چه هر یکے مولف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکه یکی از دیگر
بسببی خفیف بیشتر است و همچنین فاعلاتن فاعلن مستفعلن و فاعلن اما بکیفیت چنانکه مستفعلن را
با مفعولات باشد چه تالیف هر یکی از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکه وتد در یکی مجموع است
و در یکی مفروق و همچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و همچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد تبدیل
بخلط خماسی و سباعی کرده است پس سباعیات بسیط پس خلط سباعیات بایکدیگر و ختم بخماسیات بسیطه
کرده است اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہے ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہہ فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ بکمی حروف
جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ
فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط مین فاما تشابہ بکیفیت
جیساکہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد
مجموع ہے اور ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ
فاعلاتن کے بحر مجتث مین اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کے ہے دائرہ مختلفہ مین بعد اوسکے
سباعیات بسیطہ کو ملایا ہے دائرہ موتلفہ مین بعد اوسکے خلط سباعیات کا بیکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ مین بسیط بفتح جای فراخ

گستردہ شدہ اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جز اوسکا
مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے ہے اما خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مولف از پنج جزو باشد و این را کوتاہ
شمرند و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ ہمچنان کہ از ارکان طبیعی نہند کہ تغییر باو راہ نیافتہ باشد و
بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی از انجا برانگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجہی ایراد
کنند تا بحذف بعضی ازان دیگر وجوہ مستعمل برانگیزند ت لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن کے کہ دونون مؤلف پانچ جزو سے ہین فعولن مین دو جزو وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاہ جانتے ہین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنے ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کسواسطے کہ تغیر نے ارکان سالم مین
راہ نہین پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنے
مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام و کمال دائرے
مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض کو اونمین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب والغیاث
ھم فعولن مفاعیلن را مکرر کردہ اند و آنرا یک مصراع شمردہ و لامحالہ بیتش مثمن باشد و چون مصراع
ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر باول متصل شود شاید کہ بہر یکی از اجزای پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
دائرہ پنج بحر برخیزد بربن وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کردہ چہ در لغت
تازی ازین دراز تر بحر نیامدست پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع گنا ہی
اور یقیناً بیت اوسمین مثمن ہو گی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین اسواسطے
کہ آخر اول سے متصل ہو چاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگر ہین

اسکے برابر ہین لہذا اونکا بھی نام مدید او بسیط رکھا گر بسیط سے دراز تر نہین ہے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ ضمن مین بسبب حذفات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے
کذا فی الغیاث ہم ب آنچہ ابتدایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور بدینگونہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ ست
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعولن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فعو نامستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے کذا فی الغیاث
ہم ج آنچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن وبرین وزن
بتازی شعر نیافتہ اند وبہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام واین را مقلوب طویل
نام کردہ است تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنے مفاعی کہ جزو اول رکن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرؤ القیس نے یہہ
شعر لکھا ہے شعر اَلَا یَا عَینُ فَابْکِی عَلَی فَقدِی لِمُلکِی ÷ وَاتْلَافِی لِمَالِی بِلَا حِدٍّ وَجُهدٍ ÷ تَخَلَّیتُ
بِلَادًا وَضَیَّعتُ تِلَادًا ÷ وَقَد کُنتُ قَدِیمًا اَخَا عِزٍّ وَمَجدٍ ÷ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مینے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے شعر نگار دلربائی ربود از من
دل من ÷ من بیدل چگونہ ازو بوسہ ستانم ÷ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہہ عکس طویل ہے ہم د آنچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن • وآن را بسیط نام کرده ست چهارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی علن سے کہ جزو دوم
رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ یہہ بحر
گسترده اور دراز مثل طویل کے ہے پنجم آنچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن
فاعلاتن و برین وزن ہم بتازی شعر نیافته اند و بعضے این دو بحر مهمل را عریض و عمیق نام نهاده اند تا
پنج بحر که ازین دائره ممکن ست ست پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنے لن سے کہ جزو سوم رکن
دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بہی تازی مین شعر نہین پایا ہے
اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہے یعنے مقلوب طویل کو عریض
اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد
کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا انکا ممکن ہے کس واسطے کہ فعولن مفاعیلن
مین پانچ جزو ہین اور ابتدا اسے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین ہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن
نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام ششم و بر جمله بحور این دائره در زبان فارسی متروک ست
وآنچه گفته اند بر منوال شعر عرب گفته اند از وجه تشبه بایشان و این دائره را مختلفه خوانند و مصراعے
گفته اند که درین دائره نهند تا همه بحور ازان بر توان خواند و فک از یکدیگر تصور افتد و آن مصراع بوزن
طویل این ست ع بمن برگذرای مه بمن درنگر گهه گهه • و بر وزن مدید ع برگذرای مه بمن درنگر گهه گهه
بمن • و بر وزن مقلوب ع گذرای مه بمن برنگر گهه گهه بمن در • و بر وزن بسیط ع ای مه
بمن درنگر گهه بمن برگذر • و صورت دائره این است ست اور سب بحرین اس دائرے کی
زبان فارسی مین متروک ہین جو کچہ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید
اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے
ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکہتے ہین اور پانچون بحرین
اوس سے پڑہ سکتے ہین اور جدائی بحرونکی یکدیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع بوزن
طویل مین یون ہے مصرع ع بمن برگذرای مه بمن درنگر گهه گهه • بر وزن فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن اور بر وزن مدید یون ہے مصرع ع برگذرای مه بمن درنگر گهه گهه بمن • بر وزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن و بر وزن مقلوب طویل یون ہے مصرع ع گذرای مه بمن برنگر گهه گهه بمن در •

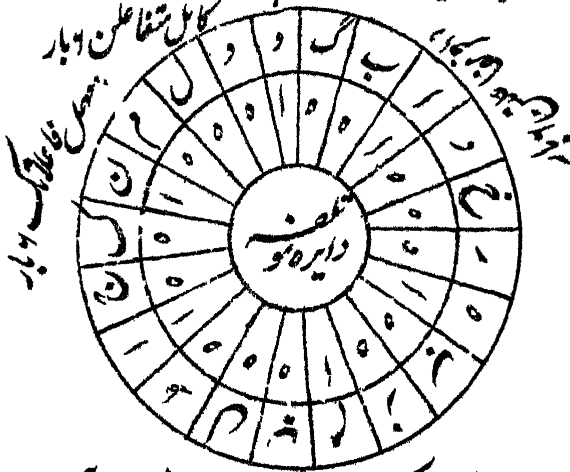
بروزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بن درنگر گہ گہہ بن برگذر ٭ بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے مصرع مہ بن درنگر گہہ گہہ بن برگذر ای ٭ بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے



ہ واما انچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا مؤلف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند ولا محالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن واین بحر را وافر نام نہادہ ست واگر ابتدا بفاصلہ کنند برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن واین بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا بسبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن ست برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک واین وزن ہم مہمل است ت واما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل ابن احمد نے ابتدا او نکین اوس مؤلف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لا محالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس سبب سے کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف سے

بھی کہ اس ترکیب مین سے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول پارسی گویون کا
ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا اسباب خفیف سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ متفا اور علتن دونون
کے نزدیک فاصلے ہین نہ مرکب دو سببون سے ح قولہ و فارسی گویان آہ ازین قول معلوم
شد کہ در عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلۂ صغری قرار دادہ اند
نہ مرکب از سببین و الا شروع از سبب خفیف نیز میکردند و ہکذا قال کثیر من المحققین لیکن از ما سبق
محقق شد کہ اعتبار فاصلہ را چہ در فارسی و چہ در عربی اصلا وجہی بہم نمیرسد و عدم شروع از
سبب خفیف بجہت نامستعمل بودن بحر مذکور است نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلامہ
پس عدم اعتبار فاصلہ عربی مین ما سبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا
بلکہ محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہین کہ فاصلہ عربی مین معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی مین
تین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبرے
کہتے ہین اور دوسری جگہہ لکھا کہ یہہ دو تالیفین مفاعلتن اور متفاعلن مثل تالیفات اول نہین
ہین یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہہ کہا کہ یا مؤلف از وتد مجموع و فاصلۂ صغرے
جسکو محشی نے غلط پڑھا اور بجاے یا حرف تردید کے نا نافیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا کہ یہہ سباعیات مؤلف وتد مجموع اور فاصلے سے ہین اور ابتدا بسبب خفیف اس دائرے مین
ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ ہے سبب نہین
مگر پارسی گو البتہ ابتدا بہ سبب کر سکتے ہین کہ اصل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور وجہ
عدم شروع بہ سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہہ بھی غلط فہمی ہے کہ بحور نامستعمل کو دوائر سے
نکال کر متروک لکھہ دیتے ہین چنانچہ یہان بھی اس وزن کو نکال کر مہمل لکھہ دیا ہم و بیت ازین
دائرہ بر وزن وافر چنین بود ع نگو دل من کجا طلبم ز بہر خدا * و بر وزن کامل چنین باشد
ع دل من کجا طلبم ز بہر خدا نگو ہلہ و بر وزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم ز بہر خدا نگو دل *
و این دائرہ را دائرۂ مؤتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا آنچہ بوجہ تشبہ عرب
بہ تکلف گفتہ اند و صورت دائرہ این ست ت اور بیت اس دائرے سے بر وزن وافر یون ہے

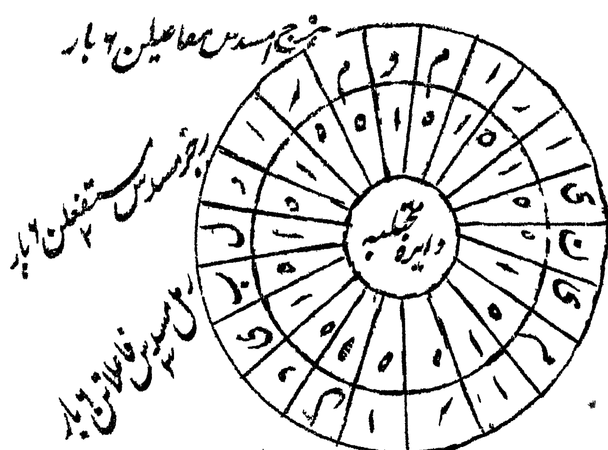
مصرع جو مرقوم ہُئتن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن زبہر خدا مفاعلتن اور بروزن کامل یون ہے مصرع جو مرقوم ہُئتن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من کجا متفاعلن طلبم زبہ متفاعلن رخدا بگو متفاعلن اور بروزن مہمل یون ہے مصرع جو مرقوم ہُئتن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم زبہر خ فاعلاتک دا بگو دل فاعلاتک اور اس دائرے کو موتلفہ کہتے ہین بسبب ائتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات اور سکنات مین برابر اور فارسی گویون نے ان بحرون مین کچھ شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ بہ تکلف کہا ہے بہ تشبیہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ موتلفہ کی یہہ ہے



ح قولہ بیت ازین دائرہ مخفی نماند کہ درینجا و مابعد آنچہ در امثلہ بحور آوردہ مصراعہا است نہ بیتہا پس اطلاق بیتہا برین مصاریع باعتبار آنست کہ بانضمام مصاریع ثوانی بیت ہا خواہند گردید تم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے حرف عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھہ کر ان مصرعون کو لکھا ہے ھم و بعد ازین آنچہ از رکن سباعی مولف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار آوردہ اند و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت تازی مسدس باشد و پارسی مثمن و اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعیلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بروزن ہزج مسدس چنین باشد ع مرا دل سئے ولارامی نیارامد ہرا ○ و بروزن رجز مسدس چنین باشد ع دل بی دلارامی نیارامد ہرا

وبروزن رمل مسدس چنین باشد مصرع بی دلارامی نیارامد مراول هم اگر بعد از نیارامد نگار تیا افزائیم جمله مثمن شود واین دائرہ را مجتلبه خوانند مثمن را مجتلبه زائدہ وصورت دائرہ مجتلبه این است اور بعد اسکی جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف و تعلیم مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب اس مین ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنے مسدس لائے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثمن لائے ہین پس بیت عربی مین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا بو تد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز باترنم ہے بسبب نکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا سبب اول کرین اسواسطے کہ پہلے ابتدا سبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اوس رنج کو کہتے ہین کہ پاسے شتر کو لغزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہوتی ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد * بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا * بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کی نگار تیا زیادہ کرین جملہ اوزان مثمن ہوجائین اور اس دائرے کو مجتلبه کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو مجتلبه زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے

اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہہ ہے کہ لکھی جاتی ہے



ھ وزائدہ ہم برین قیاس باشد د باشد کہ ہمین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا ہزج برینگونہ شود مفاعیل چہار بار و رجز برینگونہ مفتعلن چہار بار و رمل برینگونہ فعلاتن چہار بار و بیت دائرہ ہزج برین منوال بود **بیت** مرا کس ندہد داد مرا کس نکند شاد ۞ و بر وزن رجز **بیت** کس ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا ۞ و بر وزن رمل **بیت** ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس ۞ و این بحرہا ہزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ نہند و آنرا دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ خوانند و بعضے بلقبی دیگر نخوانند و ما تخفیف را این دائرہ نیاوردیم **ت** اور زائدہ بھی اسیطرح ہے یعنے ایک رکن مثل نگار زیادہ کرکے اسیطرح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین اور کبھی اہل فارس انہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب آخر سے کی لُ مفاعی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے **بیت** مرا کس ندہد داد مرا کس نکند شاد ۞ اور بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہہ ہے مرا کس مفاعیل ندہد داد مفاعیل مرا کس مفاعیل نکند شاد مفاعیل

اور بیت بروزن رجز اسطرح پر بیت کس ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا۔ تقطیع یہہ ہے
کس ندہد مفتعلن داد مرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بروزن رمل اسطرح پر
بیت ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس۔ تقطیع یہہ ہے ندہد دا فعلاتن د مرا کس فعلاتن
نکند شا فعلاتن د مرا کس فعلاتن اور ان بحروں کو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین
ساتوان حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفا مین کہ بروزن مستفعلن ہے
چوتھا حرف دونون سببون سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ بر
بروزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے
نکلتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی
سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے
اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے رسالے مین اسکو موتلفہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند
کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستعلن میماند
کہ منتقل بمفتعلن میشود و این کلام صحیح و مطابق ہست اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا میماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ
ویطابقہ الشعر الممثل لہ ایضاً زیراکہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ ہست وجواب
آنست کہ مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ آنرا اصل قرار دادہ در بحر رمل را بہ بدایت از سبب اول و ثانی ازان منفک ساختہ و شک نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن می شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
الحمد للہ کہ صاحب حاشیہ اگر پہلے اس جگہہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
چارہ نہ دیکھا دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ماقبل گذشت
و زائدہ ازینجہت کہ یک رکن زائد وارد و مزاحفہ ازینجہت کہ کف و طی و خبن دران از زحافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ
غیر از مزاحفت مستعمل نمیشود نیز سالم آرند پس دائرہ مزاحفہ نشاید والا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہے مخفی پوشیدہ نیست

که صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف علام بود که بهر
موضعی که مطلب بذهن نرسیده غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل و جوابش بدو صورت
ظاهر و باهر است که نزد صاحب میزان که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمهور است چه بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائره نزدیک کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر ست ثانیاً اینکه وضع دائرها خاصه برای اصل ارکان کسی
ننوشته آنچه ممنوع است اینست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت
حروف چنانکه در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز درکار بوده و نیاوردن دوائر فروع
در کتب عروض بجهت احتراز از تطویل باشد نه اینکه امری ممنوع نوشته باشد و مصنف نکته نوشته که
هر جا حاجت افتد دوائر به نسبت فروع هم ثبت توان کرد و مراد از ان همین است که کسی ممتنع نه
انکارد و چون دوائر فرعیات ضروری نباشد ازین جهت مصنف علام هم آنرا ننوشته تم کلامه اب هم
کهتے هین که دونون صاحب مطلب کتاب کو نه پهونچے اور تطویل بیفائده سوال و جواب مین کیے
محقق علیه الرحمه تفصیل اوزان هزج مین لکھتے هین که اما بپارسی اصلش در دائره مفاعیلن هشت بار
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنها
خوانند و بعضی هر نوعی را بحری دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجز مین لکھتے هین که و اما بپارسی اصل
این بحر در دائره مستفعلن هشت بار باشد و سه نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان رمل
مین لکھتے هین که اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضے عروضیان هر یک را بحری دیگر
شمرند پس ظاهر ہے که جو لوگ هزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے هین اونکے نزدیک
دائره ہاے ارکان سالم کافی هین اور جو لوگ ہر قسم کو انمین سے بحر علاحده قرار دیتے هین
اونکے نزدیک دائره ارکان سالم اور دائره ارکان مزاحف دونون درکار هین کسو اسطے که یهه
ارکان مزاحفه اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان هین که بحر علاحده قرار دیتے هین اور سوا اسکے
رساله ہاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفه بھی موجود هین هم دراز تکرار رکن سباعی لبیط که
از وتد مفروق بوجه بحر مستعمل نیست و اما از غلط سباعی بکدیگر و آن رکنی بود که مولف از
دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع در کنی که مولف بود از دو سبب خفیف دو وتدی مفروق و تازیان

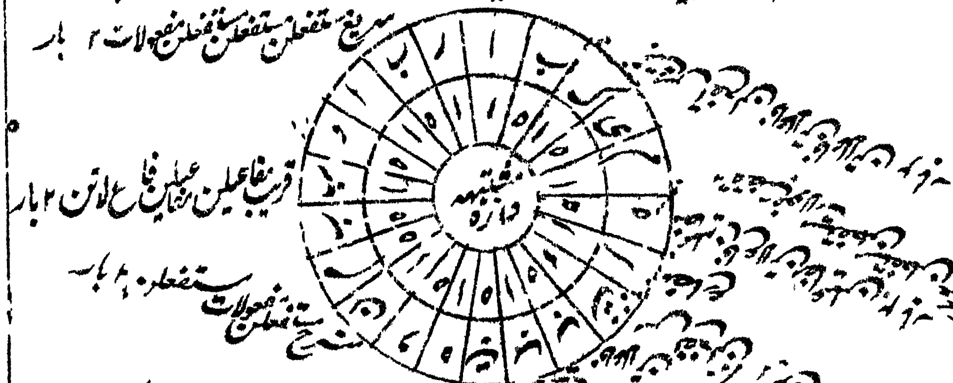
مسدس یکبار دارند یک مصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائره نهند ابتدا از نه موضع ممکن بود چه این سه رکن مولف از نه جزو باشد اول آنکه ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند تا این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند ت اور تکرار رکن سباعی تنہا سے کہ اوس مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع مس تفع لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنے کوئی بحر نہین نکلی ہے و اما آمیزش سباعی سے بایکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین خواہ درمیان دونون سببون کے وتد ہو جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتے ہین ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہہ سے ممکن ہوتی ہے کس واسطے کہ یہہ تین رکن مولف نو جزو سے ہین یعنے ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ ابتدا ساتھہ دو سبب رکن مجموعی رکن اول کی کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ ابتدا وتد سے بہتر تھی جیسا کہ اور دائرون مین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے پس وتد مجموع گویا اوس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوسنے یہہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو خفیف کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری کے سریع شتاب کنندہ اور جلد اور نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث دوم آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست **ت** اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہہ
بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اوسکو بزرجمہر نے
ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہی بحور
نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث **هـ** ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن و این بحر بتازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند **ت** تیسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ بحر
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب ترین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث **هـ**
آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات فعلن و این بحر را منسرح خوانند
ت چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہہ وزن ہوے مستفعلن
مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی
منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر رار مہملہ و حای مہملہ آسان روان کردہ شدہ
اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین وتد پر لہذا آسانی زبان پر آتی ہے اور
بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا اسبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذا فی الغیاث **هـ** ہ آنکہ ابتدا السبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند **ت** پانچوین یہہ صورت ہے کہ ابتدا
سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحرہاے عروض سے کذا فی المنتخب
هـ و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مضارع خوانند ت چھٹی یہہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کرین کہ یہہ
وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے
بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم و کسر را
مہملہ مشارک در شبیہ منتخب سے اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحور عروض سے
اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہہ ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم
ہین اسباب پر کذا فی الغیاث م ز آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مفروق کنند و برین وزن بود مفعولات
مستفعلن مستفعلن و این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست ت ساتوین صورت
یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروق سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن اور
اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون کے
ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم
و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونون کے
ایک ہین اختلاف فقط ترتیب مین ہے کذا فی الغیاث م ح آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن
کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانند ت آٹھوین
صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن
اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم و سکون جیم و فتح
تامی فوقانی و تشدید ثای مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے
اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے کس واسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین کچھ
اختلاف ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی
الغیاث م ط آنکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این بحر ہم
نامستعمل ست ت نوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کرین
کہ یہہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے
ہین مشاکل بضم میم و کسر کاف مانند و ہمشکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے
منتخب اور غیاث سے م پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت ہست و بہ دائرہ

بروزن سریع چنین بود ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم یکبار ٭ و بروزن قریب ع بمن دہ تو بتا ہم یکبار بادہ ٭ و بروزن منسرح ع دہ تو بتا ہم یکبار بادہ بمن ٭ و بروزن خفیف ع تو بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ ٭ و بروزن مضارع ع بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ تو ٭ و بروزن مقتضب ع ہم یکبار بادہ بمن دہ تو بتا و بروزن مجتث ع یکبار بادہ بمن دہ تو بتا ہم و این دائرہ را ہم دائرہ مشتبہہ خوانند و صورتش اینست ت پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی مین اس دائرے سے سات ہین اور دو نامستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادب بمن مستفعلن دہ تب بتا مستفعلن ہم یکبار مفعولات بجاے ہا اور واو حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بمن دہ تب مفاعیلن بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تب بتا مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تب بتا ہم فاعلاتن یکبار بامس تفع لن دب بمن دہ فاعلاتن اور وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم یک مفاعیلن بار بادب فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بتا ہم تقطیعہ بتا ہم یک مفاعیلن بار بادب فاع لاتن بمن دہ تو مفاعیلن و شمار کردن واو تو را بجاے حرفی از بہر ضرورت قافیہ است تم کلامہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ ہوی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پر ہر جگہہ بے آے بسبب اوتمام کے موافق لہجہ اہل فارس کے مگر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا اور لفظ بمن اول پس وہ بے ہے بے سے نہ بدلے آمدم بر سر مطلب اور وزن مقتضب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن دہ تب بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار

بامس تفع لن وسب بحر ده فاعلاتن تب بتاہم فاعلاتن اوراس دائرے کو دائرہ مشتبہہ بھی کہتے ہین اور دائرہ وتدیجی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے



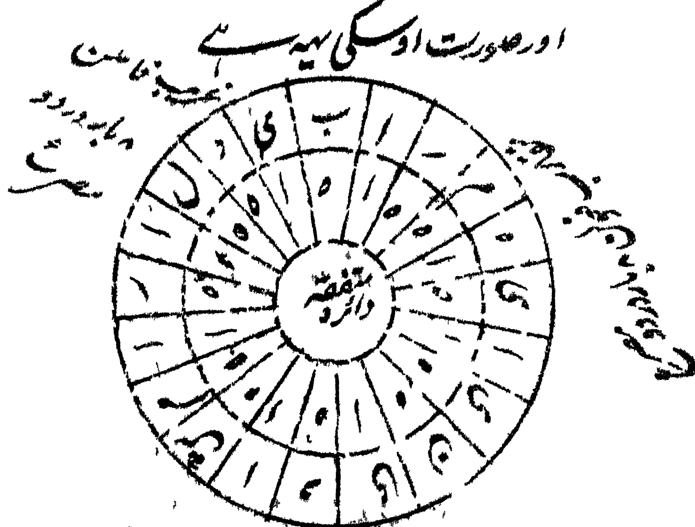
م وبزبان پارسی این بحر ہا سالم بکار ندارند یعنے ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بحذف ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند ودائرہ راکہ بدین وضع نہند مشتبہہ مزاحفہ خوانند وسریع ومنسرح ومقتضب رامطوی مقید کنند وقریب ومضارع رامکفوف وخفیف ومجتث را مخبون ست اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنے ارکان سالم نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور اس دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو مطوی مقید کرتے ہین یعنے مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہوجاتے ہین بعینہ اور قریب اور مضارع کو مکفوف مقید کرتے ہین یعنے مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بروزن علن مستفع اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور خفیف اور مجتث کو بہ مخبون مقید کرتے ہین یعنے فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن تفعلن مس اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت دائرہ مشتبہہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

صورت دونون دائرون کی عبارت مین منضبط کر دی اور دائرہ مزاحفہ یہان تطویل نہین لکھا ہم سریع یعنی مفتعلن مفتعلن
فاعلات ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم سہ بار ❊ وقریب مفاعیل مفاعیل فاعلات ع بمن دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ ❊ ومنسرح مفتعلن
فاعلات مفتعلن ع دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ بمن ❊ وخفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ ❊ ومضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو
ومقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ❊ ومجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ❊ با ہای بمن وتبا در دائرہ اول مشدد باید گفت و اینجا مخفف
ست اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مفتعلن
دہ تو بتا مفتعلن ہم سہ بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بمن دہ تو مفاعیل بتا ہم سہ مفاعیل بار بادہ فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تو بتا مفتعلن ہم سہ بار فاعلات بادہ بمن
مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم فعلاتن
سہ بار مفاعلن و بمن دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بتا ہم سہ مفاعیل بار باد فاعلات بمن دہ تو مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم سہ بار فاعلات بادہ بمن مفتعلن دہ تو بتا
مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سہ بار مفاعلن
و بمن دہ فعلاتن تو بتا ہم فعلاتن پس حرف ہا جو بمن اور بتا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
کہا چاہیے بسبب مطابقت لہجۂ عجم کے اور اس جگہہ یعنے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین مخفف بسبب
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بمن اور تو بتا بر وزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہہ تلفظ مین آینگے
موافق لہجۂ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجائے گی اور نے مشدد ہو جائیگی
اور با سے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین نے مکرر لکھی جائے گی جیسے دائرہ
مشتبہہ سالمہ مین اور ہر گاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آینگے اور تقطیع سے گر جائینگے
تشدید کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ہم وغیرہ پارسیان یعنی اہل عجم با شمن

بکار دارند و یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرهای ممکن تا شش اند و سه بحر
اول که رکن مکرر دارد و ایل مصراع ها افتند و آن سریع است و مهمل اول و قریب بیفتد و شش بماندت
اور اہل فارس بعض ان بحرون سے مثمن استعمال کرتے ہین اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر وہین
اوایل مصرعون مین پڑاسے ساقط ہوجائینگے کسواسطے کہ مثمن تکرار نہین ہوتی اون مین
سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
اور مہمل اول ہے یعنے جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور
مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھ هم
برینگونه وزن منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگارا بوصل * وزن
خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگارا بوصل زن * وزن مضارع
مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا باز رای خوب نگارا بوصل زن تو * وزن مقتضب فاعلات
مفتعلن دو بار مصرع باز رای خوب نگارا بوصل زن تو مرا * وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دو بار
مصرع بوصل زن تو مرا باز رای خوب نگارا * وزن مهمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای
خوب نگارا بوصل زن تو تو مرا باز * وازین شش سه مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث
است و خفیف مثمن بسیار نیامده است و مقتضب در پارسی نیامده است و این دائره را مشتبهه نامند
خوانند و بعضی القاب دایرها بشکل دیگر کنند و ما این دو دائره نیاوردیم تخفیف را ت ده چھ بحرین
مثمن جو بعد اسقاط بحور ثلثہ کے رہگئین یہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث وزن
مهمل جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تو مرا با فعلاتن ز رای خو مفاعلن ب نگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگارا ب مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع
مقتضب بازرای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات زن تو مرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

بوصل زن مفاعلن تمرا بافعلاتن زرای خو مفاعلن بنکار افعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل غیر مشاکل
یہہ ہے راسے خوب فاعلات نکار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات ہر ابار مفاعیل اور ان
چھہ بحرون مین تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور
مقتضب فارسی مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرہ
کو مشتبہہ زائدہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر لکھے ہین یعنی دائرہ وتد
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنی مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ
اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے ہم وباشد کہ بعضے دائرہ بنہند جہت بحرہائے
کہ مسدس و مزاحف آمدہ باشد مانند سریع و قریب و خفیف و بحر مقتضب ہم دران دائرہ آورند و
بدل دائرہ مشتبہہ سالمہ این دائرہ آورندت اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحف
کا لائے ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحف
کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن ہم واما در خماسیات بسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
دو بحر ازان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار و این بحر را
متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار و این بحر مستعمل نیست و
خلیل آنرا غریب و رکض و متسق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ
اند و پارسیان ہم بیتی چند بتکلف گفتہ اندت واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
اونمین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحرونکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین و وہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببونکے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدونکے ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنے
قریب یکدیگر ہیں اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب سے کرین وہ یہہ وزن ہوگا
فاعلن چہار بار اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور تنسق
کہا ہے اور بعضون نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور جنیب اور منتظم
اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دست یاب ہوئے
ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
گو اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پائے بعد اوسکے اخفش نے
خواہ اورون نے شعر اس بحر مین پائے اور یہہ بحر مقرر او مستعمل کی ھم و چون در دائرہ نہند
بیتش بر وزن متقارب چنین باشد ع مرا نے دلارام شادی نیاید * و بر وزن غریب چنین
ع نے دلارام شادی نیاید مرا * این دائرہ را متفقہ خوانند و برین صورت باشد اور جب
دائرے مین لکھتے ہین وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے مرانے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک
یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نے دلا فاعلن رام شا فاعلن
دی نیا فاعلن یدمرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین بسبب اتفاق ارکان کے
اور صورت اوسکی یہہ ہے



ھم پس دوائر نزد یک عرب پنج است اول مختلفہ دوم مؤتلفہ سوم مجتلبہ چہارم مشتبہہ پنجم متفقہ و نزد یک
عجم ہم پنج باشد اول مختلبہ دوم منتزعہ سوم مشتبہہ چہارم مشتبہہ پنجم متفقہ و بحور کہ ازین

دوائر ممکن است کہ بر خیزد بیست و دو است و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ است طویل
مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل سریع منسرح یا خفیف
مضارع مقتضب مجتث متقارب و شانزدہم غریب باقی مہمل است و نزدیک عجم
دہ است ہزج رجز رمل سریع قریب منسرح خفیف مضارع مجتث متقارب
و بعضے مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحر ہا زیادہ گردد
این است تفصیل دوائر بحور پس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
موتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنے طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
موتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقتضب چودہوین مجتث پندرہوین متقارب
یہہ پندرہ ہوئین اور سولہوین غریب یعنے متدارک بھی کچھہ استعمال مین آگئی ہے اس
حساب سے سولہہ ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل اور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھہ کہا ہے
انمین بہ تشبہ عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھہ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع ملفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین ازدیاد کے

شمار کے بحرین زیادہ ہو جاینگی ہی یہہ تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے
مثمن اور مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحر تازہ کو بھی ایجاد
کیا ہے اونمین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونمین ملائی ہین پس اس سے
انیس بحرین ہوتی ہین جیساکہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف
ابجد تو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے
مقام پر یہہ شکل رکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے مؤخر کیا ہے پس یا عبارت یازدہ سے ہے اور یب عبارت دوازدہ سے ہے ہم
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہای باقی را حشو ات اور جان تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیساکہ خیمہ ستون سے قائم ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتدا اسے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیساکہ دامن خیمہ منتہاے خیمہ ہوتا ہے یہہ رکن بھی منتہاے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنے یہہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ ہر رکن
شعر مین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالانشین منتخب اور کشف
اور لطایف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
ابتدا آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ہم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتد
مجموع بود متحرک اول او را از ان جزو بیفگنند و اینمعنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازای آن ہر رکنی را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف در وی مجاور وتدی
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند ات اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

ہین کہ اول مصرع مین ہو اور جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خزم سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن
رہجاتا ہے پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا بصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا
کہین گے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا بحشو کہین گے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور
جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنے پہلے
وتد کے سبب جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجاے
اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو
جس مین یہہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح
وازین کلام مصنف ظاہر گشت کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور است و صاحب خزرجیہ
و دیگر بر انند کہ اعتماد عبارت ازان رکن حشوی است کہ حذف مذکور دران واقع شود پس
کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا
لکھا مسامحہ اوس فروگذاشت کا کیا دخل ہم وہر بیت را کہ ہر مصراعی ازو مساوی دائرہ باشد
ہم بوزن وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل ورجز چنانکہ بعد
ازین معلوم شود آن بیت را تام خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو
عدد ارکان مین یعنے سالم اور جسطرح دائرے مین ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس
بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل ورجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہہ ہے
بیت واذا صحوت فما اقصر عن ندی ٭ وکما علمت شمائلی وتکرمی ٭ بروزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہہ ہے بیت واد لسلمی اذ سلمی جادۃ ٭ فقفر تری آیاتہا مثل الزبر ٭
بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہم وہر بیت را کہ ارکان ہر مصراعی ازو بعدد مساوی
ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد وخواہ بعد از تغیر آن بیت را
وافی خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنے مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے

کہ جس وانی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا ھ واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی ازو حذف کردہ
استعمال کنند آنرا مجزو خوانند واگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اورا مشطور خوانند
واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانندت اوراگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے
استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہیگی اوراگر مسدس
ہوگی مربع رہیگی اوراگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور
کہتے ہین یعنے نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہیگی اوراگر مسدس ہوگی مثلث
رہیگی دونون مصرعون مین اوراگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے
ہین پس بیت مسدس مثنیٰ رہجائیگی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن
نہین ہے مجزو بزا معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرنے ایک جزو کے
اوس سے کذا فی الغیاث اور جزو بضم زا اللام بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت مین اور مجزو
مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون
ثانی بمعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہاک بالفتح کہنہ اور فرسودہ
ہونا کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے
خود معنی ان لفظونکے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی
نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد وبس و آن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چہ خلیل
شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد فا کلش مثلث باشد وبس ازینجاست
کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزوًا والمثلث مشطورًا والمربع المثمن پس اینچہ مرزا قتیل رحمہ نوشتہ است
می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض است تم کلامہ یہان مرزا قتیل
بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہہ ہے و بعضے مشطور روا
داشتہ اند اور حاشیہ انکا یہہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو ع یالبکر لا تنشروا لی کلیبًا
حیثین وانی ام وہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفی اورا مصرع خوانند واگر مصراع اول
از دوم جدا نشود اورا مقعد خوانندت اور جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون

وزن بیت اور ارکان ہین اور بیعنی خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
ان میں سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو معقّد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً ابیت
ہوگی مصرع بضم میم وفتح صاد وتشدید رای مہملہ مفتوح وعین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سی تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقّد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دنیا
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھ مین نہ آئے غیاث سے ہم وعروض وضرب را اگر سالم باشد
یعنی از تغیرات خالی صحیح خوانند واگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانند ت اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب زحافات کے
اونکو منتقض کہتے ہین اور انتقاض بالکسر وقاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ہم ورکنی را
کہ عروض بیت بود بروجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض اور افصل خوانند ورکن ضرب را
چون بروجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند وبعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم ت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا او سکے سزاوار
نہو یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
مین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب مین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا او سکے سزاوار نہو یعنی ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسی مضارع اور مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت التغیبہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت ہوی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم م

فصل ششم در تغیرات ارکان

والقاب آن دتفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان آئین رکھنا کہ اصول بحرہا ہست ہم
برانگونہ کہ درد وائر افتد بنا در استعمال کنند وبیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بہ نقصان عرض

یا حرفی یا جزوی یا بزیادت حرفی یا جزوی و وجہ مستعمل را در ہر بحری بنای آن بحر خوانند
پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد یعنی ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند اما در بنا باشد کہ سالم باشد
و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ در وی رود نوعے از تغیر باشد و ہمچنانکہ ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضے بجاے تغیر زحاف گویند ترجمہ یہہ ارکان کہ اصول
بحرونکے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اوسیطرح یعنے سالم کلمہ مستعمل ہوتے
ہین اکثر اونمین تصرف کیاجاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا
مثلاً متفاعلن باضمار مستفعلن ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہو جاتا
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہو جاتا ہے یا
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہو جاتا ہے یا زیادت جزو
جیسے مستفعلن بترفیل مستفعلاتن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر
بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنے ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین
اونکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہو اور بنا مین متغیر شدہ ہوا وسکو
سالم کہتے ہین لیکن بنا مین بھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنے متغیر کہ دائرہ ارکان
سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضے
اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین
مگر چونکہ دوائر فرزحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گر پڑنا اور ساقط
ہونا ایک حرف کا دو حرفونسے شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہین منتخب
سے ہم بعضی زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود و شعر را آن تغیر نیکوتر بود و بعضی زحاف
اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند و بس ت اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین
کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہو یعنے تغیرات نامربوط کو زحاف کہتے ہین اور بعضے
اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہے اوسکو

منسلک گشته ہین اور اونکو کیا چاہیے کہ بہتر سب مین تو اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
بعضی ازین جملہ تغیر بنقصان بود یا بزیادت و تغیر بنقصان اخاص نبود بجزئی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود با وایل ابیات و مصراعہا یا باواخر آن و تغیر بزیادت
ہمیشہ خاص بود با وایل یا باواخر و در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود
یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان ست بر اکثر اشعار ایشان واقف بود و تغیرات آن لغت را احصا کردہ است و
آنرا القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات نہچنان ست بلکہ بعضی ازان فرا گرفتہ اند
و بعضے کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلاف ہا
کردہ و ما ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص است و چہ آنچہ مشترک است
ترجمہ اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہ سے یعنے جس جگہہ وہ رکن ہو ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہے یا خاص
ہوتا ہے با وایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا باخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہے اوسنے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنے چونتیس زحاف لکھے ہین اور اونکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونپر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین
باہم یکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنے کسینے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بتغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھ کہ زبان عرب اور
زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
کہ جملہ پینتیس ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے تصرف
اور ایجاد کیا ہے یہہ امر بجہت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت
کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گننا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود
یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت
از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود ازانکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما آنچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام
بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم
یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود
مکفوف ست تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اوس
رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین اس
سبب سے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین
پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن
سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن
مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین
ئے یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین
ہو سکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی
رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا
اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تا کوتاہ ہو
ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف
چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہین گے اور طے بتشدید
یا پیچیدن اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتگی

خلاف بسط منتخب سے ہے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو
مکفوف کہین گے اور کف بفتح و تشدید فا دوختن جامہ بریکدیگر و باز ایستادن ہی منتخب ہے
ہم و دیگر نوع خاص بود باواخر مصراعہا و آن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند
و رکن محذوف خوانند ت اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے
باواخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اوسکے متحرک کو
بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور
مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے
اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف
کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
اور دور کردن ہے منتخب سے ہم و اما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود و از تغیرات عام
بود و آن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را
بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیفتد
ت و اما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہی اور وہ ساکن
کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد
اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہوجاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور
دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے
معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہوجاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور داغ
کرنا اور مضبوط باندھنا منتخب سے ہے اور یہہ تغیرات دو جگھون کے سوا اور کہین نہین آتا کسواسطے
کہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے
مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے ہم و اما آنچہ در وتد مجموع
افتد خاص بود یا باوایل مصراعہا یا باواخر و درین نوع تغیر عام نباشد اما آنچہ باوایل خاص
بود و اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا خرم خوانند و تو خشش یا در فعولن بود و رکن را اثلم خوانند

یا در مفاعیلن بود و رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود و رکن را اعصب خوانند و در تغییر این سه
موضع نبود ست و اما جو تغییر وتد مجموع میں پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باوایل مصاریع یا باواخر
مصاریع اور یہہ تغییر عام نہیں ہوتا پس جو تغییر وتد مجموع میں خاص باوایل مصاریع ہے اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہیں اور خرم بمعنی شگافتن پردہ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب سے
پس وقوع اس تغییر کا یا فعولن میں ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہو جاتا ہے اس رکن کو اثلم
کہتے ہیں اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اوسکا مفاعیلن میں
ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہیں یا وقوع اس تغییر کا مفاعلتن میں
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہیں اور عضب بعین مہملہ مفتوحہ اور
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ بز کا منتخب سے اور سوا ان تین جگھوں کے یہہ تغییر نہیں آتا معلوم ہو
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینوں میں حرف اول کا گر جانا بعمل خرم ہے مگر مفاعیلن
میں اسکو خرم کہتے ہیں اور فعولن میں ثلم اور مفاعلتن میں عضب کہ یہہ خرم ہر جگہہ ملقب بلقب
خاص ہے قم و این تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ و نزد اخفش در مصراع دوم
نادر بود و بازای خرم رکنی را کہ در و خرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند ت
اور یہہ تغیرات اکثر اول بیت میں ہوتے ہیں خاصہ اول قصیدہ میں اور وقوع انکا مصرع دوم
میں نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم میں بھی خرم آتا ہے بلکہ
اخفش نے یہہ تغییر تمام اجزاے بیت میں جائز رکھا ہے اور مقابلہ خرم جس رکن میں خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنے ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہیں پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے قم و
دا انچہ خاص با واخر مصراعہا بود دو نوع بود یکے آنکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرک را ساکن
کنند و آن رکن را مقطوع خوانند و دوم آنکہ وتد را بیفگنند و این رکن را احذ خوانند ت و اما
جو تغییر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمیں ہیں ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرا دیں اور متحرک ماقبل کو ساکن کریں اوس رکن کو مقطوع کہتے ہیں جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرا دیں

اوس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع
قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بفتح اور تشدید ذال
معجمہ بسرعت جانا اور ہمدگر سے کاٹنا منتخب سے خواہ حذذ سے اور حذذ بفتحتین یعنی کوتاہی اوس
سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرادینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا
منتخب سے ہم و نوعی دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود در بعضے
بحرہا تا باوزان مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک
اول بیفتادہ ست و بعضی گفتہ اند قطع است و بعضی گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است و زجاج گفتہ
است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ و این بقیاس
نزدیکتر است چہ خرم جز در وتدے نیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جز در رکن وتدے
نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع و اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع نیست
اور ایک تغیر وتد مجموع کا اوسی فاعلاتن مین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر و مین
دو ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجزو سے ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہوجاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بمفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنے عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہے
یعنے حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنے لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور زجاج نے
کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنے فاعلاتن
خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول بمفعولن
ہوا اور یہہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم اوس وتد
مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصراع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ قطع اوس وتد مین آتا ہے جو آخر رکن مین ہو
آخر مصرع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت

کہ کہین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظیر نہین ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہی
کہ فاعلاتن بخبن وتسکین منقول بہ مفعولن ہوا ھم و اما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و
ہر سہ خاص است با واخر مصراعہا اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید وان رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند ت و اما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون خاص
باواخر مصاریع ہین پہلے وہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجائے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین وقف
بمعنی ایستادن اور وا داشتن ہے منتخب سے اور یہہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف اور غیر موقوف کے بکتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہی دوسری
قسم یہہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجائے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہی کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہہ ہے کہ وتد گرجاے اس رکن کو
اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے ھم و اما تغیر بزیادت کہ خاص بود با وایل مصراعہا آنرا خرم خوانند
و بیشتر وقوعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یکحرف نادر تر بود و نہایتش کلمہ مرکب از چہار حرف
یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و آن تغیر را بارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس
اولے آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان ت و اما تغیر بزیادت کہ خاص ہے
باوایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اور بجمتین لغت مین حلقہ در بینی شتر انداختن
منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع مین ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے نادر تر ہے اور انتہا یہہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے ہے اول مصرع مین زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین مثال اوسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے جانیے نہ احوال ارکان سے ھم و اما تغیر بزیادت کہ خاص بود با واخر مصراعہا وان دو نوع

بود اول آنکه حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و دیگر وتدی
مجموع بود مذال **ت** وا ما تغیر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہین گے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہو جاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضون نے اس حاف کو اشباع بشین معجمہ اور
عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال
کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہو جاتا ہے اور اذالت
لغت مین بمعنی دامن دراز کردن ہے **ھم** و دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید و خاص
بود بوزن مجزو و با آخر بیت و رکن او را مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن بزیادت در آخر رکن
ممکن بود و ازان خالی بود آن را معری خوانند **ت** اور ایک تغیر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب
خفیف کا زیادہ کرنا ہی کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہو جاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی
بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اوس سے
خالی ہو یعنی یہہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک جگہہ معری اوس رکن کو معری کہتے
ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے **ھم** واما تغیرات
مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و ازانجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب
ترکیب ازان عبارت کنند و ما در اثنای ذکر فرعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم
انشاء اللہ تعالی **ت** اما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنے دو تغیر ایک
رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیر اون سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص
نہین بحسب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہین مثلاً کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر
فروع کے کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کرینگے
ھم گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است افعول و آن مقبوض ست ب فعلن و آن اثلم ست فا بگیشند
از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کردند کہ مستعمل است و در لغت و در وزن

ہمان است و در ہمہ مواضع بقدر جہد این شرط را رعایت می کنند و ما تخفیف را ذکر نخواہیم کرد ت
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چہہ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام وہ مقبوض ہے یعنے اوس مین
ساکن سبب خفیف کہ حرف پنجم ہی حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنے
فا کہ حرف اول وتد ہے خرم سے گر کے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہہ
فعلن مستعمل لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
ہین یعنے غیر مستعمل کی جگہہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان
لفظ مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل بمجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر بہ تخفیف
ہر جگہہ ان مستعملات کا ذکر نکرینگے کہ ہر جگہہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا جائیگا
ہم ج فعلن وان اثلم است و مقبوض و ملقب اثرم خوانند و این سہ فرع ہم در طویل فتد و ہم
در متقارب و فعول وان مقصور ست و فعل و این محذوف ست و فع و بعضی گویند فل وآن محذوف ست
و مقطوع وآنرا ابتر خوانند و این فروع در متقارب افتد ت تیسرے فعل بسکون عین اور بتحریک
لام بجاے عول وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس تغیر ثنائی کو
اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین بمعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنی فعول
فعلن فعل طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعول بسکون لام بحذف ساکن سبب اور
تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعل بتحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف ہے چھٹی فع
اور بعضے فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اوسکو ابتر کہتے ہین
اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر یعنے فعول
فعل فع متقارب مین پڑتے ہین حم فاعلن را دو فرع است فعلن وآن مخبون است و در مدید
و بسیط و غریب افتد ب فعلن وآن مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل است و بدانکہ مقطوع
در غیر اواخر مصراعہا جائز نیست و در بحر غریب فعلن در غیر اواخر مصراعہا استعمال کنند پس ظاہر است
کہ فعلن اینجا مخبون مسکن است ہمچنانکہ در مشعث گفتہ آمد و بہمین تقدیر این فرع ثالث باشد و
بغریب خاص بود ت فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعلن بتحریک عین کہ بحذف الف
فاعلن مخبون ہے اور مدید اور بسیط اور غریب یعنے متدارک مین آتی ہے دوسری فعلن بسکون

مین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد وتسکین ماقبل مقطوع ہے اور بسیط اور غریب مین ممتنع ہے
اور معلوم کیا چاہیے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب مین فعلن کو
سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
اس جگہہ مخبون مسکن ہے جیسا کہ منسرح مین کہا گیا اور اس صورت مین یہہ فرع تیسری ہوئی ہے
اور غریب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے
فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور عروضی ایک اور زیادہ
کی ہے فعل احذ مذال بسیط مین ہرچند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا
استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خود لکھے ہین ھ مفاعیلن راشش
فرع است ا مفاعلن وآن مقبوض است ب مفاعیلُ وآن مکفوف ست و این ہر دو در ہزج وطویل
و مضارع افتد ج مفعولن وآن اخرم است و در ہزج تنہا افتد د فاعلن وآن اخرم و مقبوض ست
وآنرا اشتر خوانند ہ مفعول وآن اخرم و مکفوف است وآنرا اخرب خوانند و این ہر دو در ہزج و مضارع
افتد و فعولن وآن محذوف ست و در طویل و ہزج افتد ت مفاعیلن کی چھہ فرعین ہین پہلے
مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیلُ مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج
اور طویل اور مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے نکیا کہ وہ بحر فارسی ہے
اور یہہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم و یا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی
برگشتگی مژگان بالا اور شگافتہ کردن مژگان چشم کا غیاث سے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم
و نون اخرم مکفوف اسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہر دو گوش ہے
یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل
اور ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے
وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بہتر ہے تا کتابت مین التباس بمفاعیلُ مکفوف
لازم نہ آسکے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر مین مضمون تازہ پیدا کیا ہے واسطے ضیافت
طبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے ش این تعبیر مرکب است از خرم و قبض کہ میم و یا از ہر دو سقوط یابد

باید دانست کہ مجموعہ سیم دیامی باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتر اخرمی بالستی گفت تا خالی از کیفیت نبودی تم کلاسہ سبحان اللہ ہم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع ہست ا فعلاتن وآن مخبون است ب فاعلات وآن مکفوف است ج فعلاتُ وان مخبون ست وہم مکفوف وآنرا مشکول خوانند واین ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتد د فاعلان وآن مقصور است در مدید و رمل افتد ہ فعلان وآن مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن وآن محذوف ست ز فعلن وآن مخبون و محذوف است و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح فعلن وآن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان وآن مسبغ است ی فعلیان وآن مخبون مسبغ ست و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن وآن مشعث است در خفیف و مجتث افتد ت فاعلاتن مجموعی کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرے فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے فعلاتُ بضم تا مخبون مکفوف اوسکو مشکول کہتے ہین اور شکل پاون چارپائی کا رسّی سے باندھنا منتخب سے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلاتن فاعلاتُ فعلاتُ رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب و اسکان ما قبل مقام فاعلات مقصور سکے یہہ فرع مدید اور رمل مین آتی ہے اور وجہ نقل فاعلات کی بہ فاعلان یہہ ہے تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف سے نہو پانچوین فعلان بتحریک عین مخبون مقصور رمل مین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن بتحریک عین مخبون محذوف یہہ دونون فرعین یعنے فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہین آٹھوین فعلن بسکون عین اجتماع حذف وقطع ابتر ہے اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہہ فرع مدید مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہہ فعلن بسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون محذوف کا کسواسطے کہ قطع درمیان رکن کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہہ دونون فرعین یعنے فاعلیان اور فعلیان رمل مین آتی ہین گیارہوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث مین آتی ہے اور مشعث کا حال سابق بیان ہوچکا ہے کہ مخبون مسکن سب سے بہتر ہے یعنے پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہوا بعد اوسکے فعلاتن بہ تسکین اوسط منقول بہ مفعولن ہوچکا ہے ہم فاع لاتن مفروقی را یک فرع است فاع لات وآن مکفوف است در مضارع افتد فاع لات

سفردقی کی ایک فرع ہے قاع لاتُ بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہر م مستفعلن مجموعی را نہ فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است ب مفتعلن وآن مطوی است ج فعلتن وآن ہم مخبون است وہم مطوی وآنرا مخبول خوانند واین ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد د مفعولن وآن مقطوع است ہ فعولن وآن مخبون مقطوع است واین دو در بسیط و رجز افتد و مستفعلان وآن مذال است ز مفاعلان وآن مخبون مذال است ح مفتعلان وآن مطوی مذال است ط فعلتان وآن مخبول مذال است واین چہار در بسیط افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ آمدہ است کہ خلیل نیاوردہ وآن مخبون اخذ است بروزن فَعِلَتْ مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین وفا اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے اور خبل بالفتح ہاتھہ پاون کاٹنا اور گرجانا سین اور فے کا مستفعلن سے بحر بسیط مین کذافی المنتخب اور یہہ تینون فرعین یعنے مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن رہجاتا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے ہین اور یہہ دو نون فرعین یعنے مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال بزیادت حرف ساکن آخر ہین ساتوین مفاعیلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن مین اور یہہ چار فرعین یعنے مستفعلان مفاعلان مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق شاذ آئی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون اخذ ہے بروزن فعل بتحریک عین اسواسطے کہ مستفعلن اخذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اوسکے لائے م دس تفع لن سفردقی را چہار فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است ودر خفیف ومجتث افتد ب فعولن وآن مخبون مقصور است ودر خفیف افتد ج مستفعلُ وآن مکفوف است د مفاعلُ وآن مشکول است واین ہر دو در خفیف افتد مس تفع لن سفردقی کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل بسکون لام رہتا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین

اور یہہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسرے مستفعلُ بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھے
مفاعلُ بضم لام وہ مشکول ہے یعنے مجنون مکفوف یہ دونون فرعین یعنے مستفعل اور مفاعل
خفیف مین آتی ہین هم و مفعولات را یازده فرع است افعولات وآن مجنون است ب فاعلاتُ
وآن مطوی است د هر دو در منسرح و مقتضب افتد ج فعِلاتُ وآن مجنول است و در منسرح افتد
د مفعولان وآن موقوف ست ه فعولان وآن مجنون موقوف ست و مفعولن وآن مکشوف است ز
فعولن وآن مجنون مکشوف است واین چهار در سریع و منسرح افتد ح فاعلان وآن مطوی موقوف
ط فاعلن وآن مطوی مکشوف ست ی فعِلن وآن مجنول مکشوف است یا فعلن وآن اصلم است
واین چهار در سریع افتد ت اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہین پہلی فعولاتُ بضم تا مجنون ہے
بحذف فا اور بعضے مفاعیلُ کہتے ہین مگر اول بہتر ہے کہ التباس بمفاعیلُ مقصور ساکن اللام
کتابت مین نہو دوسری فاعلاتُ بضم تا مطوی بجای مفعلاتُ یہ دونون فرعین یعنی فعولاتُ
اور فاعلاتُ منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعِلاتُ بتحریک عین و لام مجنول ہے یعنے
مجنون مطوی یہہ منسرح مین آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مجنون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنے متحرک دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہو گئی مفعولا رہا اوسکی جگہہ پر
مفعولن آیا ساتوین فعولن مجنون مکشوف بجای معولن اور یہہ چار فرعین یعنے مفعولان فعولان مفعولن
فعولن سریع و منسرح مین آتی ہین آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنی واو حذف ہوا طے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نوین فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا منقول مفعلا سے
دسوین فعِلن بتحریک عین مجنول مکشوف جب فعلاتُ مجنول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعلن
عوض اوسکے آ گیا گیارہوین فعلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اوسکے فعلن آیا یہہ چارون فرعین یعنے فاعلان فاعلن فعِلن فعلن سریع مین آتی ہین
هم و مفاعلتن را هشت فرع است ا مفاعیلن وآن معصوب است ب مفاعلن وآن معصوب ست
پس مقبوض وآنرا معقول خوانند ج مفاعیل وآن معصوب و مکفوف وآنرا منقوص خوانند
د فعولن وآن معصوب ست و محذوف وآنرا مقطوف خوانند ه مفتعلن واین اعضب است و مفعولن
وآن اعصب است و معضوب وآنرا اقصم خوانند ز فاعلن وآن اعضب و معقول است وآنرا اجم خوانند

ح مفعول وآن اعضب ومنقوص است وآن را اعقص خوانند واین جملہ بوافر خاص باشدت اور
مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ تسکین لام دوسری مفاعلن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گرگیا مفاعلن رہا اور عقل پای شتر برسن ببستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی منتخب سے ہے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم کف کر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اور اوسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشہ انگور کا اور چننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی عضب کر
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گرگیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن
اور شکستگی دندان سب ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب ہین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اوسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بالفتحتین وتشدید جیم گوسفند بے شاخ ومرد بے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گرگیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین عقص سے بمعنی تافتن وپیچیدن
موے کلالہ منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم یعنے عضب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات وافر مین خاص ہین اسلیے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے ھم وتفاعلن را بازدہ فرع است استفعلن
وآن مضمر است ب مفاعلن وآن مضمر است پس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن
مضمر ومطوی ست وآنرا مخزول خوانند د فعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر ومقطوع است
و فعلن وآن احذ است ز فعلن وآن مضمر واحذ است ح متفاعلان وآن مذال است ط مستفعلان
وآن مضمر مذال است ی مفاعلان وآن موقوص ومذال است یا مفتعلان وآن مخزول ومذال است
یب متفاعلاتن وآن مرفل است یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص

وہ مرفل است بہ مفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل ـــ اور متفاعلن
کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص کہتے
ہین وقص بمعنی گردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین بسبب خبن کے
گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اوسکو مخزول کہتے ہین
خزل بمعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن
رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا
اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن
مقطوع مین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بتحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے مقام پر آیا
ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین تے ساکن ہوئی اور وتد حذف سے
گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے
حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن
مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذال ہے
یعنے وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے
یعنے خزل مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت
سبب جب متفاعلن مین سبب بڑھا متفاعلن تن ہوا عوض اوسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین
مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت
سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع خاص ہین
بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحاف متفاعلن مین آتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا
ہے ہم بس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست و اوزان آن سی و ہشت و آن این ست ا رفع ب
فعل ج فعل د فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعلان ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن
یج فعلن ید فاعل یہ فعولان یو فاعلان یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلات کا
مفعولن کب [illegible] کج فاعلات کد فعلیان کہ مستفعلن کو مفعولان کز فعلتان کح متفاعلان

کط مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعلن لب فاعلیان لج مستفعلان لد متفاعلان له مفاعلاتن لو مفتعلاتن
ز مستفعلاتن لح متفاعلاتن و از مثبت وزن اصول چہار در ینجا داخل است و چہار خارج و آن فاعلاتن
و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات است پس جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشد پس
یہہ سب فرعین ستر اور تین تہتر ہوئین اس حساب سے کہ چھہ فرعین فعولن کی اور دو فرعین فاعلن
کی اور چھہ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی
اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعین مفعولات کی
اور آٹھہ فرعین مفاعلتن کی اور پندرہ فرعین متفاعلن کی اور سابق مین لکھا تھا کہ اخفش نے
چار فرعین اور فرا نے ایک فرع فاعلن کی زیادہ لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع مفاعیلن
اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان
ساتون کو زیادہ کرین اسی فرعین ہون اور اوزان اسکے اڑتیس ہوتے ہین جیسے کہ لکھے
گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن انہین داخل ہین وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ
فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہہ چارون جو خارج ہین اون اٹھتیس
سے ملکر چالیس اور دو یعنے بیالیس وزن ہوتے ہین ہم والقاب این ارکان کہ از جہت
تغیرات نہادہ اند آنچہ مولف است در لفظ سی و چہار ہست بست تغیرات مفرد را و آن این است
ا مخبون ب مطوی ج مقبوض د مکفوف ہ مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب احذ یج اصلم ید مشعث یہ اثلم یو اخرم یز اعضب یح مسبغ یط مذال ک
مرفل و چہاردہ مرکب را و آن این ہست ا مشکول ب مخبول ج معقول د منقوص ہ مقطوف
و موقوص ز مخزول ح ابتر ط اثرم ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص و در مشعث نظر است
یا مفرد است یا مرکب این جملہ متعلق بزبان تازی وارد ست اور القاب ان ارکان کے کہ بسبب
تغیرات کے رکھے ہین جو کچھہ کہ مولف ہین لفظ مین یعنے واسطے ہر ایک کے اونمین ایک نام
تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہین مفاعلن مخبون اور مفتعلن مطوی چونتیس ہین بیس تغیرات مفرد
جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

مشعث مین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہو خبن
اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت
تازی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول دہ گانہ سے جملہ فروعات تہتر نکلے مگر جب تکرار
انمین سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھ ہین
چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انمین ملایا
جملہ اوزان اصول و فروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مولفات کی یہہ صورت
بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اثنائے
بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے علاحدہ عروضیون نی نہین رکھے ہین اونسے کچھ کام
نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے ش پنجلہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ
باقی سی و چہار فروع را القاب آنچہ مقرر بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھ اوزان
اصول کے جدا ہو کر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتے مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان
چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے
اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے ہم واما در فارسی تغیرات و القاب آن چنان مضبوط نیست
از جہت آنکہ در پارسی بسیار وزنہا است کہ در پیشتر بران شعر گفتہ اند و بنزدیک متاخران متروک است
و بسیار وزنہا است کہ متاخران نبوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بر وجہی دیگر است ت
واما فارسی مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین انمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساتھہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور اونکے
اصول و فروع اور طرح پر ہین ہم و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل ست و افراد ان مستعمل نیست
مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف است در فارسی مستعمل است و اخرم نیست ت اور دوسری بات
یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین مثلاً اخرب کہ
عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنے اخرم مستعمل نہین پھر
اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا ہم و نیز فارسیان بر ہمہ وزنہای تازیان بتکلف

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشتہ و بوزنہای دیگر از ایشان منفرد شدہ و ہر مصنفے از ایشان تغیراتی کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان لقبی نہادہ است کہ دیگران دران متفق نیستند با آنکہ ہمہ جماعت اقتدا بعروض عرب کردہ اند چہ این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستعمل نمیتوانند بود پس بامثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات و فروع مستعمل در عروض فارسی تنہا از آنچہ در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب آنچہ خاص باشد بپارسی بر وجہ متفق علیہ متعذر است پس اولے آنکہ بدین معنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتی کہ خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم تا از الحاق آن بانچہ تقدیم یافت تمامی آنچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید ت

اور تیسری بات یہہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور تغیرات اونہین کے مستعمل کیے ہین اور بعضے اوزان مین اونسے منفرد ہوئے ہین یعنے جدا ہوئے ہین اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام رکھا ہے کہ اور لوگ اوس مین متفق نہین ہین یعنی کسی نے کچہ نام رکھا ہے اور کسی نے کچہ باوجودی کہ سب اہل فارس عروض مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عرب سے بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہین ہوسکتی پس بامثال اس اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کی فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا عروض فارسی مین تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص تغیرات فارسی کا بر وجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہہ ہے کہ اس بات سے تعرض نکرین ہم یعنے تقرر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار کرین یعنے نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان کیے گئے جب ملاوین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہوجاوین اور تکمیل اونکی ہوجائے

ھم و نادر القاب آنچہ از تغیرات مفرد باشد و عبارت ازان ضروری بود آنرا لقبی بجا رسیدہ است آنرا لقبی نہیم و از مرکبات ہرچہ آنرا لقبی یافتہ باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونمین جسکا نام ہم تک نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکبہ مین جسکا نام پایا گیا ہو اوسکا ذکر

کرین اور باقی کو حسب ترکیب بیان کرین یعنے اوسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً کہین مجنون سکن
تا القاب تغیرات کے بہت سہو جاوین هم گوئیم از جملهٔ تغیرات عام که به شعر فارسی خاص است یکی
آنست که هر کجا سه حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن محرک و مسکن باهم
بیامیزند و این حکم مطرد است الا آنکه مانعی افتد مثلاً باشد که بحر بسبب تسکین در بدل افتد چنانکه
درین وزن که فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود که مفعول فاعلاتن و این بحر
از بحری دیگر است پس تسکینے که مقتضی اشتباه بود نشاید ت کہتے ہین ہم کہ جملہ تغیرات عام سے
کہ فارسی مین خاص ہین ایک یہہ تغیر ہے کہ جس جگہہ تین متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین
اوسط روا رکھتے ہین اور ایک وزن مین محرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنے اگر ایک جگہہ الفاظ
بروزن فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہہ الفاظ بروزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین
واقع ہون تو خلط انکا روا ہے نہ یہہ کہ شعر مین جہان تین متحرک پڑین ایک کو ساکن کرلین جیسے
رمضان اور خفقان وغیرہ کہ انمین تسکین وسط نچاہیے ہان جس جگہہ کہ استعمال ہو گیا ہے مضائقہ نہین جیسے حیوان ہین
اور یہہ حکم یعنی فعلن اور فعلاتن مین تسکین اوسط کر لینا مطرد ہر مین ہے مگر جس جگہہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے
بحر بدل جاوے جیسا اس وزن مین کہ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن بیت مشکل قول شاعر پس از انکه من نمانم بچه کار خواهی آمد +
اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہہ وزن ہو جاوے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب قول شاعر من خوب شناسم
پیران پارسا را پس بحر بدل جاوے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو نچاہیے
هم و نیز باشد که شاعر حرکات و سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیده که مبنی باشد بر تکرار این
وزن که مفتعلن مفعولن و تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع هم نشاید ت
اور کبھی شاعر انتظام حرکات اور سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی
تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے
باطل ہوتا ہے پس یہان بھی نچاہیے هم و در جملهٔ قاعدهٔ لغت پارسی آنست که بیشتر تغیرات مستعمل را
و در همهٔ ابیات که بروزنی گویند بیک نسق استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چه این لغت را
اختلاف بسیار نکند و در محرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعده نگاه دارند ت اور منجملہ قاعدہ
لغت فارسی کا یہہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتون مین ایک وزن پر کہتے ہین اور ایک طرح پر

پر استعمال کرتے ہین تغیر زحافات مین روا نہین رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب رزانت کے ہان محرک اور مسکن کو جب کوئی مانع نہو یعنے اختلاف بحر مین نہ پڑے اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین م وچون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود و آنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود و چون چنین بود تسکین اوسط التسکین
حرف اول وتد باشد و ما این تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنے فعولن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفعولات ہین کہ یہہ لفظ مین پانچ ہین اور اصل مین سات سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس مین اصلی نہین بلکہ یہہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی
صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہین بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسی فاعلاتن
مین جب الف ساقط ہوگا فا کے متحرکہ مجاور عین ولام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ح قولہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در ما سبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ بزبان فارسی و تازی ہر دو برابر است تم کلامہ ادعای مصنف
کیسا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی مین سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی مین برابر کیسی کہ اصول
اوزان پارسی مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر ما سبق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے
م وچون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را اخنق لقب دادہ اند
و قول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن و تسکین عین
آنرا مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا اسم لقبی
دیگر نہد و ما چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب میکنیم آن را لقبی ننہادیم ت اور جب وتد صدر رکن

مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ماقبل اوسکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر وتد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اوسکا مفعولن بمفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنوق کہین گے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے یعنی گلو باز کردن
اور بعضون نے بجائے حاء حطی اور بائے موحدہ کہا ہے تخبیق سے اور یہہ تغییر بغیر خرم ہے اسو اسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے تخنیق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہہ جائز رکہتے ہین
اور قول حاج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین مین کی وسکو مشعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس ہین کہ اوسط تھا
ساکن ہوا پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کر کے منقول بہ مفعولن کرین چاہیے کہ
اوسکا بھی کچھہ نام رکھا جاے مثل مخنوق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بحسب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچھہ نہین رکھتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم و حکمے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصرعہای شعر فارسی را شامل ست آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در اواخر ہمہ مصرعہا
و خلط ہر دو بایکدیگر در یک بیت روا دارند مگر آنجا کہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن در غایت
درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنی تام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر بآخر مصراع خروج از دائرہ باشد و روا نبود و آنچہ در شعر متاخران این جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بودت اور ایک حکم اور جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا بایکدیگر
روا رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ہے خاک از بسکہ رفتم از دل شد *
پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب * دوستی نیست رحم بر کاہل * آتش مردہ زندہ گشت بچوب *
عروض دونون تینون کا بروزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلان ہے
اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دونون ساکنونکا
اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرے
کے ہے یعنے تام ہو جیسے مفاعیلن چار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

وزن کو دائرے سے اور روا نہیں ہے آور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
مصراع مین اس وزن نام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہے جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے تماشای تو بخود
کرد ہر کس را کہ می بینیم ٭ شکستہ ہر کہ در بزم تو جایش بشیر خالی ست ٭ اور یہہ کلام متاخرین مین
بکثرت ہے ھم و مانع خلط قافیہ بود مثلا در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ
متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضرب ہا مساوی باید پس در ضرب ہا تغیر آنہا
نشاید ت اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنے مطلعہای غزل اور مطلعہای قصاید مین
اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنے دونون مصرعون مین قافیے ہوتے ہین قافیہ برابر
چاہیے ایک جگہہ سالم اور دوسری جگہہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا
مصرع ثانی مین قافیہ دگر ہوگا نہ کاروبار اور ابیات قصاید اور غزل مین سوا مطلعون کے ضربون مین
خلط نہین ہو سکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا ھم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد
روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شد کہ اختلاف و اخر مصراعہا
بعد حروف ساکن اقتضای اختلاف وزن نکند ت لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاوے جیسے خانہای کے
ترجیع مین واقع ہوتا ہے درست ہے یعنے ترجیع بند مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے
ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور
دوسری غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کاروبار کے واقع ہون مضائقہ نہین اور ترجیع بمعنی
باز گردانیدن ہے غیاث سے آور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجیعی ایک ہی وزن مین چاہیے
پس معلوم ہو کہ اختلاف اواخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضا اختلاف وزن نہین کرتا مثلا
ایک بند مین ترجیع بند کے مثلا قافیہ کاروبار ہو اسمین بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
اور دوسرے بند مین مثلا قافیہ دوست اور پوست ہو اس مین بعد ساکن اول کے دو ساکن ہین
اس سے وزن مختلف نہین ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد و ہو او سہو ال کتابت مین
رہ گیا ہو معنی ظاہر ہین ھم و چون این قاعدہ ممہد شد گوئیم چون در اواخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد
اگر جزو آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لا شک بر تسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ت اور جب یہہ
قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب اواخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکن آخر سے

سالم ہوگا ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جائے گا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصول
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائی جائینگے
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جز آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور
مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہوگئے عمہد بضم اول و فتح ثانی وہای مشددہ مفتوحہ گستردہ شدہ و نیکو کردہ
شدہ منتخب اور غیاث سے ہم اما اگر آخر رکن آخر را تغیری بنقصان کردہ باشند تسبیغ و اذالت در وے
تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس ازینجہت باثبات
تغیرات دیگر غیر آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتدت اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بنقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اوس مین تصور نکیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بنقصان کے پھر
تغیر بزیادت شنیع اور بیجا ہے پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوئی ہم و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن ہست کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود است علت آن معین و مبین شدہ اما چون در لغت پارسی
جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتدت
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا باواخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر اور ظاہر ہوئی
یعنے حال اوسکے تغیر کا بیان کیا اگر لغت پارسی مین سب جگہہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے
کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلاً چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا باوزان مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل
اولی آن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم است تغیرے
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و پس تا وتد بآن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و با آن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادیم ست مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اسلئے اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
تو بوزن مفعولان ہو جائے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائے ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی
رہا بلکہ بہتر یہہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک دوم سے ہے
اوسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم سے اور لیس وتد سبب اوس تغیر کی شامل ہو پیدا متحرک اور دو ساکن
کے ہو اور رہنے اوس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہوا اعرج نام رکھا اور اعرج بمعنی لنگ ہے منتخب
اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے هم چنین اگر مستفعلن احذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد
یا فعلن فعلن آید و بعد ازان در آخر مصرع ساکن دو شود تا بروزن فعلان شود نتوان گفت که این رکن هم
احذ است و هم مسبغ بل اولی آن باشد که ساکن دوم از بقیه وتد نهند که اسقاط کرده اند و گویند که از
وتد دو حرکت و دو حرف بیفتاده است و حرفی ساکن بمانده و مارکنی را که وتد او چنین بود مطموس نام
نهادیم ست اور اسیطرح اگر مستفعلن احذ ہو یعنے وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بروزن
فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو ساکن آئین کہ بروزن فعلان ہو جاے بیجا ہے کہنا
کہ یہہ رکن احذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرا دیا ہے اور
کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنے عین اور لام اور
دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا ان تینون حرفونسے
کوئی حرف ساکن باقی رہا اور رہنے اوس رکن کا کہ وتد اوس مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور
مطموس بمعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب اور غیاث سے
اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے ش لفظ دوم بعد لفظ ساکن در عبارت از غلطی کاتب ست
تم کلامہ هم چنین اگر از فاعلاتن در صورتی که خبن واجب بود فاع ماند نتوان گفت که این رکن
محذوف مطموس است که انگاه مخبون نبوده باشد بل اولی آن باشد که این دو ساکن را از بقیه وتد نهند
و گویند دو حرکت و یکحرف از وتد افتاده است و دو ساکن بمانده و مارکنی را که چنین بود مدروس نام
نهادیم ست اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بنائین اوس سے
فاع بنے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نرہے گا
جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک
متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعدہ اسباغ سے فاع ہوا پس اسباغ اور خبن یعنی نقصان اور

زیادت جمع نہین ہوسکتی اور باوجود اسباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہہ ہے کہ ان دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین لقیۂ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو متحرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہگئے اور ہمنے اوس رکن کا کہ ایسا ہو
مدروس نام رکھا اور مدروس یعنی مہملہ کہنہ شدہ اور ناپدید شدہ اور بیرون نیاث سے ھ واگر
در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک ہمچنین کردندی ت اور اگر شعر عربی مین ایسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے ھ وچون آنمعنی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی افتد زاید بر آنچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم وگوئیم ت اور جب یہہ معانے مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکورہ سے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اونسے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم یعنے
تغیرات عرب تتبعاً فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے
ھ فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است وآن فعولان است کہ مسبغ باشد و در متقارب افتد ت
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی ہے
ساتھہ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ھ وفاعلن را چہار فرع دیگر است افاعلان واین مذال ب
فعلان واین مخبون مذال است ج فعلن واین مخبون مسکن است د ہر چند در وزن ہمان است کہ
مقطوع اما علت تغیر غیر آنست وہر چند این تغیر بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردیم
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکردم فعلان وآن مخبون مسکن مذال است واین فرعہا در مدید وبسیط
کہ بتکلف گویند و در غریب ہم واقع باشد ت اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہہ مذال ہے یعنے حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہہ مخبون
مذال ہے تیسری فعلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہر چند یہہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اوسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہے اور یہہ مخبون مسکن سب
جگہہ اور ہر چند یہہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بھی واقع ہے جیسے اس بیت مین ع یا محبوب لی
ادرک روحی ٭ وارحم قلبی فاجلس عندی ٭ مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تھا یعنے وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن دو ہین مجنون اور مقطوع اور بطریق احتمال کے
ذکر کیا کہ یہہ فعلن مجنون مسکن فرع ثالث ہے اور بحر متدارک مین خاص سے ہے یعنے سب جگہہ آتی ہے

بخلاف اور بحروں کے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان
بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے اور یہہ فروع مدید اور بسیط مین کہ بہ تکلف کہتے ہین اور عرب
مین بھی واقع ہوتے ہین اور حدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعَل مخلع اور
اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون هم و مفاعیلن را دوازدہ فرع دیگر است
امفاعیلان و این مسبغ است و در ہزج افتد ب فعولان و این مقصور ست و در ہزج و مضارع افتد
ج فعول و این محذوف مقصور ست و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند د فعَل و این محذوف
قرتین است و بعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد ہ مفعولان
مخنق مسبغ باشد میم مفاعیلان بر رکن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی برین قیاس
بماند است اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے
دوسری فعولان یہہ مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے نون گرا کر ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل
بسکون لام ہوا فعولان اوسکے مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے نہو اور یہہ فرع ہزج
اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہہ محذوف مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے
لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضے
متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہہ ازل زلل سے ہے اور زلل بفتحتین اور بزاے معجمہ بی گوشت
ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنے جمع ہونا حذف و قصر کا
ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا زلل پس فعول اہتم ہے اور مفاع ازل اور ہتم بالفتح
جڑہ سے دانتو نکا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعَل بتحریک عین اور سکون لام اور یہہ محذوف قرتین ہے
یعنے مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعل اوسکے مقام پر
آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہے جب سے
اور جب بفتح جیم اور سکون موحدہ حصے کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے
گرتے ہین اور یہہ دونون یعنے فعول فعَل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ فرع ازل طویل مین بھی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ میم مفاعیلان کا
رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنے مشابہ

بسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا ہیم اسی کن مین شامل ہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین بڑہایا ہے چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ وہ لوگ اس کے مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین هم دمفعولن مخنق وبس ز فاعلن مخنق مقبوض ح مفعول مخنق مکفوف ط فعلان مخنق مقصور ت چھٹی فرع مفعولن یہہ مخنق ہے اور بس ساتوین فاعلن یہہ مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہہ مخنق مقصور ہے تین مفاعیلن سے جب صدر وابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجاے فاعیلن مفعولن لائین گے اخرم کہین گے اور جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائے گا ساقط ہوگا باقی رہے گا فاعیلن اوسکے عوض مفعولن لائین گے اوسکو مخنق کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائے گا فاعلن رہے گا اوسکو مخنق مقبوض کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائے گا فاعیل بضم لام رہے گا اوسکے مقام پر مفعول بضم لام لائین گے اوسکو مخنق مکفوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گرجائیگا فاعیل بسکون لام رہیگا اوسکی جگہہ پر فعلان لائین گے اوسکو مخنق مقصور کہین گے اور یہی فاعلن فع وع تازی مین اشتر یعنی اخرم مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنے اخرم مکفوف تھا دسوین فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل ب فع مخنق مجبوب داین جملہ در ہزج مکفوف ومضارع وقریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ت دسوین فرع فعلن یہہ مخنق محذوف ہے گیارہوین فاع یہہ مخنق ازل ہے بارہوین فع یہہ مخنق مجبوب ہے جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہہ پر فعلن [illegible] آیا اسکو مخنق محذوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنے اجتماع حذف وقصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہین گے اور جب [illegible] مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنے حذف عرتین سے عیلن گرگیا فا رہا اوسکی جگہہ فع آیا اسکو مخنق مجبوب کہین گے اور یہہ فرعین یعنے ہجم سے دوازدہم تک ضمین تخنیق سے ہے ہزج مکفوف اور

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنہین نہو وہ بھی ان تین بحرونمین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحاف پنجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے ہزج کو بمکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور مقریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
کے مستعمل نہین ہم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است امفعولان واین مخبون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مخبون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد و باین سبب مفعولن را
کہ مخبون مسکن است اینجا یاد ردیم ت اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہہ مخبون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہہ وہی مفعولن مشعث یعنے مخبون مسکن ہی جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین
اور یہہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہوگیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہہ نلائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھہ چکے ہین البتہ
مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہہ لائے ہم ب فعلان واین مشعث مقصور است ت
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا
منقول بہ فعلان ہوا ہم ج فعلن واین مشعث محذوف است وعلت این تغیر آنست کہ در ابتر گفتہ آمد
ہر چند در وزن ہمان است واین ہر سہ در رمل و خفیف و مجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہر چند وزن ایک ہی یعنے سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ بتر اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکی فاعلا
قطع سے فاعل ہو کر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا اگر علتین دو اور یہہ تینون فرعین یعنے
مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ہم د فعول واین مخبون محذوف اعرج است
ت چوتھے فعول بسکون لام یہہ مخبون محذوف اعرج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اعرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا مین متحرک

اور دو ساکن رہے وہ منقول بہ فعول ہوا ہم وہ فعلن و این مجنون محذوف مقطوع است **ت** پانچوین
فعلن بتحریک عین یہ مجنون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین ہم وفاع و این محذوف مطموس
یا مجنون محذوف مدروس است **ت** چھٹے فاع اور یہہ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا ہم رفع و این محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس و این چہار در رمل و مجتث
افتدت **ت** ساتوین فع اور یہہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس ہے یعنے فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فاع فع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے
فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھ فع کے بدل کیا اور یہہ
چارون فرعین یعنے فعول اور فعل اور فاع اور فع رمل اور مجتث مین آتی ہین ہم وفاع لاتن مفروق کی
سہ فرع دیگر است افعلن و این محذوف مقصور است و بر وزن فعلن ہست کہ ابتر است در فاعلاتن مجموعی
یا مجنون مسکن محذوف کہ ہم انجا باشد اما اینجا علت دیگر است **ت** اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور
جب قصر کیا یعنے الف کو دور کر کے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہہ فعلن مفروقی
بروزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہے
مگر یہان یعنے مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہو سکتا بسبب وتد کے
خبن سبب مین ہوتا ہے اور بتر مفروقی مین نہین ہو سکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف اور
اور قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے ہم ب فاع مجبوب موقوف است و ہم بر وزن فاع است اما
اینجا علت دیگر است **ت** دوسرے فاع یہہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب
گرے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہہ بھی بروزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کسواسطے کہ خبن اس جگہہ اول رکن مین نہین ہو سکتا بسبب اسکے کہ وتد
ابتدا مین ہے اور درس آخر مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد شروع مین ہے

ص ج فع و این مجبوب بکشوف است و ہم بروزن فع است کہ گفتہ آمد و این ہر سہ در مضارع افتد
ت تیسرے فع یہہ مجبوب بکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گر کے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا کسو اسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا اور یہہ
بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف احذ تھا یا مجبون محذوف مطموس بطور
فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد کے
اول رکن مین نہین ہو سکتا اور احذ بھی نہین ہو سکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذذ
وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور
فع مضارع مین آتی ہین ص و مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است امفعولان و این اعرج است
و در رجز آید و در بسیط ہم بکار دارند ت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان
اور یہہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بتسکین لام مفعولان ہوا یہہ
فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین ص ب مفعولان و این مطوی مسکن مذال است
و در وزن ہمان است اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ت دوسرے مفعولان یہہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن ہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور اذالت سے
مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے طے
اور تسکین اور اذالت اور یہہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم
ہوگا ص ج فاع و این احذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہہ احذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
احذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے فے ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
ص د فع و این احذ محذوف است و در منسرح آید ت چوتھے فع اور یہہ احذ محذوف ہی جب
مستف احذ مین حذف کیا الف گر کے مس رہگیا منقول بہ فع ہوا اور یہہ دونون فرعین یعنے
فاع اور فع منسرح مین آتی ہین ص و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن مفروقی
کی کوئی فرع اور نہین ہے ص و مفعولات را چہار فرع دیگر است افعلان و این مخبول موقوف است
و در سریع افتد و مسکن این وزن ہم انجا شاید و آن فرعی دیگر است اما عروضیان کر بیش نکردہ اند
ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان بتحریک عین اور یہہ مخبول موقوف ہی خبل اجتماع

خبن وسطے کو کہتے ہین پس مفعولات سے جب فے گری اور واو گرا معلات رہا بعدہ وقف سے تے
ساکن ہوئی مُعلات منقول بہ فعلان بتحریک عین ہوا اور یہہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہہ وزن اوسے ہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا
ہے یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہے فعلان مسکون العین نہین لائے ہین ھم ب فعلن
واین مخبول مکشوف مسکن است و بر وزن اصلم است اما اینجا علت دیگر ست وہم در سریع افتد ت
دوسرے فعلن بسکون عین اور یہہ مخبول مکشوف مسکن ہے یعنے خبل سے باسقاط فا و واو مُعلات
اور کشف سے باسقاط تا مَعِلا اور تسکین سے بسکون عین معْلا ہوا فعْلن اوسکے مقام پر آیا اور یہہ فعلن
بر وزن اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو رہا فعلن ہوا یہہ وزن سابق عربی مین بیان
کیا اور فعلن مخبول مکشوف مسکن ہے اس جگہہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہہ فرع بھی
مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے ھم ج فاع واین اصلم مقصور ست ت تیسرے فاع اور یہہ اصلم
مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا ھم
د فع واین اصلم محذوف است و ہر دو در سریع و منسرح افتد ت چوتھے فع اور یہہ اصلم محذوف ہے
صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح
مین آتی ہین ھم این ست فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی برانچہ گفتہ آمد زیادت شود
و جملہ این سی و پنج است ت یہہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین
فروع تازی سے اور یہہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس ۳۵ ہین اس حساب سے کہ فعولن کی ایک
فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہہ سب
پینتیس ۳۵ ہوئین ھم و از اوزان دو وزن دیگر با آنچہ آورده ایم الحاق باید کرد یکے خماسی و آن فعلان ست
و دیگر ثمانی و آن مفاعیلان ست ت اور اوزان سے دو وزن اور انہین ملحق کیا چاہیے ایک
خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مخبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے اوسکو
شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق مسبغ فروع مفاعیلن سے
کہ اصل ان مفاعیل مکفوف سے میم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ حاشیہ

لکھا ہے ح قولہ وآن مفاعیلا انست مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور شدہ ہست
پس زیادت والحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد ہمہ کلامہ اس نافہمی پر اسقدر بیباکی انہین کا کام ہے
ھم والقاب تغیرات بسیطہ سہ درافزاید اعرج ومطموس ومدروس ومرکب چہار درافزاید مسکن ومخنق و
ازل ومجبوب ومسکن را بآن سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد ست
وآن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف ست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد وہشت شود وجملہ اوزان
چہل وجملہ القاب تغیر مؤلف چہل ویک ست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین بڑہتے
ہین اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑہتے ہین مسکن اور مخنق اور ازل اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور
وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب بڑہیگا
اور ساکن سبب بجنبن گر جائیگا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات وتد سے ملے گا اس صورت مین
تحریک اوسط ہوگی پس گویا یہہ تغیر بھی مرکب ہوا پس جملہ فروع ایک سے آٹھ ہوتے ہین یعنی فروع
تازی تہتر لکھے تھے اونپر فروع فارسی پینتیس ۳۵ بڑہے جملہ ایک سے آٹھ ہوئے اور سب اوزان چالیس ۴۰
ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس ۳۸ لکھے تھے اونپر اوزان فارسی دو بڑہے ایک فاع دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوئے اور تیسرا وزن فعلان
مسکون العین بھی فارسی ہی ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین سے ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسیواسطے
ہر متحرک العین مین سکون عین جائز رکھا ہی پس یہہ وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہین ہے
لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب غیر مؤلف اکتالیس ہوتے ہین اسواسطے کہ تصریح چونتیس
لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑہے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس
ہوئے ھم وباشد کہ بعضی تغیرات را بسبب مشارکت با تغیری دیگر لقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود ورنہ از انکہ با سقوط ہر دو ہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود
از انکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود و لا محالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لا بعینہ ہم
جائز بود پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ ہست اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

غیر مؤلف از آنست کہ بعض یا کل نام نہادہ اند مثلاً مطوی مسکن را گویند و یک نام نہادہ ۱۲

کے ایک لقب اور ہوتا ہے جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون ایک رکن مین مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون مین کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہین ہے مثلاً مستفعلن مین تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن مین تے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی نہوگا
دو صورتون سے بنا مین یعنے اصل رکن مین ایک صورت یہہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جائز نہو دوسری
صورت یہہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہین ہے عروض مین مگر وہ صورت پہلی
جس مین سقوط دونون ساکنون کا جائز نہو اوس مین بھی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ ثبوت دونون ساکنونکا
باہم جائز ہو دوسری صورت یہہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا باہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لابعینہ بھی جائز ہوگا لابعینہ کے یہہ معنی ہین کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
ایک فرات پر یہہ حکم نہین ہے بلکہ مشترک اور شامل دوذاتون کی ہے پس کہین گے کہ درمیان ان دونون
ساکنون کے معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور اونمین سے ایک کا گرانا بھی
جائز ہے اور معنی معاقبہ کے لغت مین پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص
ایک مرکوب رکھتی ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب مین کہتے ہین کہ درمیان ان دونون کے
معاقبہ ہے اور معاقبہ نو بحر مین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی البحر زخشہ اور وافر اور کامل مین معاقبہ باضمار و عصب ہوگا ھ و سقوط یکی البتہ
بخبن بود یا بکف اگر بخبن بود سقوط دیگر یا بطی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتد یا بکف بود اگر در
دو رکن افتد و اگر بکف بود سقوط دیگر یا بالقبض بود اگر در یک رکن افتد یا بخبن چنانکہ گفتہ آمد و رکنی را
کہ بمعاقبہ مجنون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم بماند بری خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن باہم جائز نبود لامحالہ سقوط یکی لا
بعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است ت اور اون دونون ساکنونمین سقوط
ایک کا البتہ بخبن ہوگا یا بکف اگر بخبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطے ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن مین ہٹین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مفتعلن ہوگا یا
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن مین ہٹین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بخبن ہوگا فاعلاتن

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف
ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن مین پڑے مثل مفاعیلن کے کہ کف سے
مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا تخنیق جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن
کے کہ بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھہ معاقبے کے مجنون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے
اوسکو صدر کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے
مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط آخر رکن مین واقع ہوا ہے
اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مجنون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلات
فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہین گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرفون رکن مین
واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہے گا اسواسطے کہ ثابت رکھنا بہے دونون کا جائز ہے
اوسکو بری کہین گے اسواسطے کہ بری بفتح اول وکسر را و تشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر
ثبوت دونو ساکنون کا بہم جائز نہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہو پس کہین گے کہ درمیان
ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھہ بحر مین آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب
مین کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوباً اور ایک حذف ہوتا ہے وجوباً پس مفاعیلن
جب اول بحر مضارع مین پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین پڑے
خبن یا طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے
سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید مین مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین
غالب اور بحر خفیف مین جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت مین با یکدیگر نگہبانی کردن ہین
پس فرق معاقبے اور مراقبے مین یہہ ہوا کہ معاقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا بھی جائز ہے اور گرانا
ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا جائز نہین اور سقوط ایک کا
واجب ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمی نبود یعنی جہان سقوط دونکا معاً جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلاتن
فاعلاتن مین تو وہین کچھہ حکم نہین یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہین مگر عبداللہ خزرجی نزد اوسکو مکانفہ لکھا ہے
پس مکانفہ عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن مجاور دو سبب سے معاً یا باقی رکھنا دونون کا معاً یا حذف
ایک کا لابعینہ اور وہ سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز مین مستعمل ہوتا ہے فصل ہفتم در تفصیل اوزان مستعمل

از ہر بحری چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین بہ تفصیل بحرہا و وزنہا کہ در ہر بحر استعمال کردہ اند
مشغول شویم و عدد عروض ہا و ضربہا چنانکہ عادت عروضیان ہر لغتے ہست ایراد کنیم و آنچہ ما را در عروض
پارسیان و عدد اوزان ایشان بہ تحقیق نزدیکتر آید در ہر موضع شرح دہیم ت فصل ساتوین تفصیل
اوزان مستعمل ہر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کی جیسا کہ عادت عروضیان ہر لغت
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچہہ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا ہے
ہر جگہہ بیان کرتے ہین ہم و عادت عروضیان چنان ہست کہ ہر وزنی را بیتی بمثال آرند و ابیات
عروض عرب ہمیشہ ہمان ابیات آورند کہ خلیل احمد آوردہ است چہ دران عروض تصرفی نرفتہ است پس
ما نیز ہمان ابیات بعینہا بیاوردیم و شواہد مزاحفات کہ او آوردہ ست تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
ہر کسی بیتی دیگر آوردہ ست ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچہ اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار
وزنہا است کہ بہ تحقیق راجع با یک وزن است و ایراد امثلہ بازای ہمہ اقتضای تطویل بیفایدہ میکند بعضی
امثلہ کہ استغنا ازان حاصل باشد نیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکہ خلیل احمد کردہ ست و دیگران باو
اقتدا کردہ ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتی ہین
وہ بیتین عروض عرب کی ہمیشہ وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوس مین کوئی
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لائین گے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل احمد
لایا ہے ہمنے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے
بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق
کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج نہ تھی
نہین لائے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہ تھین اور ابتدا طویل سے کی ہمنے جیسے خلیل احمد نے
ابتدا اوس سے کی ہے اور اوروں نے پیروی خلیل احمد کی ع طویل از بحرہای است کہ بتازی گویان
خاص است و شعر پارسی برین بحر بہ تکلف باشد و اصلش در دائرہ فعولن مفاعیلن چہار بار باشد و
و مثمن تازی وافی بکار دارند و عروضش ہمیشہ مقبوض و ضرب ہم سالم و ہم مقبوض و ہم محذوف بکار دارند
پس اوزان مستعمل سہ باشد و شواہد این سہ بیت است ت یہہ بحر خاص ہے تازی مین شعر فارسی

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین
یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحف ہو مستعمل
کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصراع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سوا اوس مصرع کے
کہ اوس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنے آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مقبوض
یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنے فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین اول عروض
مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف
اور مطلب تقریر عروض وضرب سے یہہ ہے کہ شاعر جب مصراع اول مین عروض واحد او مصراع ثانی
ضرب واحد لائے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض وضرب مین روا نرکھے
مگر قدما نے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید
کہتے ہین یہہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اون
تین اوزان کے شواہد یہہ تین شعر ہین ہم اشعر أَبَا مُنْذِرٍ كَانَتْ غُرُوْرًا صَحِيْفَتِي * وَلَمْ أُعْطِكُمْ
فِي الطَّوْعِ مَالِي وَلَا عِرْضِي * عروض مقبوض است وضرب سالم وتقطیعش بدینگونہ ابامن فعولن
ذر كانت مفاعيلن غرورا فعولن صحيفتي مفاعلن ولم اع فعولن طكم فططو مفاعيلن عمالي فعولن
ولا عرضي مفاعيلن وعادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمبرین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہر کہ
قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد وآنکہ فہم نکردہ باشد او را صد چندین سود نکند پس
با تخفیف التقطیعات را نمی آریم و بر یک مثال تازی و یک مثال بہ پارسی اقتصار کنیم ت پہلا
شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اوسکی خود محقق علیہ الرحمہ
نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہہ ہے کہ ای ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مینے تمکو
مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ جملہ
شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے
اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہہ تقطیع نہ لائین گے
فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البتہ
تقطیعات لکھے جائین گے ھم ب سَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا * وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَن

لم تزدد * عروض وضرب ہردو مقبوض اندت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون
مقبوض ہین یعنے مفاعلن اور یہہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے قریب ظاہر کرے گا زمانہ واسطے تیرے
وہ چیز کہ جس سے تھا تو جاہل اور لاوے گا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تو نے
اوسکو یعنے مسائل شرعی بدون طمع واجرت بیان کریگا تقطیع یہہ ہے ستبدی فعولن لکل ایا مفاعیلن ماکن
فعولن تجاہلا مفاعلن ویاتی فعولن کبلا خبا مفاعیلن منلم فعولن تزدودی مفاعلن * شعر
اَقِیْمُوْا بَنِی النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَکُمْ * وَاِلَّا تُقِیْمُوْا صَاغِرِیْنَ الرُّؤُسَا * عروض مقبوض وضرب محذوف است
عروض اس شعر کا مقبوض یعنے مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہہ ہین
راست کرو اے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہو گے ہمیشہ ذلیل کرنے والے
سرون کے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل رہو گے تقطیع یہہ ہے اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن
نعن نا فعولن صدورکم مفاعلن واللا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری نر فعولن رؤسا فعولن * و بیشتر
درین وزن فعولن را کہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند بدینگونہ شعر وَفَا دَقْتُ حَتَّی مَا اُبَالِیْ مَنِ
النَّوٰی * وَاِنْ بَانَ جِیْرَانٌ عَلَیَّ کِرَامُ ست اور اکثر اس وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب سے
ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا معنی
یہہ ہین کہ اور جدائی کی یعنے یہان تک کہ نہین ڈر رکھتا ہون مین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجھپر
ہمسائی بزرگ یعنے ہمسائے نزدیک میری آئین اور اصرار کرین تو بھی یکجائی قبول نکرون اور اونکی دشمنی
سے نہ ڈرون تقطیع یہہ ہے وفارق فعولن تحتّ تا ما مفاعیلن ابالی فعولن منن نوا مفاعلن وان با
فعولن نجیران مفاعیلن علی ی فعول کرامو فعولن نوار دشمنی کرنا منتخب سے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب سے * و در ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض
موافق ضرب کنند وضرب بر حال خود بگذارند ست اور سب وزان مین مطلق جس جگہہ بیت مصرع لاتے
ہین یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کی عروض
وضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنے تمام ابیات قصائد مین
ضرب یکسان ہوا فق ضرب مطلع کے لاتے ہین * و اما بطریق زحاف در طویل صدر مقبوض وا ثلم

واثرم شاید وحشو مقبوض و مکفوف و ابتدا مقبوض وگاہ اثلم و اثرم اما سخت نادر بود و در مفاعیلن کہ در حشو افتد معاقبہ باشد میان یا و نون ت واما بطریق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنے فعول اور اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعلُ لائق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول ور مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل اور ابتدا یعنے رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعلُ لائق ہے مگر ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اَتَطْلُبُ مَنْ اُسُوْدِ بِیْشَۃٍ دُوْنَہٗ ÷ ابو مطرٍ و عامرٌ و ابو سعدٍ ÷ معنی یہہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کمتر اونسے ہین ابو مطر اور عامر اور ابو سعد تقطیع یہہ ہے اَتَطْلُ فعول بُ مَنْ اُسُو مفاعلن دِ بیش فعولُ تِدُوْنَہُوْ مفاعلن ابو م فعول طَرِن وَعا مفاعلن مِرِنْ وَ فعولُ اَبُوْ سَعْدِنْ مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شَاقَتْکَ اَحْدَاجُ سُلَیْمٰی بِعَاقِلٍ ÷ فَعَیْنَاکَ لِلْبَیْنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ ÷ معنی یہہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای معشوقہ سلیمی نے موضع عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کاحداجُ مفاعیلُ سلیمی فعولن بعاقلن مفاعلن فعینا فعولن کللبین مفاعیلُ تجودا فعولن نبدمعی مفاعیلن مثال اثرم شعر هَاجَکَ رَبْعٌ وَ دِمْنُ الرَّسْمِ بِاللِّوٰی ÷ لِاَسْمَاءَ عَفّٰی آیَاتَہَ الْمُوْرُ وَالْقَطْرُ ÷ معنی یہہ ہین ہیجان مین لایا تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہے جو واسطے اسماء کے تھا مٹائے نشان اوسکو موج آب نے اور باران نے مور بالفتح ورا مہملہ موج زدن اور بالضم باد باگرد و خاک منتخب سے تقطیع ہاج فعلُ کرَبْعُن مفاعیلن دمنررس فعولن میل لوا مفاعلن لِاَسْمَا فعولن ءعفا ایا مفاعیلن تہل مو فعولن رُوَلْقَطْرُو مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف ایک کا یا مفاعلن آئے گا یا مفاعیل م واما در فارسی انچہ بہ تکلف گفتہ اند بعضی ہم بر منوال عرب گفتہ اند مثال وزن اول شعر ببردی دل و جانم بیک غمزۂ ناگہان ÷ ببردی کہ من دادم تو خود بی گناہ زان ÷ تقطیعش ببردی فعولن دل و جانم مفاعیلن بیک غم فعولن زناگہا مفاعلن ببردی فعولن کہ من دادم مفاعیلن تخدبی فعولن گناہی زان مفاعیلن در تقطیع فارسی ہمین یک مثال اقتصار خواہم کردت لیکن پارسی مین جو کچھہ بہ تکلف کہا ہے بعضون نے بر طبع عرب کہا ہے مثال وزن اول کی جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی خود لکھی ہے اور اسی تقطیع پر اکتفا کی اگر

چنانچہ سابق مین نجی ہی کہا تھا تو اُلٹا تاکیداً اہی معنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو اہی معشوق دل میرا اور جان میری
ایک غمزے مین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ مینے دیا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اوس سے عم و عادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرّع ایراد کنند مثال مصرّع این وزن بیت برآمد زر خسار
نگارین من ماہ سہی ۰ مگر با ہم از نورش سوی وصل او راہے ۰ وبعد ازین ایراد مصرعات ہم تخفیف
خواہم کرد ت اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرّع لاتے ہین یعنے مطلع کہ
اوس مین ایک وہی اوزا ایک طرح ہو اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن نتھی مثال مصرع اس وزن
مذکور کی بارکان سالم جو متن مین لکھی ہی معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا چمکا
شاید اوسکی روشنی مین راہ وصل کی مجکو معلوم ہو تقطیع اوسکی یہہ ہے برامد فعولن زر خساری مفاعیلن
نگاری فعولن من گاہی مفاعیلن مگر با فعولن ہم ز نورش مفاعیلن سوی وص فعولن لاوراہی مفاعیلن اور بعد
اسکے ایراد مصرعات مین بھی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ت وبعضی عروضیان ماز
اوزان عرب تجاوز کردہ اند و بر قیاس دیگر بحرہای پارسیان دیروافی بر عروض مسبغ ومعری با ضرب
مسبغ وعروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ ومعری وعروض مقبوض مسبغ ومعری با ضرب مسبغ
وعروض مقبوض با ضرب مقبوض ومقصور ومحذوف وہر دو مقصور یا محذوف یا مخلوط و بر مسدس ومربع
ہم مثالہا آوردہ اند واز ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خاتمہا از یکدگر جدا جدا بدینگونہ بیت من از غم
گدازانم تو بی غم گدازانی ۰ من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ت اور بعضے عروضیان پارسی نے
اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحور فارسی کی وافی مین یہہ اوزان لائے ہین عروض
مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی خالی تسبیغ سے مفاعیلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان
اور عروض سالم یعنے مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان
یا مقبوض معری کی یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کی یعنی مفاعیلان
اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کی یعنی فعولن
اور دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون فعولن
یا مخلوط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بھی مثالین لائے ہین یعنے
مجزو اور مشطور بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے ح بل عروض مقبوض وضرب محذوف

نہ گرتے انہو مثال ہے جو نگارمی گر اہتمام بخوبی مرد تو ٭ چگونہ گر اباشد نقش صبوری ٭ معلوم ہو کہ

یہہ وزن بھی جسکا عروض مقصور ہے اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل و ترجمہ مصنف نے درج کی ہے

اصلین اس حاشیہ کی نہ تھی و مثال مین خالی جدا جدا اسطرح ہر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے

یہہ ہین یعنی مین غم سے گدازش رکھتا ہوان اور تو بزخم گدازش رکھتا ہے مین عشق سے نالاہون تو بھی

عشق نازان سے تقطیع یہہ ہے منزغم فعولن گدازانم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازانی مفاعیلن منز عشق فعولن

فنالانم مفاعیلن تبی عشق فعولن فنازانی مفاعیلن ہم واگر مسطط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض

وضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت

گردد اور اگر مسطط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے

اول اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے بہہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے

فارسی مین مزاحف لانا نچاہیے اسواسطے کہ یہہ بحر فارسی مین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف

دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے

کتب سے ڈہونڈہ کر لکھنا مشکل اور موزون کرکے لکھہ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھہ دینا

ارکان کا کافی ہے اور یہہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا

ان زحافون مین نکل آوے تو تقطیع مشکل نہو ھم مدید ہم از بحرہای نازیبان است و اصلش در دائرہ فاعلاتن

فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و اورا سہ عروض و پنج ضرب باشد و بر شش وزن مستعمل است

و شواہد این شش بیت ست ٭ مدید بھی بحر نازیبون کی ہے اور اصل اوسکے دائرے مین فاعلاتن

فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم

اور محذوف اور مخبون محذوف اور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف

ہین اور چہہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین

ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چہہ ہین اونکی تعیین یہہ ہین ٭ شعر ٭ یا لبکر انشروا

لی کلیبا ٭ یا لبکر این این الفرار ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ٭ پہلا شعر جو متن مین

لکھا ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہہ ہے اے قبیلہ بکر میری خاطر

کہ بہائی میرا کلیب کو کسی نے مارا زندہ کرو اسے ہے کہان ہے سفر کلیب کا دانستہ فتح لام [illegible]

اور نام ایک مرد کا کہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہہ ہے یالبکرن فاعلاتن
انشرو فاعلن لی کلیبن فاعلاتن یالبکرن فاعلاتن این ای فاعلن نلفرارو فاعلاتن م ب شعر
لَا یَغُرَّنَّ اَمْرَأً عَیْشُہٗ ٭ کُلُّ عَیْشٍ صَایِرٌ لِلزَّوَالِ ٭ عروض محذوف وضرب مقصور ست دوسرا شعر
یہہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے
یعنے فاعلان معنی شعر کے یہہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل
کرنے والا ہے طرف زوال کے صیر بالفتح گشتن و میل و ادن منتخب سے تقطیع یہہ ہے لایغرن فاعلا
تن مرا فاعلن عیشہو فاعلن کلل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلان م ج شعر اِعْلَمُوْا اِنِّیْ لَکُمْ
حَافِظٌ ٭ شَاہِدًا مَا کُنْتُ اَوْ غَایِبًا ٭ ہر دو محذوف اند ست تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب
اوسکی دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنی یہہ ہین جانو تم بتحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون
حاضر ہون مین یا غایب تقطیع یہہ ہے اعلمو ان فاعلاتن نے لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن ما فاعلاتن
کنت او فاعلن غایبن فاعلن م ر شعر اِنَّمَا الذَّلْفَاءُ یَاقُوْتَۃٌ ٭ اُخْرِجَتْ مِنْ کِیْسِ دِہْقَانٍ ٭ عروض
محذوف وضرب ابتر است چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے
یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہہ ہین نہین ہے
زن زلفا مگر ایک یاقوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے غیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
اننذ ذل فاعلاتن فاء یا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس د فاعلن قان فعلن م ہ شعر
وَلِلْفَتٰی عَقْلٌ یَّعِیْشُ بِہٖ ٭ حَیْثُ تَہْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ ٭ ہر مجنون محذوف اند ست شعر پانچوان جو
محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مجنون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک
عین ترجمہ یہہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھہ اوسکے جسطرح رہبر کرتی ہے
پنڈلی اوسکی او سکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
کے مصرع ع مرد آخر بین مبارک بندہ الیست ٭ تقطیع اوسکی یہہ ہے للفتا عق فاعلاتن لن یعیـ
فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن م و شعر رُبَّ نَارٍ بِتُّ
اَرْمُقُہَا ٭ تَقْضَمُ الْہِنْدِیَّ وَالْغَارَا ٭ عروض مجنون محذوف ست وضرب ابتر ست چھٹا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض مجنون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

مین معنی یہہ ہین اگر آنکہ کو وقت رات سے دیکھتا تھا مین کہ توڑتی تھی وہ ہندی کو اور اغیار کو یعنی تو نگر تھا مین لوز علار
خوشبو دار درخت سے تقطیع یہہ ہے رب بنارن فاعلاتن بت تارفاعلن معہا فعلن تقصص ہن فاعلاتن دمی
بول فاعلن نغار فعلن ہم و بعضی مشطور رد او اشتہ اند اما خلیل نیاوردہ ست ت اور بعضون نے
یہہ بحر مشطور روا رکھی ہے یعنے مربع اور خلیل نہین لایا ہے جیسے یہہ بیت یا لبکرن انشرُوا ٭
لیس ذا حین وَنیٰ ٭ تقطیع یا لبکرن فاعلاتن لانشروا فاعلن لیس ذا حی فاعلاتن تن ونا فاعلن
اور زحاج فی اسکوریل مجزو محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاف خبن و کف
و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد ت اور بطریق
زحاف کے خبن یعنے فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات آتا ہے صدر
اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان نون
فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہین گے یا ایک ان دونون
گر یگا مثلاً فاعلاتُ فعلن اس بحر مین نہ آئے گا ہم اما بپارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحرہای ایشان
موافق عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مجنون یا مقطوع و ہر دو
مجنون یا ہر دو مقطوع یا مختلط مدد مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا محذوف
یا مختلط و عروض محذوف یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و امثلہ
آوردہ و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ تقطیع نزدیکتر وافی بود و ہم سالم بر ینگونہ بیت بادہ برگیر
ای صنم زود برود ار و بزن ٭ چند خواہی خورد غم دور کن از دل حزن ٭ ت و اما فارسی بہ تکلف
موافق دور بحور عرب کے وافی مین عروض و ضرب دونون مذال یعنے فاعلان یا دونون سالم
یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض سالم یعنے فاعلن
اور ضرب مجنون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مجنون یعنے فعلن یا دونون
عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فعلن اور ایک جگہہ فعلن اور مجزو مین
دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان اور دونون
مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنے
ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مجنون محذوف یعنے

ہ مجزو مطابق [illegible] عربی میں [illegible] ۱۲

فعلن تجزیکے ہین اور ضرب مخبون محذوف یعنے فعلن تجزیکے ہین [illegible] یعنے فعلان بسکون [illegible]
استعمال کیا ہے اور مثالیں انکی لائے ہین [illegible] اکہا ہے [illegible]
موافق طبع والی ہے اوسکا ایک بیت اوسکی مثال کی مترجم نے [illegible] ہے بادہ [illegible] اوس مین بھی شراب
نوشیدن ہے اور حزین بالفتحتین اور بالضم معنی اندوہ منتخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہہ ہے
بادہ بگی فاعلاتن ری صنم فاعلن نو دہ بردا فاعلاتن رد بزن فاعلن چند خا ہے فاعلاتن خرد غم
فاعلن دور کن از فاعلاتن دل حزین فاعلن هم و همہ ارکان مخبون نیز گفتہ اند و هم از دیگران بهتر بود
برینگونہ بیت زلبانت پسرا بیکے بوسہ چرا ۔ نکنی شاد مرا نہ بتر سی ز خدا ت اور سب ارکان
مخبون بھی کہے ہین اور یہہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنی از لبہائے
خود تقطیع یہہ ہے زلبانت فعلاتن پسرا فعلن بیکے بو فعلاتن سہ چرا فعلن نکنی شا فعلاتن د مرا
فعلن بتر سی فعلاتن ز خدا فعلن هم و مشطور این بحر از بهر آنکہ بدل نزدیکتر بود خوش آید برینگونہ
بیت یکرہ ای بیداد گر ۔ بلطف کن داد نگر ۔ ت اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع بسبب اسکے
کہ دل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مترجم متن کی یہہ ہے یکرہ ای بی فاعلاتن
داد گر فاعلن بلطف کن د فاعلاتن ا نگر فاعلن هم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چهار بار بود بهرامی
از فرالاوی شاعر نقل کردہ است کہ او بیدانی این بحر شعر گفتہ است و یک بیتش این است بیت
نگاری دل ربائی ربود از من دل من ۔ بمن بیدل چگونہ از و بوسہ ستانم ت مقلوب طویل مفاعیلن
فعولن چار بار ہے بہرامی نے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وزن مین شعر
کہے ہین ایک بیت اوسکی یہہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہہ ہے نگاری دل مفاعیلن
ربائی فعولن ربود از من مفاعیلن دلی من فعولن منی بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از و بوسہ مفاعیلن
ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین هم و بر مجزو اخرب بیتی گفتم از شعر او این است شعر بنور جهان سیہ
و تنگ است ۔ تا با شمن آن بت جنگ است ت اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کی
بیت ہے جو متن مین لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنی بت پرست برہان اور سراج اور غیاث سے اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھون مین
سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھ عاشق سے وہ بت یعنے معشوق لڑا ہے ش شمن یعنی ہجو من

تمم کلامہ لما ہر ایہہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہہ ہے پر نور مفعول جہاس فعول یہو تنگست مفاعلاتن
تا باش فعول مناہت فعولن بجنگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصرع اول مقبوض ہم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و معری و مختلط ذکر کردہ ودر
مجزو محذوف و مقصور و مختلط و ہمچنین اخرب مکفوف ست اور اسی قیاس پر وافی ہین یعنی مثمن
ہین اور مجزو ہین یعنی مسدس ہین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن اور مفاعیلن
اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو ہین یعنے مسدس ہین محذوف یعنے
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے اور اسیطرح
اخرب یعنے فعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے گاہ
شعرے برین بحر معلوم نشدہ است محقق علیہ الرحمہ نے یہہ عبارت بعد بیان مزاحفات
کے لکھی ہے مطلب یہہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی
نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم الخ بیشتر
ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف تمام ناتمام است تم کلامہ
پس دونون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط ہم از بحر ہائے
نازیبا است و ہلش در دائرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب است و
بر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو و ابیات این ست بسیط یعنی بحر تازی ہے
اور اصل اوسکے دائرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور
سالم اور مقطوع اور پانچ ضربین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی ہین
مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہہ دو ضربین
ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ
لکھا ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول اس بحر مین
کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بندہ آور چہ وزنون پر مستعمل ہے ہر چند از روی احتمالات عقلی کے
سولہ وزن ہوتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہون مگر چہ استعمال
چہ ہین ہین دو وافی اور چار مجزو چنانچہ یہہ ہین ہم اشعر یا حادلا از مین شکم بدا ابیۃ * ملم

ثم لیقھا سوقۃ تبتلی ولا ملک ⁂ عروض وضرب ہر دو مجنون ست ت پہلا شعر جو مرقوم متن سے ہے
عروض اور ضرب دونون مجنون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہہ ہین ای حارث
چاہیے کہ ملا الاحیا ئہ نہین تم سے اوس بلا پر کہ نازل ہوا اگیا ہو نزدیک اوس مین کوئی بازاری قبل میرے
اور نہ بادشاہ اور مراد بلا سے ہجو ہے یعنی تم باعث اسکے نہو کہ مین ہجو تمہاری کرون ایسی کہ کسی نے
کبھی نکی ہو تقطیع یہہ ہے یا حار لا مستفعلن ارمین فاعلن منکم بدا مستفعلن ہتین فعلن ثم الیقھا مستفعلن سوقتن
فاعلن تبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن ⁂ شعر قد اشھد الغارۃ الشعواء تحملنی ⁂ جرداء معروقۃ
اللحیین سرحوب ⁂ عروض مجنون ضرب مقطوع است و این ہر دو بیت وافی است ست
دوسرا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اوسکا مجنون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع ہے یعنی
فعلن بسکون عین ہے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون مین تاراج مین جلسے متفرقہ مین درحالیکہ
اوٹھاتی ہے مجھکو اسپ مادہ کم موئے کلہ اور دراز یہہ تینون عرب مین صفات اسپ ہین تقطیع
یہہ ہے قد اشھ مستفعلن دل غا فعلن رتش شعوا فاعلن ء تحم مستفعلن لنی فعلن جرداء مستفعلن معروق
فاعلن لحیین سر مستفعلن حوب فعلن اور یہہ دونون بیتین وافی ہین ⁂ شعر انا ذممنا علی ما خیلت
سعد بن زید و عمرا من تمیم ⁂ عروض سالم و ضرب مذال است ت تیسرا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہہ ہین بتحقیق کہ ہم نے مذمت کی
اور اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمرا کو کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے انا ذمم مستفعلن نا علا فاعلن ما خی یلت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن دن و عم فاعلن
رن من تمیم مستفعلان ⁂ شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا ⁂ مخلولق دارس مستعجم ⁂ عروض و ضرب
سالم ست ت چوتھا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن
یہہ ہین شاعر بحسرت کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ
اور خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن
مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن ⁂ شعر سیروا معا انما میعادکم ⁂ یوم الثلاثاء
ببطن الوادی ⁂ عروض سالم و ضرب مقطوع است ت پانچوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض
اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن معنی یہہ ہین سیر کرو تم یکجا ہو کر سوا اسکے

نہین

نہین ہے کہ وعدہ تمہارا روز سہ شنبہ کو ہے مقام خاص مین یا صحرا مین تقطیع یہہ ہے سیر وحین مستفعلن
انما فاعلن میعادکم مستفعلن یوثثلا مستفعلن ثا رابط فاعلن تلوادی مفعولن هم و **شعر** ماہیج
الشوق من اطلال اضحت قفار اکوحی الواحی * عروض وضرب ہر دو مقطوع عند و این چہار
مجزو است و این بیت آخر را مخلع خوانند **ست** چھٹا شعر جو مرقوم ہوا ہے عروض اور ضرب اوسکے
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہہ ہین کونسی چیز ہیجان مین لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہای معاشیق کے کہ خالی ہوئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت مین اوپر لکھنے والے
یا مثل حروف اور نقطہاے متفرقہ کے تقطیع یہہ ہے ماہی یجش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اضحت قفا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن یہہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین هم و دیگر ارکان مخبون بکار دارند
و مستفعلن مطوی مخبون بکار دارند و عروض و ضرب مقطوع را مخبون روا دارند تا بر وزن فعولن آید
ست اور سوا عروض وضرب کے مخبون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون **شعر**
لقد خلت حقب صروفہا عجب فاحدثت غیرا و اعقبت دولا * معنی یہہ ہین کہ بتحقیق گذری
زمانی کہ گردشین اونکی عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفہا مفاعلن عجبو فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن و اعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین اور مستفعلن مطوی کو مخبون
کرکے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کرکے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون
کی کہ اوسکو مخبول کہتے ہین **شعر** وزعموا انہم لقیہم رجل فاخذوا مالہ وضربوا عنقہ *
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن سب ہے صدر اور ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب
مقطوع کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بر وزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کی **شعر**
اصبحت والشیب قد علانی * یدعو حثیثا الی الخضاب * معنی یہہ ہین صبح کی مینے
اور بیری مجھپر و شدی اور حالے کہ بلاتی ہے اوزردی بڑا انگیختگی کے طرف خضاب کی تقطیع یہہ ہے

اصبحتُ وش مستفعلن شیب قد خا علن علانی فعولن یدعو حتی مستفعلن لک الال فاعلن فعولن
هم و دیگر وشی آمده از مجزو و در شواذ که خلیل نیاورده و آن این است که شعر ان شئو اوُرّوُکنتُ
نُجِبّ البَاذِلِ الاَمُوّنِ * عروض مجنون اخذ ست و ضرب مجنون مقطوع ست
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا مترجمہ متن سے ہے عروض اوسکا مجنون
اخذ ہے یعنے فَعَلْ اور ضرب مجنون مقطوع یعنے فعولن معنی یہہ ہین تحقیق کہ کباب اور نشہ
اور دوڑ نا شتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخرین ہے تقطیع یہہ ہے
ارتن سو اعتعلن لَن وَنش فاعلن وتن فعَلْ وَخبَبُل فعلتن باذل فاعلن اموی فعولن اور وہ بیت
آخر یہہ ہے بیت مِن لَذَّةِ العَیشِ وَالفتیٰ * لِلدّہرِ وَالدّہرُ ذُو فُنُونٍ * معنی ظاہر ہین م
و ما در پارسی بتکلف در موافق بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم
یا ضرب مجنون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مجنون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مجنون معری و مذال یا ضرب مجنون مذال و عروض مجنون یا ضرب ہم مجنون یا اعرج یا مقطوع
و در مجزو بر عروض معری و مذال یا ضرب مذال و عروض سالم یا ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض
اعرج یا مقطوع یا ضرب ہم اعرج یا مقطوع امثلہ آورده اند و درین دو ضرب اخیر خبن ہم بکار دارند
تا بوزن فعولان یا فعولن آید ت اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر
کہ عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھہ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم
یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھہ ضرب مجنون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال
یعنے فاعلان یا ضرب مجنون یعنی فعلن یا ضرب اعرج یعنے فعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی
اور عروض مجنون معری یعنی بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھہ
ضرب مجنون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مجنون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھہ
ضرب مجنون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن
بسکون عین کے اور مجزو مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان
ساتھہ ضرب مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھہ ضرب سالم یعنی مستفعلن
اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن

مفعولن ساتھہ ضرب اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین انکی لائے ہین اور ان
دونون ضربون اخیر مین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ
بروزن فعولان یا فعولن لائے ہین هم و قومی پندارند کہ مخلّع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن است
در بسیط مجزو و نہ چنان ست بل مخلّع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض و ضربش مقطوع باشد
خواہ مخبون خواہ غیر مخبون ست اور ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلّع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے
بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ مخلّع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اوسکین
مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون تعمیم ؔپس ایسے وزن کا نام مخلع ہے بسیط مجزو مین هم و بپارسی شاید کہ ہمہ ارکان مخبون
بکار دارند یا ہرچہ فاعلن بود مخبون بود و بس و شاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر
زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن قصیدہ مطرد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن و فعلن کہ آن
ہر جائی کہ خواہند شاید مثال وافی عروض و ضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا *
ہرگز نگوید مرا برخیز و یکدم بیا ت اور پارسی مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون مستعمل کرین
یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جای اور بس یعنی فعلن پس یہہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن
فعلن اور چاہیے کہ دونون مستفعلن مطوی ہون یعنی مفتعلن پس یہہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن اور بہتر یہہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہہ وہی لائین
مگر تسکین اوسط مفتعلن اور فعلن مین جس جگہہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم
کی شعر جو ترجمہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے از عشق آ مستفعلن بیوفا فاعلن افتادام مستفعلن
در بلا فاعلن ہرگز نگو مستفعلن ید مرا فاعلن برخیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطرد بضم میم و تشدید
طا مفتوح و کسر را مستقیم و برابر و پیہم شوندہ و عقب یکدیگر شوندہ منتخب اور صراح اور غیاث سے
هم و اگر عروض و ضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون بود و بر این گونہ شعر کردم نزدے
صنفا منزل بکوی وفا بہ دیدم نگار مرا جا بجی شگرف رجہ جابت اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہہ ہے کہ فاعلن سب جگہہ مخبون ہو جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہی اور لفظ مرا اوسکین
بمعنی خود را ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے کہ زدم زدہ مستفعلن ی صفا فعلن منزلی بکو مستفعلن ی وفا فعلن

ویدم نگا مستفعلن رمرا فعلن جای شکر مستفعلن ف بجا فعلن هم مثال مجزو سالم شعر بر ستمندی
مکن چندین ستم * کو بر نیا ورد از عشق تو دم * ت مثال مجزو سالم کی جو مرقومہ متن ہے اور معنی
اوس شعر کے یہہ ہین ایسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا تقطیع اوسکی یہہ ہے بر ستمن مستفعلن دی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن
کو بر نیا مستفعلن ورد از فاعلن عشق تدم مستفعلن بعضی نسخو نہین بجای بر نیا ورد بر نمی آرد ہی لیس
دونون صحیح ہین مستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازاً بمعنی حاجتمند اور یہہ مرکب ہے مست
بالضم اور مند سے مست بمعنی غم واندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان
مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مست بمعنی حاجت ہے غیاث سے هم مثال مخلع مخبون
شعر کشتم بدرد از تو من نگارا * آن بہ کہ یکرہ کنی مدارا * ت مثال مخلع مخبون کی جو مرقومہ متن ہے
مخلع بسیط مجزو مین وزن مقطوع الضرب والعروض ہے یعنے مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
مفعولن مقطوع کو مخبون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبار ہے معنی شعر کے
یہہ ہین غلطان ہوا مین بسبب درد کے یا ہوا مین صاحب درد تیری عشق مین ای معشوق بہتر یہہ ہے
کہ ایکبار کرے تو صلح اور مہربانی تقطیع یہہ ہے کشتم بدر مستفعلن د از تمن فاعلن نگارا فعولن آن بہ
مستفعلن یکرہ کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑہا اور
یہہ لکھا ہے معنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ اور صاحب شرح نے
اوس سے اعتراض بجا کیا مگر اپنے معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھہ مین نہ آئین ش صاحب میزان الافکار
گوید معنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ این معنی در بطن
قائل ہست و از الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولا معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا
قانون پیدا گشتہ و اگر معروف گویند لفظ خود را از طرف خود بیامیزند تا معنی خبر گردد حال آنکہ گشتم
بکاف فارسی فعل ناقص ست کہ اسم و خبر میخواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم است و لفظ بدرد کہ
ظرف است متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر گشتم باشد و حقیقت این ست کہ از لطف معنی رو گردانیدن
و در پی تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین است الحق کہ مر قائل آن صد آفرین است تم کلامہ هم
مثال ہمہ مخبون بلیت چرا ہمی بت من بمن نمی نگرد * بیک دو بوسہ ہمی جنگ از دلم نبرد * ت

ت مثال سب ارکان مخبون کی جیسا کہ بیت مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چراہمی مفاعلن ہمت
من فعلن ہمین ہمی مفاعلن نگرد فعلن بہ یک دو مفاعلن ہمہی فعلن غمزہ دلم مفاعلن بغمزہ فعلن هم مثال
مطوی بازمجزو شعر ؎ دور مدار ای صنم لب ز لبم ؎ تا بفزاید بدل درطربم ؎ ت مثال مطوی کی مجزو سے
شعر جیسا کہ مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دور مدا مفتعلن ر ای صنم فاعلن لب ز لبم مفتعلن تا بفزا
مفتعلن ید بدل فاعلن درطربم مفتعلن هم وما امثلہ اوزان فارسی ازانجہت تمام نمی آریم کہ برین بحرہا
در پارسی شعر یافتہ نمیشود و الا امثالہائی کہ بتکلف گفتہ باشند این است بحرہای دائرہ مختلفہ
ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین
شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین
بحر ہین دائرہ مختلفہ کی هم وافر هم از بحرہای تازیان است و اصلش در دائرہ مفاعلتن باشد
شش بار و در بنا او را دو عروض و سہ ضرب باشد و برسہ وزن آید یکی وافی و دو مجزو ابیات این است
ت یہہ بحر بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چھہ بار اور استعمال
مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضربین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو تینین یہہ ہین م اشعر لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا
غِزَارٌ ؎ کَاَنَّ قُرُوْنَ جِلَّتِهَا الْعِصِيُّ ؎ عروض اور ضرب ہر دو مقطوف ست و این وافی است
ت پہلا شعر جو مرقومۂ متن سے ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہہ ہین
ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین
پرانی اونکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلہ بمعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے
جلہ بکسر و تشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور
پانی اور میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن
غزارن فعولن کاانن قرو مفاعلتن نجل لتہل مفاعلتن عصیو فعولن یہہ وافی ہے م ب شعر لَقَدْ
عَلِمَتْ رَبِيْعَةُ اَنَّ حَبْلَكَ وَاهِنٌ خَلِقُ ؎ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر
جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہہ ہین ہر آئینہ جانا ہے
قوم ربیعہ نے یہہ کہ تحقیق رستی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد و پیمان تیرا سست ہے

وہن بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے خلق الفتحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر لام بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہہ ہے کقد علت مفاعلتن رہیۃ ان مفاعلتن سبجائک و امفاعلتن ہنن خلقہ مفاعلتن ھزج شعر اُعَاتِبُہَا وَ آمُرُہَا * فَتُغْضِبُنِی وَتَعْصِینِی * عروض بہا سالم وضرب معصوب دابن ہر دو مجزو است تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اوسکو پس غضب کرتی ہے مجھپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہہ ہے اعا بہا مفاعلتن وا امر ہا مفاعلتن فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن اور یہہ دو شعر اخیر مجزو ہین ھم وور زحافش در دیگر ارکان معصوب ومعقول ومنقوص استعمال کنند ودر صدر اعضب واقصم واعقص واجم بکار دارند ت اور سوا عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور منقوص یعنے مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہہ ہے شعر اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَیْئًا فَدَعْہُ * وَجَاوِزْہُ اِلٰی مَا تَسْتَطِیْعُ * عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول یعنے مفاعلن کی یہہ ہے شعر مَنَازِلُ لِفَرْتَنَا قِفَارٌ * کَاَنَّمَا رُسُوْمُہَا سُطُوْرٌ * معنی اس شعر کے یہہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اونہین مکانات کی مثل سطور کے اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہہ ہے منازلن مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفارو فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطو فعولن مثال منقوص یعنے مفاعیل کی شعر لِسَلَّامَۃَ دَارٌ بِحَفِیْرٍ * کَبَاقِی الْخَلَقِ السَّحْقِ قِفَارٌ * ترجمہ یہہ ہے واسطے حبیبہ سلامہ کے گھر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم ریختہ کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع یہہ ہے بسلام مفاعیل تدا ر ب مفاعیل حفیرن فعولن کباقل مفاعیل لقص سحق مفاعیل قفارو فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین ھم وا ہل پارسی بتکلف در وافی عروض وضرب ہر دو سالم یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند ودر مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم وضرب معصوب ت اہل فارسی بھی بہ تکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

یعنی مفاعیلن یا دونون مقطوف یعنی فعولن استعمال کرتے ہین اور مجزو مین عروض اور ضرب دونون
سالم یعنے مفاعلتن یا عروض سالم یعنی مفاعلتن اور ضرب معصوب یعنے مفاعیلن استعمال کرتے
ہین ہم و اگر بطریق زحاف ہمہ را معصوب کنند فرقی نباشد میان ہزج و این بحر و ازین جہت باشد کہ
اگر کسے ملمعی بگوید بیتہای فارسی او از ہزج باشد و بیتہای تازی او از وافر چہ تازی ہزج مسدس نیاید
و بپارسی وافر مستعمل نیست و فرق میان ہر دو وزن بتسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست ت
اور اگر بطریق زحاف کے سب رکنونکو معصوب کرین فرق نہو درمیان ہزج کے اور اس بحر کی اور یہی
سبب ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتی ہین اور بیتین تازی کی وافر سے
اسواسطے کہ تازی مین ہزج مسدس نہین آئی ہے اور فارسی مین وافر مستعمل نہین ہے اور فرق
ہزج اور وافر کی وزن مین فقط تسکین اور تحریک اوسط متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن
کردہ شدہ اور جو چیز کہ ورق علاسے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسکو کہتے ہین
کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین ہون اور اوسی قدر عربی مین غایت سے
م مثال وافی ہمہ سالم بیت بتا غم ببرین دل من بزد علمی ٭ چنانکہ ازو بگرد جہان شدم علمی ٭
ت مثال وافی کی جسمین سب رکن سالم ہین یعنے مفاعلتن بیت مرقومہ متن ہے علم اوس بیت
مین بمعنی نیزہ ہے اور علم ثانی بمعنی مشہور تقطیع یہہ ہے بتاغم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن
بزد علمی مفاعلتن چنانکہ ازو مفاعلتن بگرد جہان مفاعلتن شدم علمی مفاعلتن م مثال وافی عروض
و ضرب مقطوف شعر چو برگذری ہمی نگرم بروی بت ٭ چرا نکنی بتا نظری بکار م ت مثال وافی
کی جسمین عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
چو برگذری مفاعلتن ہمی نگرم مفاعلتن بروی بت فعولن چرا نکنی مفاعلتن بتا نظری مفاعلتن بکارم
فعولن م مثال مجزو سالم بیت بدی چکنی بجای کسی ٭ کہ او نکند بجای تو بدت مثال مجزو سالم
کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بدی چکنی مفاعلتن بجای کسی مفاعلتن کہ او نکند مفاعلتن بجای
تو بد مفاعلتن م در مزاحف استعمال غیر معصوب و مقطوف در پارسی نشاید و خلط ارکان سالم
و معصوب نشاید چہ تسکین اوسط ہمہ جا جائز است اما درین بحر باید کہ نظام ہمہ جا محفوظ بود تا ہر دو
جمع نشود و اگر ہمہ جا ساکن کنند بحر ہزج شود ت اور مزاحف مین استعمال ہو معصوب یعنے

مفاعیلن اور مقطوف یعنی فعولن کی چاہیے اور خلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے اسواسطے ا
مسکین او ساتین متحرک کو نہین سب جگہہ جائز ہے لیکن اس بحر مین چاہیے کہ انتظام سب جگہہ مثل
خاطر ہے یعنے جو رکن کہ معصوب آئی سب جگہہ قصیدہ مین معصوب آسکے تا دو تکاف جمع نہوان ایک
استعمال لغت غیر کا دوسرا بے انتظامی اوزان کی اور اگر سب جگہہ مسکن کرین بحر ہزج ہوجائی اسلیے
کہ بحر وافر اصل پارسی مین نہین آئی ہے اور استعمال ہزج کا فارسی مین بہت ہے ہم کامل ہم از بحر
تازیان است و اصلش در دائرہ متفاعلن شش بار باشد در بنا اورا دو عروض و شش ضرب است
و بر نہ وزن آمدہ است پنج وافی و چہار مجزو و ابیاتش اینست یہہ بحر کامل بھی بحور تازی سے
ہے اور اصل اسکے دائرے مین متفاعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکے دو عروض یعنے
سالم اور احذ اور چھہ ضرب ہین یعنے سالم اور مقطوع اور مضمر احذ اور احذ اور مرفل اور مذال ہین اور
نو وزنون پر آئی ہے پانچ وافی اور چار مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین م اشعر وَاِذَا
صَحَوتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَن نَدىً * وَكَمَا عَلِمتَ شَمَائِلِي وَتَكَرُّمِي * عروض و ضرب ہر دو سالم است
پہلا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے متفاعلن معنی یہہ ہین اور جسوقت
ہوش مین آتا ہون نہین نشہ سے بس کوتاہی نہین کرتا ہون نہین بخشش سے جیسے کہ جانتا ہے تو
صفتین میری اور کرم میرا تقطیع یہہ ہے واذا صحو متفاعلن تفما اقص متفاعلن صر عن ندی متفاعلن
وکما علم متفاعلن تشمایلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن م ب شعر وَاِذَا دَعَوتُكَ عَمَّهُنَّ فَاِنَّهُ
نَسَبٌ يَزِيدُكَ عِندَهُنَّ خَبَالَا * عروض سالم اور ضرب مقطوع بیت دوسرا شعر جو محقق نے لکھا
عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ جسوقت بلائین
تجھکو وہ عورتین پس تا بینا کر اونکو یعنی بچا بحقیق کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہے نزدیک
اونکے نقصان تیرا یعنے رغبت طرف عورتونکے باعث بے اعتباری ہے دوسرے معنی یہہ کہ
اگر عم کہکے پکارین تجھکو یہہ دلیل عدم رغبت ہے طرف تیرے خبال بالفتح تباہی دکھی و ہلاک و رنج
دماندگی و زہر کشندہ و زہر دابہ اہل نار منتخب سے تقطیع یہہ ہے واذا دعو متفاعلن تک عم ہن
متفاعلن فَاِنَّ نَهُو متفاعلن نسبن یزی متفاعلن دک عندہن متفاعلن خبالا فعلاتن م ج شعر
لِمَنِ الدِّيَارُ بِرَامَتَيْنِ فَعَاقِلِ * دَرَسَت وَغَيَّرَ آيَهَا الْقَطْرُ * عروض سالم است و ضرب مضمر احذ

ت تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا عروض اوسکا سالم ہے یعنے متفاعلن اور ضرب مضمر
احذ ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے کہر بیچ دو موضع رامہ اور عاقل سکے
فرسودہ ہوگئے ہین او متغیر کئی ہین نشان اونکے باران نے عاقل نام ایک کوہ کا منتخب سے
تقطیع یہہ ہے لمن د یا متفاعلن ربراتی متفاعلن بعاقلن متفاعلن درست دعی متفاعلن براہل
متفاعلن قطر و فعلن م ۔ شعر لِمَنِ الدِّيَارُ دو عَفَا مَرَابِعَهَا * هَطِلُ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ * عروض
وضرب ہر دو احذ است ت چوتہا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون احذ ہین یعنے
فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے ہین کہر کہ دور کیے ہین منازل اونکی باران متوالی
رعد آلودہ نے اور گرد باد خاک بردارندہ نے بارح باد گرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہہ ہے
لمن دیا متفاعلن رعفا مر متفاعلن بعها فعلن هطلن اجش متفاعلن شو بارحن متفاعلن تربو فعلن
بتحریک عین م ۔ شعر وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَةَ اِذْ * دُعِيَتْ نَزَالِ وَلُجَّ فِي الذُّعُرِ * عروض
احذ و ضرب احذ مضمر است و این پنج وافی است ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے
عروض اوسکا احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہے معنی
یہہ ہین ہر آئینہ تو شجاع زیادہ ہے شیر سے جسوقت بلایا جاوے وہ شیر کہ اوترا اور جنگ کر
مقام خوف وخطر مین ذعر بالفتح ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولانت
اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن متاذ فعلن دعیت ترا متفاعلن لولج جفذ متفاعلن ذعری
فعلن بسکون عین اور یہہ پانچ وزن وافی ہین م ۔ شعر وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمْ اِلَيَّ * فَلِمَ نَزَعْتَ
وَاَنْتَ آخِرُ * عروض سالم وضرب مرفل است ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا
سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مرفل یعنے متفاعلاتن ہے معنی یہہ ہین تحقیق کہ سبقت کی تونے
اون لوگون پر میری طرف پس نڈرا تو اوس سبقت کرنے سے حال آنکہ تو مرد متاخر ہے
ای مکرمہ ہے سبقتهم باشباع ضم میم ہے اور الی مین یای ثانی متعلق بمصرع ثانی ہے اور نزع
نزوع سے بالفتح بمعنی ترسیدن منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولقد سبق متفاعلن تهمو الی
متفاعلن فلم نزع متفاعلن تو انت آخر متفاعلاتن م ز شعر حَدَبٌ تَكُونُ مَقَامَهُ * اَبَدًا
بِمُخْتَلَفِ الرِّيَاحِ * عروض سالم وضرب مذال است ت ساتوان شعر جو مرقومہ متن ہے

عروض اوسکا سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مذال یعنی متفاعلان سے ہے معنی یہہ ہین قبر ہر کہ ہے مقام
اوسکا ایسا کہ ہمیشہ چلتی ہین وہان ہوائین گرم حدث لفحتین گور منتخب سے تقطیع یہہ سے ہے
حدثن یکو متفاعلن بمقامہو متفاعلن ابدن نخ متفاعلن تلفرِیاح متفاعلان هم ح شعر وَاِذَا
اَفْتَقَرْتَ فَلَا تَكُنْ * مُتَخَشِّعًا وَتَجَمَّلِ * ہر دو سالم است آٹھوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض
اور ضرب دونون سالم ہین یعنی متفاعلن معنی یہہ ہین اور جسوقت ہو تو فقیر پس نہو ترسان اور
صبر جمیل کر تقطیع یہہ ہے واذ فتقر متفاعلن تفلاتکن متفاعلن متخش شعن متفاعلن وتجم ملی
متفاعلن هم ط شعر وَاِذَا هُمْ ذَكَرُوا الْاِسَاءَةَ اَكْثَرُ الْحَسَنَاتِ * عروض سالم وضرب مقطوع است
واین چهار وزن مجزو است لزان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع ہین
یعنی فعلاتن معنی یہہ ہین جسوقت کہ وہ یاد کرتے ہین بدی کو اکثر کرتے ہین ذکر نیکیونکا تقطیع
یہہ ہے واذا ہمو متفاعلن ذکر لاسا متفاعلن اتاکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن اذا ہم ہین ہیم
باشباع ضمہ ہے اور یہہ چارون مجزو ہین هم وبطریق زحاف در دیگر ارکان وضربها مقطوع و
مرفل ومذال مضمر وموقوص ومخزول بکار دارند است اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین یعنے
صدر اور ابتدا اور حشو مین اور ضربون مین مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور مذال
مضمر یعنے مستفعلان اور موقوص یعنے مفاعلن اور مخزول یعنے مفتعلن استعمال کرتے ہین هم
واما بپارسی برین بحر بتکلف گفتہ اند و برقیاس دیگر شعرای ایشان در وافی بر عروض سالم
وضرب هم سالم یا مقطوع یا احذ یا احذ مضمر و عروض مقطوع وضرب هم مقطوع یا احذ احذ مضمر
و عروض احذ وضرب هم احذ یا احذ مضمر و هر دو احذ مضمر و در مجزو بر عروض سالم وضرب مرفل
یا مذال یا سالم و عروض مذال وضرب مرفل یا مذال و هر دو مرفل عروض سالم وضرب مقطوع و هر دو احذ یا هر دو احذ مضمر یا
عروض احذ وضرب احذ مضمر مثالها آورده اند واز زحافها مضمر بهتر باشد وچنانکہ استعمال کنند در همہ قصیده یکسان
باید است واما فارسی مین شعرا اس بحر مین بہ تکلف کہے ہین اور برقیاس اور اشعار عرب کی
وافی مین اوپر عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب بھی سالم یعنے متفاعلن یا مقطوع یعنے
فعلاتن یا احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور عروض مقطوع یعنے
فعلاتن اور ضرب یا مقطوع یعنی فعلاتن یا احذ یعنے فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون

عین اور عروض احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب بھی احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن
بسکون عین اور دونون یعنی عروض اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجزو مین اور عروض سالم
یعنی متفاعلن اور ضرب مرفل یعنی متفاعلن یا مذال یعنی متفاعلان یا سالم یعنی متفاعلن اور عروض مذال
یعنی متفاعلان اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان اور دونون یعنی عروض اور ضرب مرفل
یعنی متفاعلاتن اور عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن اور دونون یعنی عروض ضرب احذ
فعلن بتحریک عین اور دونون یعنی عروض وضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین یا عروض احذ یعنی فعلن
بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی بسکون عین کی مثالین لائے ہین اور زحاف مضمر بہتر ہے اور جیسا کہ استعمال کرین
تمام قصیدے مین یکسان چاہیے معلوم ہو سبکی مثالین لکھنا تطویل بیفائدہ ہے مگر بعض اوزان کی مثالین ہین م مثال ہردو
سالم از روانی شعر نکنم بیار کسان طمع کہ جفا بود * نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود * ت
مثال عروض وضرب سالم کی روانی سے یعنے متفاعلن تقطیع شعر مذکور کی یہہ ہے نکنم بیا
متفاعلن رکسان طمع متفاعلن کجفا بود متفاعلن نروا بود متفاعلن کچنین کنم متفاعلن نروا بود متفاعلن
م ومثال ہردو مقطوع شعر چکنم کہ جز برادِ خود نزود دل * چکنم کہ جز بتو دل ہے نگراید
ت اور مثال عروض اور ضرب مقطوع کی یعنے فعلاتن تقطیع شعر کی یہہ ہے چکنم کج
متفاعلن برادِ خد متفاعلن نزوددل فعلاتن چکنم کجز متفاعلن بتدل ہمی متفاعلن نگراید فعلاتن
م مثال ہردو مرفل از مجزو شعر ہمہ جہان تو یکی نہ بینی * چو نگار من بسفید کاری ت
مثال عروض وضرب مرفل کی مجزو سے یعنے متفاعلاتن تقطیع شعر کی یہہ ہے ہمہ جہا متفاعلن
نتو یکی نہ بینی متفاعلاتن چنگار من متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن سفید کاری بمعنی صلاحیت
اور جوانمردی ہے م مثال ہردو سالم شعر نہ روا بود کہ جفا کنی * بکسے کہ با تو وفا کند ت
مثال عروض اور ضرب سالم کی مجزو سے یعنے متفاعلن تقطیع بیت کی یہہ ہے نروا بود متفاعلن
کجفا کنی متفاعلن بکسی کبا متفاعلن تو فا کند متفاعلن م مثال ہردو احذ بیت نہ نکو بود کہ کنی *
تو بہیچ روی بدی ت مثال عروض وضرب احذ کی مجزو سے یعنے فعلن بتحریک عین تقطیع
بیت کی یہہ ہے نہ نکو بود متفاعلن کہ کنی فعلن تبہیچ رو متفاعلن بدی فعلن م مثال مزاحف
از روانی شعر روزی بود کہ عشق تو بسر آیدی * یا آن دولت بہر من بگرایدی * گر کن اول مضمر

و دوم موقوص و سوم سالم است و ہمہ قصیدہ ہمچنین باید ت مثال مزاحف کی وافی ہے جو
شعر ہر قوم متن ہے اور اس شعر مین بسر آیدی بمعنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجاے یا آنکہ
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روزی بود مستفعلن کہ عشق تو مفاعلن بسر آیدی متفاعلن یا آدت
مستفعلن بہر من مفاعلن بگرایدی متفاعلن رکن اول مضمر ہے یعنے مستفعلن اور رکن دوم
موقوص ہے یعنے مفاعلن اور رکن سوم سالم یعنے متفاعلن اور سب قصیدہ یون ہی چاہیے
یعنے تبدیل اور تغییر ارکان کی بہتر نہین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثمن بھی لاتے ہین
مرزا بیدل لکھتے ہین بیت ، کہ دام آئینہ مائلی کہ زفرصت این ہمہ غافلی ، تو نگاہ و دیدہ
بسملی مژہ واکن و بہ کفن درآ ، تقطیع چار بار متفاعلن ہے اور یہہ وزن مطبوع ہے اور
مزاحف مضمر یہہ بیت ہے بیت صنما خیالت را چہ شد کہ بما نداردالفتے ، نجلم زوحت
کز وفا بسرم گذرد رو منتے ، تقطیع متفاعلن مستفعلن چار بار ہے ہم وایراد دیگر مثالکھا
تطویل بیفائدہ اقتضا میکند این است بحرہای دائرہ موتلفہ ت اور لکھنا اور مثالون کا باعث
تطویل بیفائدہ ہے بسہ ہین بحرین دائرہ موتلفہ کی ہم ہزج این بحر بہ نزدیک عرب و عجم
مستعمل است و اصلش تازیان را در دائرہ مفاعیلن شش بار است و در بنا مجزو بکار بردہ اند
و او را یک عروض و دو ضرب باشد و بر دو وزن آید و بیتہا یش اینست ت یہہ بحر نزدیک
عرب و عجم کے مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن چھہ بار ہے اور مجزو
استعمال کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض ہے یعنے مفاعیلن سالم اور دو ضرب ہین ایک
سالم یعنے مفاعیلن اور دوسری محذوف یعنے فعولن اور دو وزنون آتی ہے بیتین اوسکی یہہ
ہین ہم اشعر عفا من آل لیلی السہب ، فالاملاح فالغمر د ، عروض و ضرب ہر دو سالم
ت پہلا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے مفاعیلن معنی یہہ ہین
دور ہوی آل لیلی سے یہہ مواضع کہ نام اونکا سہب اور املاح اور غمر ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
عفا من آ مفاعیلن للیلسہ مفاعیلن فبلا ملا مفاعیلن حفلغمر د مفاعیلن بار سہب متعلق
بمصرع ثانی ہے ہم ب شعر وما ظہری لباغی الضیم ، بالظہر الذلول ، عروض سالم و ضرب
محذوف است ت دوسرا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اوسکا سالم ہے یعنے مفاعیلن اور ضرب

محذوف یعنے فعولن ہے معنی یہہ ہین اور نہین ہے بیٹھہ میری واسطے طالب ظلم کی پیٹھہ نرم یعنے تابع ظالم نہین ہون مین تقطیع یہہ ہے
وما ظہر کی مفاعیلن لبا غضفی مفاعیلن منظہر د مفاعیلن ذلولی فعولن میم ضیم کا متعلق بمصرع ثانی ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا
اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور بغی بالفتح شتافتن چاروں لغت منتخب سے هم
و دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض هم مکفوف
و مقبوض استعمال کنند درمیان یا و نون معاقبہ باشد و صدر را اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند
ت اور سوا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیلُ
استعمال کرتے ہین اور خلط کرتے ہین انکو یعنی کہین مفاعلن لاتے ہین اور کہین مفاعیل اور عروض بھی
مکفوف یعنے مفاعیل اور مقبوض یعنے مفاعلن استعمال کرتے ہین اور عروض مکفوف مین
حرف آخر لامحالہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین معاقبہ
ہے یعنے چاہین دونونکو ثابت رکھین اور چاہین ایک کو گرا دین دونون نہین گر سکتے
اور صدر اخرم یعنے مفعولن اور اشتر یعنے فاعلن اور اخرب یعنے مفعولُ استعمال کرتے
ہین هم و اما بپارسی اصل اش در دایرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم
دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضے ہر نوعے را بحری
دیگر شمردہ اند و گفتہ اند جملہ را پنج عروض و ہشت ضرب است و بر سی و چار وزن آمدہ است
ت و اما فارسی مین اصل اوسکی دائرے مین مفاعیلن آٹھہ بار ہے اور دو قسم پر ہوتی ہے
سالم اور مکفوف یعنے ایک دائرہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی بجائے
دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمین ہین اول موفور اور موفور اوس رکن کو
کہتے ہین کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب یعنے اخرم مکفوف مفعول
پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہین یعنے مفاعیل کو کہ اوس مین خرم نہین ہوا اور
اخرم مکفوف کو اخرب پس یہہ تین قسمین ٹھہرین ایک سالم یعنے مفاعیلن دوسری مکفوف
یعنے مفاعیل تیسری اخرب یعنے مفعول مگر خرم تنہا نہین آتا اور بعضون نے ان انواع ثلثہ سے

ہر نوع کو ایک بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربین
ہین اور چونتیس وزنون پر آئی ہے اگرچہ از روے احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ مین
ضرب دین چالیس ہون مگر چونتیس مستعمل ہین باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض و ضرب
کی انواع ثلثہ مین بیان ہوگی هم هزج سالم عروضیان این نوع را سه عروض و سه ضرب آورده
اند و هیجده وزن شمرده اند ازانجمله یکی وافی یعنی مثمن و دو مجزو یعنی مسدس و دو مشطور
یعنی مربع ت. هزج سالم عروضی اس نوع کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور
فعولان اور محذوف فعولن اور تین ضربین یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف
فعولن والے ہین اور پانچ وزنون پر شمار کیا ہے اونمین ایک وافی یعنی مثمن اور دو مجزو
یعنی مسدس اور دو مشطور یعنی مربع اور هزج سالم یہان بمقابلہ هزج مکفوف اور هزج
اخرب کے ہے یعنی سوا سے عروض و ضرب کے اور ارکان سالم ہین اگرچہ عروض و ضرب
بھی ارکان سالم واقع ہون هم و بیت مثمن اینست بیت ترا دنیا همی گوید که دل در من
نه بندی به ؏ تو خود می بینی نینوشی ازین گویای ناگویا ؏ عروض و ضرب هر دو سالم ست و بیاری هستی
ازین دایره در از ترتیب نباشد و در حشر این وزن مسبغ نشاید که از دایره بیرون شود و بعضی
چون در آخر مصراع دو حرف بینند که آنرا ایک حرف شمرند مانند الف و نون پندارند که مسبغ است
و خطا بود چه امثال آن درمیان بیت بجاے یکحرف افتد چنانکه گفته ایم ت اور بعض نسخون مین
مصرع آخر بیت مذکور کا یون ہے ؏ تو خود پندی نمی شنوی ازین گویای ناگویا صاحب حاشیہ
لکھتا ہے ح در ان تکلف تسکین نون شنوی می افتد تم کلامه معلوم ہو کہ فقط نسخہ ثانی مین
تکلف بتسکین نون شنوی نہین ہے مصرع اول مین بھی یہی تکلف لفظ نینوشی مین ہے
اور شعر مذکور مین مراد گویای ناگویا سے دنیا ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت کرتی ہے
عروض اور ضرب دونون اس بیت مین سالم ہین یعنی مفاعیلن تقطیع یہہ ہے ترا دنیا مفاعیلن
همی گوید مفاعیلن که دل در من مفاعیلن نه بندی به مفاعیلن تو خود می بین مفاعیلن و نینوشی
مفاعیلن ازی گویا مفاعیلن ناگویا مفاعیلن ؏ مفاعی ہین اسکے لغو مثمن مطلق ہے دراز ترتیب نہین ہوتی
معلوم ہوا کہ خواہ مفاعیلن چار بار خواہ مفاعیلن فعولن مکرر ہو یہہ دونون مثمن ہین مسباع

مثمنات مین نہچاہیے ہان اور سباعیات مثمن اگر ہین تو مساوی ہین
کوئی اس سے درازتر نہین پس آخر مین اِن وزنون کی تسبیغ نچاہیے کہ بیت دائرے
سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
ونون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف
ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہہ الف
ونون یا امثال الف ونون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور مکین حشو مین بروزن فَعَل گنے جاتے
ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہمنے صاحب
حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قوله بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ
اہل فن وخود مصنف علام دراول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع
از اسباغ شمرند معتبر بیسا زند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع
اول است درصورتیکہ مصرع نباشد وہمین معنی صحیح میشود قوله چہ امثال آن درمیان بیت
والا کلام در آخر مصراع است نہ در وسط واین توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد
مصنف علام نیست زیرا کہ در وزن ثانی مربع این بحر در مابعد در عروض وضرب ہر دو
تخلیہ اعتبار دو ساکن مینماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ
لازم نیاید دو ساکن اعتبار نکنند ومراد از درمیان بیت در بیت است ہر جا کہ باشد واین
غایت توجیہ از جانب مصنف ست لیکن اینہم پسندیدہ اش نیست چہ او بضرورت نیز ردوا زد
چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد وتحمیل کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوص
کہ آنرا مصنف جابجا قائم مقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ
حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ ہزج مثمن سالم کی
مین تسبیغ نکہا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن
مثل الف اور نون خواہ مثل اوسکے یا واو ونون آخر مصرع اول خواہ آخر مین مثل
انسان اور حیوان اور مسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ

یہہ الف اور نون اور یا و نون اور واو نون حشو مین بمقام ایک حرف کے لیے جاتے
ہین اور نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ
بیت دائرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے امثال کو
بمقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین
چاہین دو حرف ساکن اور الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصراع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے
در بیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بضرورت
بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراض
کرتا ہے این ہمہ یعنے چہ آورد محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنی الف و
نون کو بجاے یک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج مثمن
سالم وغیرہ مین تسبیغ نکہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے بہتر ہے
پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین پڑین
اوسکو مسبغ نہ سمجھا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع حکم
وزن مثمن رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین
م دو وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر بیگونہ بیت ہلا زیبا رخا
برخیز و پیش آر + می بادو رخت ہمرنگ و ہم بوے + ت پہلا وزن مسدس کا اسطرح ہے
کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیساکہ بیت
مرقومہ متن ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین ای آگاہ ہو ای محبوب خوبرو تقطیع یہہ ہے
ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن زپیشا ر فعولان مئی بادو مفاعیلن رخت ہمرن مفاعیلن
گہم بوی فعلان ح قولہ مقصور یا محذوف اہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف
ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض
یا قصر ضرب و وزن واحد شمار ندو بالعکس یا نیز عروض سالم و ضرب مسبغ یا مذال

و بالعکس را واحد الوزن بیشمار ند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی دارد بلکہ مذہب
جمہور یہی ہے کہ اجتماع حذف و قصر آخر مین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہہ ہے
ح بہار رہیا مفاعیلن خمار خی مفاعیلن زہے شیار فعولان ماہی بادو مفاعیلن رخشمن مفاعیلن عنبر
کبو ئی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کر کے کبو ئی کو
بروزن فعولن لکھنا یعنے چہ ہم وزن دوم را عروض ہم مقصور ست یا محذوف و ضرب محذوف
برینگونہ بیت فروغ روے او چون نور خورشید * نسیم زلف او چون بوی عنبر *
ت اور وزن مسدس کا دوسرا یہہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے
فروغی رو مفاعیلن یا وچو نو مفاعیلن ز خرشید فعولان نیسمی زل مفاعیلن فا وچو بو
مفاعیلن یعنبر فعولن ہم وزن اول مربع را عروض و ضرب سالم بود برینگونہ بیت
بیاران می کہ پنداری * روان یاقوت تابستی * ویا چون بر کشیدہ تیغ * پیش آفتابستی *
ت وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن
جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیارامی مفاعیلن کپندا ری مفاعیلن روانیاقو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن و یا چو بر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غپیشی آ مفاعیلن فتابستی
مفاعیلن تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی ہے اور یاقوت بالیستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت
تابست آفتاب ست اور حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی و روشنی دارد درینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطاء خفی ست باکی ندارد اما آنچہ در بعض نسخ بایستی بباء موحدہ قبل الف و بیای مثناۃ تحتانی
قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست و تعلق پنداری را بخوبی صلاحیتی
نمیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستے کو بالیستے گمان کرنا سوا اسے نا واقفیت
فن کے اور کیا کہنا چاہیے اور گمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کسواسطے کہ آفتاب
بمعنی خورشید ہے اس جگہہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہو کہ معنی ترکیبی
آن آفت اب ست و بحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید ست و بمعنی خورشید مجاز ست بخلاف مهتاب که بمعنی روشنی ماه ات
و بمعنی قرص ماه مجاز ست و قیاس ماهتاب بر آفتاب و قیاس آفتاب بر ماهتاب خطا است
اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ آفتاب معروف ست و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمده کشف
وغیرہ سے ھم وزن دوم را ہر دو مقصور آورده اند و مثال بر ینگونه اند بیت بماند ستم
غریوان * من از بیداد ہجران * و این محذوف است اور وزن دوم مربع مین عروض
اور ضرب دونون مقصور لائے ہین یعنی فعولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہ ہے بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان منز بیدا مفاعیلن دہجران فعولان غریوان بمعنی فریاد
کننده ہے اور یہہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کسواسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دائرے سے خارج ہو جاوے و اگر مربع نصف مثمن ٹھہرے
لہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول مین مطلق
مثمن مین تسبیغ کو منع کیا ہے ھم و قیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند که اینجا ہر دو وزن آید
یکی را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر را عروض ہمان و ضرب محذوف و الا ہر دو
ضرب مسدس نیز یکی گیرند و حقیقت آنست که در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جهت قافیه نباشد و چون چنین باشد ہر یکے را از ہزج مثمن و مسدس یک وزن باشد
و مربع را دو وزن پس ہزج سالم را چہار وزن بیش نباشد ت اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہے
کہ اس جگہہ دونون وزن لائین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور
ضرب مقصور اور دوسرے کا عروض وہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر یہہ امر قرار نہ دین
تو چاہیے کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بھی ایک کہین اور حقیقت کہ زبان فارسی مین کچھ فرق ان دونون
وزنون مین نہین ہے الا از جہت قافیہ مراد یہہ کہ مقام قافیہ آخر بیت ہے اور سمین البتہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہہ امر قرار پایا تو یہہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کی ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ سبیغ

هم و در مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بر وزن اخیر و درین نوع هیچ زحاف دیگر روا نبود
ت اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علے الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے
کسواسطے کہ در صورت زحاف بحر سالم نرہے گی هم ہزج مکفوف درین نوع هم وافی و مجزو
و مشطور یعنے مثمن و مسدس و مربع آید و همه ارکان مکفوف ارند و آنرا ایک عروض و دو ضرب
آورده اند و بر شش وزن شمرده اند دو مثمن و دو مسدس و دو مربع عروض همه مقصور یا محذوف
ضربها یکی مقصور و دیگر محذوف و بحقیقت همه سه وزن باشد چنانکه گفتیم ت ہزج مکفوف
اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنے مثمن اور مسدس اور مربع لائے ہین اور سوا
عروض وضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور
دو ضربین ہین اور چھ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہی مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہہ چھ وزن ہین جیسا کہ کہا ہمنے
ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہہ چار چار وزن ہوتے ہین
مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر وزن نہین ہے
حقیقت مین یہہ چارون ایک وزن ٹھہرے وعلی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیون نے جو چھ وزن کہے ہین دو وافی
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مثلاً وافی مین جب قصیدہ
خواہ غزل خواہ قطعہ کہین گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہوسکیگی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہو سکے گی پس ضربین دو ٹھہرین اور عروض قصیدہ و ضرب
محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدہ ضرب مقصور مین بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی وہی وزن ہونگے هم مثال
مثمن شعر بہار آمد و مشغول پراگنده حالی ـ نسیم سمن آورده بین باد شمالی

ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیساکہ شعر
مذکور مین ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش
سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آئینہ زدودن
اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول بتقدیم قاف صاد پر ہے قصل سے
اور قصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل بمعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہہ بھی منتخب سے
اور نسیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم
سمن شمیم سمن ہو تقطیع یہہ ہے بہارام مفاعیل د مصقول مفاعیل برنگند مفاعیل حوالی
فعولن نسیمس مفاعیل سمن اورد مفاعیل بمن باد مفاعیل شمالی فعولن م مثال مسدس شعر
نگرتا غم ہجرانت چہ کردہ است * برین عاشق بیچارہ پر درد ت مثال مسدس کی کہ عروض
دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے
نگرتا غ مفاعیل مہجرانت مفاعیل چکردست فعولان برین عاش مفاعیل قبیچار مفاعیل
اپردرد فعولان م مثال مربع بیت بدستان دل من برد * یکے ترک پریزاد *
ت مثال مربع کی جسمین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور
مین تقطیع اوسکی یہہ ہے بدستاد مفاعیل لمن برد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان
م وتسکین اوسط روا بود ومتاخران برین وزنہا شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت
در صدر وابتدا موفور و آخرب بسیار جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید بیت دل آزاد کن از
درو تن آزاد کن از رنج * جام آور و در رود آور و نرد آور و شطرنج * و برعکس ہم گفتہ اند
ت اور تسکین اوسط روا ہے یعنے ان وزنون مین اگر چاہین بجاے مفاعیل مفاعیل کے مفاعیل
مفعول لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کم کہے ہین اور متقدمون نے
درمیان ایک بیت کے صدر وابتدا مین موفور یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو
اکثر جمع کیا ہے جیساکہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہہ ہے دلازاد مفاعیل کنزدرد مفاعیل
تنازاد مفاعیل کنزرنج فعولان جامادو مفعول رسعد اد مفاعیل رنرداو مفاعیل رشطرنج فعولان
صدر اسمین موفور اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

سوفور اور رود نام ایک ساز کا ہے ہزج اخرب و این نوع ہم مثمن آید و مسدس و مربع نیز
وصدر و ابتدا ہر دو اخرب آرند باقی مکفوف وگفتہ اند آنرا پنج عروض و ہشت ضرب است و بنسبت
وزن آمدہ است ہفت مثمن و ہشت مسدس و ہشت مربع و بحقیقت آنرا سہ عروض و سہ ضرب است
و باعتبار تحقیق اگر خواہند این عدد را مضاعف گیرند و بردہ وزن است سہ مثمن و سہ مسدس
چہار مربع ت ہزج اخرب یہہ نوع بہی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو
اخرب لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین
اول سالم مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنے
فعول یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنے فاع یا فع اور آٹھہ ضربین
ہین اول سالم یعنے مفاعیلن دوم مقصور یعنے فعولان سوم محذوف یعنے فعولن چہارم ازل
یعنے فعول پنجم مجبوب یعنے فعل ششم مسبغ یعنے مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنے فاع ہشتم
مخنق مجبوب یعنے فع اور تیئیس وزنون پر آتی ہے سات مثمن اور آٹھہ مسدس اور آٹھہ مربع
اور حقیقت مین اوسکے تین عروض ہین اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل
یا مجبوب کسواسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل
و مجبوب ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہگئے اور تین ضربین ہین سالم اور مسبغ
ایک مقصور اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب
ہین اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہین ان اعداد عروض و ضرب مین تضعیف کرین یعنے
ایک ایک کو دو دو شمار کرین پس از روی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور دس
وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض والضرب دوم جسمین عروض اور ضرب
مقصور و محذوف ہین سوم جسمین عروض و ضرب ازل او مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور
تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور
اور محذوف ہین سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق
اور مخنق مجبوب ہین آور چار مربع ایک جسکی عروض اور ضرب سالم ہین دوم جسمین عروض
مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جسمین

عروض اور ضرب محذوف ہین چہارم جسمین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق
ازل اور مخنق مجبوب سے ہے یہہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع
مین نہین لاے کسواسطے کہ مثمن مین نچا ہیے کہ بحر دائرہ سے نکلجاے گی اور مربع مانند مصراع
واحد مثمن ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا
اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق اه معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیراکہ بہ
تضعیفش اوزان دہ نمی شود پس اگر تضعیف سہ اخیر مراد ہست از سہ اخیر مراد از تضعیف ضرب
گرفتہ و عروض را بدستور باقی داشتہ نمی شود و اگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد نہ دہ نہم کلام
پوشیدہ نہ ہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض و ضرب نہین
کیا ہے بلکہ ہر جگہہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم مالا یلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے
کہ پہلے سمجہہ لے تب بات مُنہ سے نکالے ہم و تفصیل این ہست ا عروض و ضرب ہر دو سالم
بر ینگونہ بیت ای کودک جادو وش وای فتنۂ اہرمن ٭ شکر لب و زیبا رخ و سنگین دل و
سیمین تن ٭ ت اور تفصیل یہہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے
مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہ کہ ای کود مفعول ک جادو و مفاعیل شَ وای فتن
مفاعیل اِ اَہرمن مفاعیلن شکر ل مفعول ب زیبا ر مفاعیل خُ سنگین د مفاعیل لُ سیمی تن مفاعیلن
مجوس دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو
آہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے آہرمن دہرمن ہے
ای فتنۂ زمانہ من ہم و چون در ہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
چہار بار و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یاری آن یار منم
آری چہ گذشتہ شوم یاری دریای تو اولی ترست اور جو اس قصیدے مین یعنے اس وزن
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع
ایک وزن اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے
تقطیع گفتی بکشم مفعول ... یاری مفاعیلن ... مفعول ... مفاعیلن گر گشت مفعول شوم

مفاعیلن در پای مفعول تا دلا تر مفاعیلن هم ب عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش
بیت صد سال با مید سلامی و پیامی ٭ چون معتکفان بر در و بام تو توان بودت دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان مثال اوسکی بیت
مسطور ہے تقطیع یہ ہے صد سال مفعول با مید مفاعیل سلامی و مفاعیل پیامی فعولن چو معت مفعول کفا بر د
مفاعیل ر با میت مفاعیل تو ا بود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہہ ہے بیت دود از جگرم زمزمہ چنگ بر آورد ٭ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ بر آورد هم
ج عروض ہمان وضرب محذوف وہمان ست کہ وزن گذشتہ ست ت تیسرا وزن عروض
وہی یعنی مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند ٭ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری در عشق کسی را
خبر از راز کسے نیست ٭ آتش بسرم سوزد و دستار نداند ٭ اور یہہ وہی وزن گذشتہ ہے ح
یعنی چون نزد مصنف در محذوف ومقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونون کو بیان کرکے لکہدیا کہ حقیقت مین یہہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر وحذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی دارد هم ر عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل ہ عروض ہمان وضرب مجبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم ٭ شایستہ نباشیم قدمہای ترا ٭ ت چوتھا وزن
عروض ازل یعنے فعول یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنے فعل مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہہ ہے با ایہ مفعول مہ در راہ
مفاعیل تو گر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہای مفاعیل ترا فعل اور
جو حقیقت مین یہہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم وتاخیر مثالین دونون
وزنون کی ہوسکتی ہین محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی ح قولہ عروض ہمان
وضرب مجبوب اختلاف ضرب بازل ومجبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق علام
یک دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ
بظاہر دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اوسکی ہے کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا
یہہ امر بار بار بہ نسبت محقق لکھنا بیجا ہے اور سبب اسکا ناآشنائی فن سے ہے هم وعروض فاع
یا فع گفته اند وضرب فاع زعروض همچنان وضرب فع وشرط کرده اند که ماقبل عروض وضرب
درین دو وزن سالم بود واین سهو است چه این دو وزن همان است که چهارم وپنجم الا آنکه متحرک
آخرین مسکن الاوسط است وعروض وضرب مخنق شده مثالش این وزن شعر ترسند از آنم که اگر دیر
آید * زین جان پر از درد برآید فریاد * واین چهار وزن بحقیقت یکی است بوزن ترانه است که
آنرا رباعی خوانند وبپارسی دوبیتی گویند ت چھٹا وزن عروض فاع یعنی مخنق ازل یا فع یعنی
مخنق مجبوب کہا ہے اور ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی
چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم آئے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہہ دونون وزن وہی
ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہہ کہ متن متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض
اور ضرب مخنق ہوئے ہین اسطرح کہ لازم مفاعیل کا فای فعول وفعل سے ملا ہے اور مفاعیلن
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ترسند مفعول
ازانم کہ مفاعیل اگر دیرا مفاعیلن ید فع زین جان مفعول پر ز درد مفاعیل بر آید فر مفاعیلن یاد
فاع اور یہہ چارون وزن یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہہ وزن ترانی کا ہے
کہ اوسکو رباعی کہتے ہین اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہہ ہین
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسواسطے
ایک ہین کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخرین مغیر وزن نہین ہے اور ششم
اور ہفتم مخنق اوسکے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہہ بھی صاحب میزان کو
مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ واین سہو است یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ چون در
چہارم وپنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصرع واقع می شود سہ متحرک یعنی لام مفاعیل
ودو متحرک فعول یا فعل بہم آیند وتسکین وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را با قبل متضم نمایند یعنی

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فلع یا مفاعیلن فع شود پس بتحقیق در ینجا رکن سالم نیست و این ہر دو
فرع چہارم و پنجم است مگر بار خدایا چنان گویند کہ مراد از سالم در صورت است نہ بحقیقت و ہمین قدر
تغیر برای اختلاف کافی ست تم کلامہ معلوم ہوا کہ طالب علمی اور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن
مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ اپنے گمان مین یہہ مطلب سمجھا کہ اس
وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حال آنکہ مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ وزن ششم و ہفتم کو
برا سے سمجھنا سہو ہے بلکہ یہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکھتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برا سے
اختلاف کافی ہے یہہ کسی کے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن
نہین بدلتا بلکہ کہتے ہین کہ اس وزن مین یہ رکن مخنق آگیا ہے م مسدسات ح عروض سالم
یا مسبغ و ضرب مسبغ ط ہر دو سالم بر نگونہ بیت تا کے بود ای کودک سنگین دل ٭ جور تو
برین عاشق بی سامان ت مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ
یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنی مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم
یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تا کیب مفعول ود ی کود
مفاعیل ک سنگیدل مفاعیلن جو ریت مفعول بری عاش مفاعیل قبی بیسا مان مفاعیلان چونکہ
ت مسبغ مغیر وزن نہین ہے ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے
م ی عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پریزاد ٭
کس نیست بخوبی ہمچنان یار ٭ یا عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان ہست ت
دسوان وزن عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان
مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے اور تقطیع اوسکی یہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزاد
فعولان کس نیس مفعول بخوبیہ مفاعیل چیا یار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعولان
یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنے دہم اور یازدہم وزن واحد ہے
اور مثال اول کافی ہے م یب عروض ازل یا مجبوب و ضرب ازل یج عروض ہمچنان و ضرب
مجبوب مثالش بیت با تو نتوان گفت سخن ٭ زیرا کہ توئی شاہ بتان ج ت بارہوان وزن
عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرھوان وزن عروض وہی ہا یعنی فعول یا فعل اور ضرب مجبوب یعنی فعل مثال مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے باتوں مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل زیرا کہ مفعول تو ئی شاہ مفاعیل
بتا فعل یا بتان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے ھم ید عروض فاع یا فع
وضرب فاع یہہ عروض ہمچنان وضرب فع و ماقبل عروض وضرب ہر دو سالم و این ہم سہو است
وبحقیقت ضربہای گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلف مشاک ٭ خجلت
زدہ از رویت مہ ٭ ت چودھوان وزن عروض یعنی مخنق ازل یا فع یعنی مخنق مجبوب اور ضرب فاع
پندرھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع مگر ما قبل عروض وضرب کی ارکان سالم کی شرط
کی ہے یہہ بھی سہو ہے جیساکہ مثمن مین بیان ہوا اور حقیقت مین یہہ اضراب گذشتہ ہین یعنی اوزان گذشتہ ہین
اما مسکن بسبب تخنیق کی مثال اوسکی بیت مرقومہ متن ہی تقطیع وسکی یہہ ہی دل سوخ مفعول تا ز زلف مفاعیلن مشاک فاع خجلت ز
مفعول د و از رویت مفاعیلن مہ فع پس یہہ چارون وزن بھی حقیقت مین ایک ہین جیساکہ
مثمن مین بیان ہوا ھم مربعات یو ہر دو سالم بر ینگونہ شعر اکنون کہ چنین زارم ٭ بر من نکنی
رحمت ٭ و این مانند یکمصرع مثمن است کہ رکن سوم مخنق آرند ت مربعات سولھوان وزن
مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیساکہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے اکنوکہ مفعول چنی زارم مفاعیلن بر من نہ مفعول کنی رحمت مفاعیلن اور یہہ مانند ایک
مصرع مثمن کے ہے یعنے مانند ہزج اخرب مثمن جسمین رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول مفاعیل
مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کرکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن کہتے ہین ھم نیز ہر دو مقصور و
رکن ابتدا اخرب نشاید و بر ینگونہ بود بیت من بی تو چنین زار ٭ تو از دور ہمین خند ٭ ج عروض
سالم وضرب با محذوف بر ینگونہ بیت چندین چہ کنی تنبل ٭ ما را چہ فریبی ٭ و این ہر دو
ہمچنان ست کہ در اول گفتہ شد ت سترھوان وزن عروض اور ضرب دونون مقصور یعنی فعولان
اور اس وزن مین رکن ابتدا اخرب بجا ہے اسواسطے کہ جب دونون مصراع مربع کو مثمن کرین کوئی
وزن مثمن نہین ہوسکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکر ہو بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے اور تقطیع یہہ ہے من بیت مفعول چنی زار فعولان تا ز دور مفاعیل ہمی خند فعولان
اور اٹھارھوان وزن عروض سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنے فعولن بیت مثال کی

مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چندیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن مارایچ مفعول فی بیچ فعولن تنبل بالضم اول وثالث بمعنی مکر وحیلہ از لطائف وبرہان ولغات ترکی وسراج کذا فی الغیاث اور یہہ دونون وزن اوسطرح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن کے ہم بیطہ ہر دو محذوف برینگونہ **بیت** ای یار گرامی ٭ آخر تو کجائی ٭ واین در حکم یک مصراع نیست وکوتاہ ترین وزنہای ہزج است **ت** وزن اونیسوان عروض اور ضرب دونون محذوف یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے ای یار مفعول گرامی فعولن آخر تو مفعول کجائی فعولن اور یہہ ایک مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ سے نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین اسمین ہین کم کجا اینکہ عروض ہتم بود وضرب ازل یعنے فعول برینگونہ **شعر** یکبارہ چنین جاہل وخونخوار مباش ٭ کا عروض ہمان وضرب مجبوب برینگونہ **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا کب عروض ہمچنان وضرب فاع یا قبلش سالم برینگونہ **بیت** مشتاب برفتن صنما لحتی باش ٭ کج عروض ہمچنان وضرب فع برینگونہ **بیت** دانیکہ دلم از سر تو کے گردد ٭ واین ہمہ چہار یک وزن است بروزن یک مصراع ترانہ پس بحقیقت اوزان مربعات چہار ست وانچہ ازین وزنہا مانند یک مصراع مثمن ست متاخران استعمال کمتر کنند وقدما بران شعر بسیار گفتہ اندت بیسوان وزن وہ کہ عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت منعقد ہو اور رکن عروض کچھہ داخل مصرع اول اور کچھہ شامل مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنے فعول اسطرح **بیت** یکبارہ چنین جاہل وخونخوارہ مباش ٭ لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار مفعول چنی جاہ مفاعیل لخونخار مفاعیل مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب مجبوب یعنے فعل اسطرح **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ٭ نون نشود کا شامل مصراع اول تقطیع یہہ ہے دانیکہ مفعول دلز تون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی یعنے ناپدید اور ضرب فاع مخنق ازل اور ما قبل اوسکے رکن سالم اسطرح **بیت** مشتاب برفتن صنما لحتی باش ٭ صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہہ ہے مشتاب مفعول برفتن ص مفاعیلن نما لحتی مفاعیلن باش فاع تیئسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فاع مخنق

محبوب اسطرح بیت وانی کہ دلم از سر لو سے کے گرد وہ رار سر متعلق مصرع ثانی سے ہے معنی یہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل پھیر اتیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہین تقطیع یہ ہے
وانیکہ مفعول دلم ازس مفاعیل زتو کی گر مفاعیلن ود فع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑہا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معقد کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے لکہی سح
وانیکہ مفعول دلسیر مفاعیل زتو لیگر مفاعیلن ودفع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ ست زیرا کہ
عروض درین شعر ناپدید نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست تم کلامہ
اور یہ چارون یعنے وزن بستم وبست ویکم وبست ودوم وبست وسوم وزن واحد ہے ایک مصراع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کسو اسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن ہے
اور یہ چار ون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات مین مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم دلشیان
ہر مصراعے را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہای معقد از اشعار تازیان
کہ آنرا منتصف معین نباشد وبدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و بتازی رباعی ودر ہر چہار قافیہ آوردن لازم می شمردہ اند اما بنزدیک متاخران چون مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است وہر بیتے را ازین ابیات مصراعے می شمرند
ورباعی را دو بیتی میخوانند ومصراع سوم راخصی خوانند وقافیہ شرط نمی نہندت اور قدما
ہر مصرع مربع مین قافیہ لائے ہین اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے
رجز چہار رکنی کی فارسی مین کہ ایک بیت مربع اوسکی بجائے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے
اور ایک بیت مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس مین تنصیف
معین نہین ہوتی ہے یعنے معقد کہ اوس مین عروض کچہہ شامل مصرع اول اور کچہہ داخل مصرع ثانی ہوتا ہے
اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب سے
ترانے کو قدما نے چار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چہار بیتی کہا ہے یعنے اوس مین ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی مین اوسکو رباعی کہتے ہین مانند چار دن مصرعون مین قافیہ لانا واجب

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن
بھی متروک ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو ذو بیتی
کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوس مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور
خصی لغت مین خصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے ہم وبدانکہ رکن دوم از مثمنات
کہ چہار خانہ نبود واز مسدسات و مربعاتی کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ
خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود ت اور معلوم ہو کہ رکن
دوم مثمنات مین جسوقت چہار خانہ نہون یعنے مسمط نہون کسواسطے کہ مسمط مین ارکان برابر
اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات اور مربعات مین جسوقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہون کسواسطے
کہ مسجع مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ وہ رکن دوم مقبوض استعمال کرین
یعنے مفاعلن لائین اور یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے
جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی کا
حال محقق خود بیان کرتے ہین ہم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدگر روا بود و میان یا
و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تسکین اوسط روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب
رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق
شاید بران تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت
نہ بندد و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از ازدواج این شش وجہ
با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند ت لیکن ترانے
مین خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور
نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون سببونکے ساتھ ہی گر نہین
سکتے اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف
اوسط کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہ
مسکن ہو اور ایک جگہ متحرک اسمین کچھ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانہ کا
مقبوض مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق ہو
بشرطیکہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے
مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کسواسطے کہ جب رکن مین تخنیق کرتے ہین ماقبل اوسکا حرف متحرک
ہوتاہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہو سکیگی اور رکن چہارم
ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنی فعل
چاہیے پس ان چھہ وجہون کی آمیزش سے ساتھہ چار وجہون رکن چہارم کی چوبیس وجہین
حاصل ہوتی ہین کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چھہ وجہین یہہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن
یا مفعول یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہہ ہین کہ رکن چارم فاع
یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم
دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتہا مفعولن اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن
اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور
چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اونکی یہہ ہو جو لکھی جاتی ہے

١ مفعول مفاعیل مفعول فعل	٩ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	١٧ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
٢ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	١٠ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	١٨ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
٣ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	١١ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	١٩ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
٤ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	١٢ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	٢٠ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
٥ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	١٣ مفعولن مفعولن مفعول فعل	٢١ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
٦ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	١٤ مفعولن مفعولن مفعول فعول	٢٢ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
٧ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	١٥ مفعولن مفعولن مفعولن فع	٢٣ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
٨ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	١٦ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	٢٤ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قوله این شش وجه که حاصل شده ست از ضرب چار وجه رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق
مکفوف مخنق و غیر مخنق با دو وجه رکن سوم یعنی مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامه اتنا سمجھہ مین نہ آیا کہ
جب چار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھہ ہوتے ہین نہ چھہ چوبیس کا نکلنا کیسا هم و این بیچمیرا

خاصیتی ست و آن آنست که درری از دوازده سبب خفیف مصراعی افتد برینگونه شعر ای دلبر
دل شد خوش جان هم شد زو خوشتر ٭ و این وزن اول مثمن ست که رکن آخر سالم است و اگر
یک یک سبب از وی افگنی وزنی دیگر شود هم از اوزان این بحر تا انگاه که پنج سبب بماند
و مصراعی بود از مربع این بحر برینگونه شعر ای دلبر دل شد هم بسبب تسکین متحرکات ست
پس هشت وزن حاصل آید برین ترتیب که فضل هر یکی بر دیگری بیک سبب خفیف باشد
ت اور اوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع
آتا ہے جیسا کہ مرقومۂ متن ہے وزن اوسکا یہہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہہ وہی
وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی
مثال یہہ بھی مصرع ای دلبر جادو وش وای فتنۂ اہرمن ٭ پس جب ارکان مخنق ہونگے بروزن
مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جاویگی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے
گرا دے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاوے اس بحر کے اوزان سے ہی اور تسکین متحرکات سے
بھی یہان تک کہ پانچ سبب رہجائین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومۂ
متن ہے اور وزن اوسکا مفعولن فعلن پس آٹھہ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے
کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر ساتھہ ایک سبب خفیف کے ہے مثلا اخرب مثمن یہہ وزن ہے
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
مصرع اوسکا ہے صد سال بامید سلامی و پیامی ٭ اور جب دو سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول
مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے با این ہمہ در راہ تو گر خاک شوم ٭ اور جب تین سبب
کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ہے تا کی بود ای کودک سنگین دل
اور جب چار سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہے کس نیست جگر
خوار تر از من ٭ اور جب پانچ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے
با تو نتوان گفت سخن ٭ اور جب چھہ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مصرع اوسکا ہے
اکنون که چنین خوارم ٭ اور جب سات سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفعولن مصرع اوسکا ہے اے
یار گرامی ٭ اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہہ مصرع ہے

بحر رجز

ای دلبر دل شد * کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن م رجز واین بحر ہم در ہر دو
لغت مستعمل ست و اصلش تازیان را ور دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجزو و مشطور
و منہوک بکار دارند اور ایک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید دو وافی و یکی مجزو و یکے
مشطور و یکے منہوک و بیتہا ایش اینست ت یہہ بحر بھی دونون لغت یعنی عربی اور فارسی مین
مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن چہہ بار ہے اور استعمال مین اوسکو
وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب ہین
یعنی سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور
ایک مجزو یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے
دو رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اوسکی یہہ ہین م ا شعر دَارٌ لِسَلْمٰی اِذْ سُلَیْمٰی جَارَۃٌ
قَفْرٌ تُرٰی آیَاتُہَا مِثْلَ الزُّبُرِ * عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی مستفعلن جیسا کہ مرقومہ متن مین معنی اوسکے یہہ ہین کہ یہہ گھر معشوقہ سلمی کا ہے
جسوقت سلمی ہمسایہ اوسکی تہی خالی دیکہتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال پر
نویسندہ ہے تقطیع یہہ ہے دارن لسل مستفعلن مااذسلی مستفعلن ماجارتن مستفعلن قفرترا
مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثلززبر مستفعلن م ب شعر اَلْقَلْبُ مِنْہَا مُسْتَرِیْحٌ سَالِمٌ
اَلْقَلْبُ مِنِّیْ جَاہِدٌ مَجْہُوْدٌ * عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت
دوسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہہ
ہین دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا میں ڈالا گیا ہے مستریح بالضم
طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب
من مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن فی جاہدن مستفعلن مجہود
مفعولن یہہ دونون وزن وافی ہین م ج شعر قَدْ ہَاجَ قَلْبِیْ مَنْزِلٌ * مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرٌ *
و این مجزو است و عروض و ضرب سالم است تیسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب
اوسمین دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ ام عمرو سے
خالی ہے تقطیع یہہ ہے قدہاج قل مستفعلن بی منزلن مستفعلن من امم عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن اور یہہ مجزو ہے م شعر یا ناج احزانا * وشجو اقد شجا * و این مسطور است
دعروضش ضربش باشد و صدرش ابتدایش ت چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ مشطور ہے
یعنی تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا مین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون
مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہہ ہین کون چیز ہیجان مین لائی خرنوشنکو اور رنج کو یا حاجت کو
کہ اوسنے محزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہہ ہے
ما ہاج احـ مستفعلن زانن وشجـ مستفعلن ون قدشجا مستفعلن م ہ شعر یا لیتنی فیہا جذع +
داین منہوک ست مانند مشطور و حشو ندارد ت پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ منہوک ہے
یعنی نصف مجزو مربع مانند مشطور کے یعنی اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے
فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس
زمانے مین جوان یہہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا
تقطیع یہہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بفتحتین جوان نو و تازہ منتخب م و عبد الصمد
بن معذل رجزی گفتہ است و ہر بیتی ازان رکنی بر نیگونہ شعر قالت جبل ماذا الخجل
ہذا الرجل حین احتفل اہدی البصل * وحکم این حکم شعر ہاے ست کہ بزیادت از ارکان مستعمل
گفتہ اند بہ تکلف ت اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین
ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین کہ کہا مسماۃ جبل نے یہہ کیا خجالت ہے
کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاز کو تقطیع قالت جبل مستفعلن ماذ الخجل مستفعلن ہاذ الرجل
مستفعلن حین احتفل مستفعلن اہدا البصل مستفعلن پس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرونکا ہے کہ زیادہ
ارکان مستعملہ سے کہے ہین بتکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کی اور
سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی
المنتخب م و بطریق زحاف در ہمہ رکنہا خبن و طی و خبل روا بود و در ضرب مقطوع خبن وشکل روا بود

در رکن آخر مشطور مقطوع و مخبون مقطوع بسیار آمده است و خلیل آنرا در عدد نیاورده ت اور بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طی یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن روا ہے اور ضرب مقطوع مین یعنی جب ضرب مفعولن ہو خبن سے زیادہ ، وانہین ہے یعنی ضرب بجائے مفعولن فعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن اور مخبون مقطوع یعنی فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل قائل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب رکھتا ہو یہہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قائل اوسکا ہوا ہے کذا فی المفتاح ھ واما پارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی و از ہر یک وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و بر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کمتر اعتبار کنند و سالم و مطوی را چہار عروض و دہ ضرب آوردہ اند و برسی وزن نہادہ و با مخبون بہم جملہ پنج عروض و دوازدہ ضرب باشد و بر چہل و چہار وزن باشد ت واما فارسی مین اصل اس بحر کے دائرے مین مستفعلن آٹھہ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم او مخبون اور مطوی اور ہر ایک کو انہین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور وجہ تفسیر کی یہہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان نہو اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہے ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض اور دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملاکر پانچ عروض اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے ھ رجز سالم عروضیان گفتہ اند این نوع را دو عروض و پنج ضرب است و بر پانزدہ وزن آمدہ چہار مثمن و چہار مسدس و پنج مربع و یکے مثلث و یکے مثنے باین تفصیل مثمنات ت رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس نوع کے دو عروض ہین یعنی سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا اعرج مفعولان اور پانچ ضربین ہین یعنی سالم اور مذال اور اعرج اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزنون

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک مثنے اگرچہ قیاس چاہتا ہے کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل اون پندرہ کی یہہ ہے مثمنات ھم اعروض سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض ہمچنان وضرب سالم وہر دو بحقیقت یک وزن است وحکم مذال درین وزن ہمان است کہ حکم مسبغ در ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی آن ہست و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت توسود ما وی خشم تو ما رازیان ❊ سود ت ہمیشہ با بہا لیکن زیانت رایگان ❊ ومسمط چہار خانہ برین وزن خوش آیدت

وزن

پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اسلیے کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہہ وزن درازی اور تمامی مین برابر اوسکے ہے اگر مذال لائین گے بیت دائرے سے نکل جائے گی مگر ایسا متاخرین نے بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب سے لکھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی اوپر ہے جو مرقومہ متن سے ہے اور با بہا بیت مذکور مین یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور اسطرح ای دولتی مستفعلن توسو دما مستفعلن وی خشم تو مستفعلن ما رزیان مستفعلن سود ت ہمی مستفعلن شا با بہا مستفعلن لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجای ایک حرف کے لیجیے مثال سالم کی ہے والا مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے بلکہ مذال بچا ہیے کہ بیت دائرے سے نکلجاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت خسرو غریبا ت وگدا اقتادہ در شہر شما ❊ باشد کہ از بہر خدا سوئی غریبان بنگری ❊ م ج عروض سالم اور ضرب اعرج بر ینگونہ بیت آگہ شوم از بوی خوش بی آنکہ کس گوید مرا ❊ گر بگذرد دلخواہ من پیش درم تنگیر ان ❊ ت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان تسکین لام مستفعلن جیسے بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہہ ہین کہ نے اطلاع آگاہ ہوجاؤنگین

بوے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر شب
تقطیع یہہ ہے اگہ شوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن زانکہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن پیشی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہہ مفعولان بجای
مستفعلن مسکن اللام ہے اور شبگیر معنی شب بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
رات کو قبل صبح اور بعد آدھی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سے کذا فی الغیاث
ش شبگیران الف و نون صفت ست و آن حال واقع گشته از دلخواہ و معنیش شنیہ راہرو و صاحب
میزان معنی شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنی سحرگاہ
لغت مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر محض غلط ٹھہرا ھم ۲ عروض مقطوع یا اعرج و ضرب ہچنان
برینگونہ **بیت** تا کی کنی ماہا ستم بر عاشق بیچارہ ٭ روزی بود کز جور تو گردد شہر آوارہ ٭
و متاخران برین دو وزن شعر کم گوئید **ت** چوتہا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعرج یعنی
مفعولان اور ضرب اوسیطرح یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومہ متن ہر لفظ ماہا
بمعنی ای ماہ اور ماہ سے مراد معشوق ہے تقطیع یہہ ہے تا کی کنی مستفعلن ماہا ستم مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد شہ مستفعلن ر آوارہ
مفعولن اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کمتر کہے ہین ھم **مسدس ۵**
عروض سالم یا مذال و ضرب مذال مثالش **بیت** تا کی مرا گوی کہ از من باش دور ٭ گر دور باشم
از تو چون باشم صبور ٭ و عروض ہمان و ضرب سالم و بحقیقت ہمان است **ت** پانچوان وزن
عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال کا
مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان
گر دور با مستفعلن شم از تو چو مستفعلن باشم صبور مستفعلان ۲ وزن چھٹا عروض وہی یعنی سالم
یا مذال اور ضرب سالم اور یہہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی
مغیر وزن نہین ہے لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی ھم ۳ عروض سالم و ضرب اعرج ۲ عروض
سالم و ضرب مقطوع و ہر دو یکی است مثالش **بیت** ہرگز نکردم با تو جانان من بدی ٭
بین چونکہ از تو یکی نیم بہ خود رست ساتوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج

یعنی مفعولان وزن آٹھوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہہ دونون
وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ
چون مثال مین بمعنی چرا ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ہر کز نکر مستفعلن دم بانتجا مستفعلن یا من بدی مستفعلن
پس چونکہ از مستفعلن یکی نیم مستفعلن جز و مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک
مثال کافی ہے ھم مربعات ط عروض سالم یا مذال و ضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر
ای دل بہ تیز آتش پری ٭ یا زیر چنگال عقابی ٭ ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومہ متن ہے معنی
شعر کے یہہ ہین کہ ای دل آتش تیز عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو
اوڑائے لیے جاتا ہے تقطیع یہہ ہے ای دل بتی مستفعلن ز آتش پری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن
گالی عقابی مستفعلاتن اس جگہہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع
مستفعلن در عربی و فارسی در ماسبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل
مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد و خاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن مین بھی
متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھہ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود
بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی
کیون لکھتے مگر فارسی ہین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن مین خلاف قیاس ترفیل لائے ہین اوسکا شعر
محقق نے لکھدیا مراد یہہ کہ یہہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوانی
وانی آنچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند ھم ی عروض ہمچنان است و ضرب مذال یا عروض
ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو یک حکم دارد مثالش شعر ای دلبر آزادہ خو ٭ تا کی عتاب و جنگ تو
ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دونونکا ایک حکم ہے یعنی وزن
واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہہ ہے ای دلبری مستفعلن آزادخو مستفعلن
تاکی عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن ھم یب عروض سالم یا اعرج و ضرب اعرج مثالش شعر
ناخوردہ بادہ چشم تو ٭ گوئی چرا شد مخمور ہ ت بارہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

یا اعرب یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع
یہہ ہے ناخردہ باستفعلن دا چشم تو مستفعلن گوئی چرا استفعلن بشد مخمور مفعولان هم تج
عروض سالم یا مقطوع وضرب مقطوع برینگونه بیت گر یار دیگر داری * زان آید هم شواری
ت تیرہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن وضرب مقطوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن مین کہا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے گر یار دی مستفعلن
گر داری مفعولن زاں آید هم مستفعلن وشواری مفعولن هم مثلث بدیع بلخی برین وزن قصیده
گفته است که اولش این است بیت نو شد جهان زین نو بهار و سال نو * وبعرب تشبیه کرده
وکسے دیگر برین وزن نگفته است ت مثلث چودہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن مین
قصیدہ کہا ہے جیسا کہ شعر اول اوسکا متن مین لکھا ہے اور عرب سے تشبیہ کیا ہے
اور کسی اور نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے تقطیع نو شد جہا مستفعلن زین نو بہا
مستفعلن رو سال نو مستفعلن هم مثنی یہہ بیت بدخو بتی بر کیمیا ت مثنے یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی جیسا کہ متن مین لکھی ہے معنی
بیت کے یہہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مراد کیمیا سے حسن خداداد
تدبیر صائب ہو تقطیع یہہ ہے بدخو بتے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن هم ومستعمل نزدیک
متاخران ازین جمله وزن اول بیش نیست و باقی از جهت تتبع شعر عرب گفته اند مسدس سالم
یا مربع از دیگران بهتر باشد ت اور مستعمل نزدیک متاخرون کو ان سب وزنون سے اول
بہت ہے یعنی مثمن وافی اور باقی جو کچھہ کہا ہے بجہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم و یا مربع سالم
اور وزنون سے بہتر ہے هم وهم بدیع بلخی گفته است قصیده مجابات عبد الصمد بن المعذل بیت هر بیت
از یک رکن که اولش اینست بیت شو بر گذر اندر نگر * یا در حضر و یا در سفر * بپسر ز دو خو بتر *
ت اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہہ ہے جیسا کہ متن مین کہا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن
وقس علی هذا هم رجز مخبون همه ارکان مخبون بود وعروضیان بازای هر بیتی از سالم بیتی از مخبون
بیاورند مگر آنکه ضرب مرفل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آورند و همه تکلف بود و از همه بهتر مثمن

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مخبون بیت دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ الصنم ٭ ولیک زاتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ٭ و باقی برین قیاس ت رجز مخبون اس مین سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور اعرج یعنی مفعولان اور مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بی خبن لاتے ہین اور یہہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسی محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دو دیدہ وا مفاعلن رم ز سرش مفاعلن کغرقگش مفاعلن تیا لصنم مفاعلن ولیک زا مفاعلن تشی دلم مفاعلن بماند خش مفاعلن کہر دلب مفاعلن اور باقی اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے ہین اونہی وزن رجز مخبون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور اعرج اور مقطوع پڑتی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہہ عبارت لکھی ہے مش باید دانست کہ مرفل و اعرج و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس دوازدہ ماند دو وزن مثلث و مثنی ہم در نیاید پس باقی ماندہ زن برای مخبون چہار از مثمنات و دو از مسدسات و چہار از مربعات تم کلامہ فتامل ھم رجز مطوی ہمہ ارکان مطوی بود و عروضیان بازای ہر بیتی از سالم بیتی ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالی بیاورند و این وزن از مخبون خوشتر بود مثالش از مثمن بیت تا سفری شد بت من جان ز دلم شد سفری ٭ روز و شب از فرقت او پیشہ من نوحہ گری ت رجز مطوی اس مین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین کہ اوسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہہ وزن مخبون سے خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری یعنی مسافر تقطیع یہہ ہے تا سفری مفتعلن شد بت من مفتعلن جان ز دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شبز مفتعلن فرقت او مفتعلن پیشہ من مفتعلن نوحہ گری مفتعلن ھم مثالش از مسدس بیت ای صنم از عشق تو بیمار شدم تو نکنی ہیچ بکارم نظری ت مثال مسدس کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای

مفتعلن عشق تو مفتعلن مار شدم مفتعلن تو نکنی مفتعلن ہیچ بکا مفتعلن سم نظری مفتعلن ہم و تسکین
اوسط ہمہ جا روا دارند و آنگاہ میان ضرب اعرج و ضرب مطوی مذال مسکن و میان ضرب مقطوع
و ضرب مطوی مسکن فرق نماند و در عدد ضرب خبط لازم آید و اینجا ہم ابیات از اسباب متوالی
برخیزد اما نہ بران ترتیب کہ در ہزج ت اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز رکھتے ہین یعنی تین
متحرک متوالی مفتعلن مین اوسط کو ساکن کرکے بروزن مفعولن کہتے ہین پس اوس وقت یعنی
وقت تسکین اوسط سہ متحرک متوالی مفتعلن کی درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنی مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نہین رہتا اور عدد ضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنی کچھہ امتیاز بیکدیگر نہین رہتا اس جہت سے
مطوی کو ساتھہ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بھی بیتین اسباب متوالی سے
پیدا ہوتے ہین یعنی جب مفتعلن سب جگہہ مسکن ہوکر مفعولن مفعولن ہوا تمام بیت مین اسباب
جمع ہوگئے لیکن نہ اوس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنی ہزج مین ایک ایک سبب کم کرنے سے
آٹھہ اوزان ہوئے تھے اوسی وزن سے یہان وہ صورت نہین ہے ہم و متاخران بر مثمن
این بحر شعر گفتہ اند و باشد کہ درمیان ارکان بیتی مخبون افتد و عیبی زیادت نباشد اما تناسب نگاہ
باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کسی برنرسد بشاخ ہویت تو چہ تارک بجہت
او زہیچ و بن برکنی چون رکن سیوم مصراع اول مخبون آورد نظیرش از مصراع دوم بجہت
تناسب مخبون آورده و در باقی قصیده ہیچ رکن مخبون نیست و چنین بسیار نشاید کہ استعمال کنند
ت اور متاخرون نے اس بحر کی مثمن مین شعر کہے ہین اور کبھی درمیان ارکان کسی بیت کے
رکن مخبون آجاتا ہے اور یہہ عیب البتہ ہے شعر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاه رکھنا چاہیے
یعنی وقوع اوسکا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہے سنائی بفتح
ایک شخص تھا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ عالی رکھتا تھا دوسرا معنی روشنی کذا فی الغیاث
الکشف تقطیع شعر کی یہہ ہے دست کسی مفتعلن برنرسد مفتعلن بشاخ ہو مفاعلن ویت تو مفتعلن
تارک بیخ مفتعلن بیت او مفتعلن بیخ و بن مفاعلن برکنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سوم مصرع اولکا
مخبون لایا مثل اوسکے رکن سوم مصرع دوم کا بھی بجہت تناسب کے مخبون لایا اور باقی قصیدے

ہین کوئی رکن مخبون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا چاہیے ہُوِیَّت بہ تشدید واو و یا بمعنی حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہَوِیَّت بضم اول و کسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہ فوقانی مرتبہ وحدت وذات باری تعالی و لاہوت کشف سے کذا فی الغیاث بخیت بالحاق یا و تای مصدری نجب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہہ ہین کہ ہاتہہ کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ نجابت اوسکی بیخ و بن سے اوکھاڑ کر پھینک دے توہم و بعضے از متاخران مخبون مطوی با یکدیگر تالیف کنند و بیتے از مفاعلن و مفتعلن چہار بار یا بر عکس بکار دارند و خوش باشد مثال اول شعر زنیکوان لطف و کرم مزا تراز جور و ستم ٭ مدار ازین بیش بغم دل مرا ماہ رخا ٭ واگر جائی درین ترتیب بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ ہنوز فربہ است با تو ازین قوی دلم ٭ چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلاغری ٭ گرچہ بموضع لقب مفتعلن دوبارہ شد ٭ بجز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ت اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو با یکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن سے چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے زنیکوا مفاعلن لطف کرم مفتعلن سزا ترا ز مفاعلن جور ستم مفتعلن مدار ازی مفاعلن بیش بغم مفتعلن دلی مرا مفاعلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہہ پر یہہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے ہین جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن مفاعلن چار بار دونون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اونکی یہہ ہے کیسہ ہنو مفتعلن ز فربہس مفاعلن با تازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چار چہ خا مفتعلن قانیگر مفتعلن کیسہ رسد مفتعلن بلاغری مفاعلن گرچہ بمو مفتعلن ضع لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دبارشد مفاعلن بجز قا مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا بتہا مفتعلن نا وری مفاعلن معنی یہہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہہ رکن مفتعلن دوبارہ آگیا مگر یہہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنی لبریز ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی بجای مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا ھم رمل و این بحر ہم بتازی و ہم بفارسی مستعمل است و اصلش

بتازی در دائره فاعلاتن شش بار باشد در بنیاد وافی و مجزو بکار دارند و آورده اند و عروض و چهار
ضرب بود و بر شش وزن آید سه وافی و سه مجزو و بیتهایش اینست یہہ بحر بھی تازی اور فارسی
مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چہہ بار ہے اور استعمال مین
وافی اور مجزو لاتے ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن
اور چار ضربین ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان تیسری مقصور یعنی
فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چہہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور تین
اوسکی یہہ ہین م اشعر اَبلغ النعمان عَنّی مالکاً * اَنّہ قد طال حبسی وانتظاری * عروض
محذوف و ضرب سالم است پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن
اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ پہونچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی
جیسا کہ پہنچانا خبر کا چاہیے کہ تحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہہ ہے ابلغن
نعـ فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن
اور مالکا بروزن مفعل مصدر یعنی ابلاغ ہے م و اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خوانده اما
مستعمل نیست اور اگر عروض سالم لائین خلیل نی اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے
م ب شعر مثل سحق البرد عفّی بعدک * القطر مغناه و تاذیب الشمال * عروض محذوف و
ضرب مقصور ست دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور ضرب
مقصور یعنی فاعلان ہے بُرد بالضم جامہ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور
جای معیشت منتخب سے تاذیب ذنکو جلنا منتخب سے معنی یہہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا
بعد تیری بارانے مکان اوسکا اور وزیدن باد شمال نے اور لام القطر کا شامل مصراع اول ہے تقطیع یہہ ہے مثل سحق فاعلاتن
برد عفّا فاعلاتن بعدکل فاعلن قطر مغنا فاعلاتن ہو و تاذی فاعلاتن بشّمال فاعلان م ج شعر قالت
الخنساء لمّا جئتہا * شاب رأسی بعد ھذا و اشتھب * ہر دو محذوف ست و این ہر سہ وافی است
تیسرا وزن شعر جیسا کہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن
خنساء نام عورت معنی ہین کہ کہا خنساء نے کہ جسوقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر میرا
بعد اس جانے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہہ ہے قالتل خن فاعلاتن سا ءلمّا

فاعلاتن جبتیہا فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعدہا ذافاعلاتن وشتہب فاعلن یہہ تینون وزن جو بیان کیے وافی ہین ھ شعر یا خلیلی اربعا واستخبرا رسما بعسفان ﷺ عروض سالم وضرب مسبغ است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے یعنی فاعلیان خلیل بمعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعا بھی ہے بمعنی مکان اور سین واستخبرا کا متعلق مصرع اول ہے معنی یہہ ہین ای دو رفیقو میری ٹھہر واور خبر لو آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہہ ہے یا خلیلی فاعلاتن ربعاوس فاعلاتن تخبرارس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان ھ شعر مقفرات دارسات مثل آیات الزبور ﷺ ہر دو سالم است ت پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہہ ہین کہ مکانہا سے خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہہ ہے مقفرا تن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن مثل ایا فاعلاتن تزبوری فاعلاتن ھ وشعر طالما قد تلاقت بہ العینان من ہذا الثمن ﷺ عروض سالم وضرب محذوف ست واین ہر سہ مجزو ست ت چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن عین اور ری عینان مین متعلق مصرع اول ہے معنی یہہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے اوس کے دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا شن ہے اور بعضے نسخون مین بجاے طالما مالما ہے اس صورت مین معنی یہہ ہوئے کہ کیا ہے شن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین تقطیع یہہ ہے طالما قد فاعلاتن رت بہلعی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذشن فاعلن یہہ تینون وزن مجزو کے ہین ھ وا ما زحافش در ارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر انچہ در ضرب افتد و میان نون والف کہ لقاے رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد وارکان باین سبب صدر یا عجز یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ت واما زحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنی فعلاتن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فاے رکن دوم سے فاتے

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن پس نون فاعلاتن اول اور الف
اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فاے رکن دوم سے فاے رکن سوم تک اور درمیان
انکے دو جگہہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک انمین
گر یگا دونون متعانق نہ ہونگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگی جیساکہ
قبل ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلاے گا اور اگر
فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلاے گا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین
ہوگا اور اگر رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائین گے ہم و اما بفارسی این بحر دو نوع آید
سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک
یعنے مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و جملہ را ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند
برسی و چہار وزن است ت لیکن فارسی مین یہہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور
بعضے عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور
اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھہ عروض اور چودہ
ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے ہم رمل سالم عروضیان این نوع را
پنج عروض و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع
و یکے مثنے ت رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن
دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف اعرج مخبون یعنی فعول یا محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنے فع پانچوان مشعث
یعنی مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری
محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنی فعول پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنی
فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف احذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان
نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنے ہم مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند گریم چند نالم چند باشم
جفت اندوہ و بلست کوئی ماہ روئی مر مرا زین غم رہائی ت مثمنات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہہ ہے
چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن
ماہر وئے فاعلاتن مرمرا نہی فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روی ای ماہ روی من وبجاے
ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ ہم ب عروض
مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش بیت مرمرا از جان ودل چیزی گرامی تر نبود ٭ دل بدادم
روز وصلت جان وہم روز فراق ت دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنے
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہہ ہے مرمرا از
فاعلاتن جان وچی فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل بدادم فاعلاتن روز وصلت
فاعلاتن جاد ہمو فاعلاتن زلفراق فاعلان ہم ج عروض ہمان ضرب محذوف ست وبحقیقت ہمان
وزن ہست ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصور اور ضرب محذوف کی یہہ ہے بیت نی مرا آرام در شہر ونہ در وادی قرار ٭ ہمچو من در
عشق مجنون دگر پیدا نشد ٭ مثال دونون محذوف کی بیت بر امید نقش رویت دست
نقاش ازل ٭ نقش ہا بربست لیکن چون توکمتر یافتہ ہم ۵ عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف
مقطوع مجنون وضرب محذوف اعرج مجنون برینگونہ بیت تاکی از ہجران نگارا چند باشم بدرد
سنگ وآہن نیستم من چند باشم صبور ت چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنی فعول
یا محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے معنی یہہ کہ کب تک ہجر مین اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ وآہن کے سخت نہین ہون
تقطیع یہہ ہے تاکی ہیچ فاعلاتن راں نگا را فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدرد فعول سنگ آہن فاعلاتن
نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول ہم ۵ عروض ہمان وضرب محذوف مقطوع مجنون
برینگونہ بیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی ٭ ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ت
پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل مثال کا
جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے با تو خوبی فاعلاتن کرد خواہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن

کنی فعل ور ترشتی فاعلاتن کرد خواہی فاعلاتن با برشتی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنی خواہم کرد
اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد ھ وعروض محذوف مطموس یا محذوف اخذ و ضرب محذوف مطموس
مثالش **شعر** کار خویش از جا کر خود از چہ داری زار ۞ کار خویش ار راز داری از سخن چین دار
ت چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فع اور ضرب محذوف
مطموس یعنی فاع مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم
افشا اور راز داری بمعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہہ ہین کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیون چھپاتا ہے
اگر چھپاتا تو سخن چین سے چھپا تقطیع یہہ ہے کار خیشر فاعلاتن چاکر یخد فاعلاتن از چداری
فاعلاتن زار فاع کار خیشر فاعلاتن رار زداری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع **ھ ز**
عروض ہمان و ضرب محذوف اخذ مثالش **شعر** مرد دانا راز دانا یار باید خوب ۞ گر تو دانائی
تراہم یار دانا به ۞ واین چہار وزن اخیر ۞ نزدیک متاخران مہجور است **ت** ساتوان وزن
عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب محذوف اخذ یعنی فع مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تو دانا
فاعلاتن ئی تراہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن به فع اور یہہ چارون وزن اخیر یعنی چہارم پنجم
ششم ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین **ھ مسدسات ح** عروض سالم
و ضرب مسبغ مثالش **شعر** ای نگارا گر تو نیکو تر نبینم ۞ عاجزانہ صورتت صورت نگاران **ت**
مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیساکہ
متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای نگارا فاعلاتن گر تنیکو فاعلاتن ترنبینم فاعلاتن
عاجز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف
نگارا یا بمعنی متکلم جیسے ملاذا اور معاذا بمعنی ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تسمیہ واسطے
تنبیہ کے جیسے طالبا اور صابا اور بغیرا اور جبلا یہہ بھی غیاث سے **ھ ط** عروض و ضرب
ہر دو سالم و ہمان است کہ وزن اول **ت** نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن
اور یہہ وزن وہی ہے یعنے وزن اول کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن مغیر وزن نہین ہے **ھ**
ی عروض سالم یا مشعث و ضرب مشعث مثالش **شعر** چند باشد نیک خواہت جفت اندوہ ۞

چند باشد دوستدارت بازاری ❊ در زد و شعث چنین باشد مثالش **شعر** چند باشم هم
بنیسان بیچاره ❊ گشته شادی زین دل من آواره **ست** دسوان وزن عروض سالم یعنے
فاعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال اوسکی جیساکہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جفت انده فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری یعنی ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشم فاعلاتن هم بدنیسیا
فاعلاتن بیچاره مفعولن گشت شادی فاعلاتن زین دل من فاعلاتن آواره مفعولن یعنے
شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ہے عروض
ہمان و ضرب محذوف و ہر دو یکے ست **شعر** صابری تا کے کنم در عشق تو ❊ راز پنہانی کنون
پیدا کنم **ست** وزن گیارہوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
اور دونون وزن ایک ہین مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنون پی فاعلاتن دا کنم
فاعلن اور بعضے نسخون مین بجاے در عشق تو با درد عشق ہے اس صورت مین عروضہ
مقصور ہوگا ہم ❊ اگر عروض و ضرب فعول و فعل و فاع و فع کنند از مدید تقطیع توان کرد و از انجملہ
مستعمل نزدیک متاخران چہارم و پنجم **ست** اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلان ہے
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بروزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بروزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہہ چارون وزن مدید کے ہین ح اینست مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمی شود و تتمہ کلامہ کیون نہین آتا کہ

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مجنون محذوف وضرب مجنون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک سے ہے اور الف اور نون آخر مین بجائے یکحرف سے ہے اور یا وتد یک ساکن بھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان از فروع فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے خبن در فاعلان مقصور جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز ہے اور رسالہ عبدالواسع مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے قتال عم مربعات تیج عروض سالم وضرب مسبغ یا ہر دو سالم و ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربایا * چونکہ باجا کرنسازی ت وزن تیرہوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودہوان عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومۂ متن سے ہے اور اوس مین لفظ جا کا اشارہ طرف اپنے سے ہے تقطیع یہہ ہے کہ خوبرو یا فاعلاتن دلربایا فاعلاتن چونکہ باجا فاعلاتن کرنسازی فاعلاتن ح نیز لفظ ہر دو سالم مثالش بیت جشم آندارم کہ گاہے انگنی سوئم نگاہے * تم کلام معلوم ہو کہ شعر مرقومۂ متن مین بھی عروض اور ضرب دونون سالم ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لانے کی کیا تھی اور یہہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور یو عروض ہمان وضرب محذوف و ہر دو یک وزن ست مثالش شعر ہر کہ بدخواند ترا * از بدی ہست او بری ت وزن پندرہوان عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلات وزن سولہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومۂ متن سے ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے سے خمیر مین ظلم و ستم ہے پس اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اوسکے سے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہر کہ بدخوا فاعلاتن ند ترا فاعلن از بدیہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہہ صاحب میزان نے حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بدخا فاعلاتن ند ترا ز فاعلاتن ہر بدی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم وضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا محذوف وضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا بروزن فاعلن محذوف ست

و کلمۂ ازور در بیت کے مصرع ثانی خرم ست کہ در وزن اعتبار ندارد گوییم خرم در فارسی بر دو حرف نیامده
معہذا مصنف علام در فصل ہشتم می آرد در ہیچ موضع مثالش نیاوردیم تم کلامہ حق یہہ ہے
کہ اس جگہہ داد طالب علمی کی دی ہے قائل ہم واین اوزان ہمہ مثمن اند و حال ایشان ہمچنان ست
کہ در ہزج گفتہ شد و اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع کنند مضرع توان گفت و مقفٰی شود
اور یہہ اوزان مربع کے ہمہ مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا کہ اوس مین بھی
اوزان مربع کے نصف مثمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع لائین اوسکو
مصرع کہا چاہیے یعنی اوسکو دو مصرع علاحدہ ہم قافیہ کہا چاہیے اسواسطے کہ رکن دوم مثمن کا
ایسا واقع نہین ہوتا اور یہہ نصف مثمن ہے پس وہ مقفٰی ہو جاوے گا یعنی کہین گے کہ عروض
اوسکا نا پدید ہے ہم مثنی نیز مثالش شعر آفتابی مشکبوئی بحقیقت این اوزان ہمہ دہ ست
و متدا ول ازانجملہ سہ وزن است شنے وزن سترہوان کہ مثال اوسکی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یا ی خطاب ہے
اور حقیقت مین یہہ سب اوزان دس ہین یعنی سترہ مین سات وزن ملے ہوئے ہین علاحدہ
نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودہوان اور سولہوان اور
متدا ول اون مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارہوان اور بارہوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین پندرہوان اور سولہوان کہ ایک ہے
ہم رمل مخبون ہمہ ارکان او مخبون آید جز رکن اول کہ سالم شاید و این دلیل است بران کہ
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عروضیان گفتہ اند کہ این بحر را
ہیچ عروض و دہ ضرب ست و بر ہفتدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و شش مسدس و دو مربع
و یکے مثنے این تفصیل ست رمل مخبون ست رکن اوسکے مخبون آتے ہین سوای رکن اول کے
کہ سالم بھی آتا ہے اور یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین یعنی
فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع فاعلاتن
سباعی ہے کسواسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
اور سباعی سے بزحاف خبن سداسی بنتی ہین پس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

رمل مخبون

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مجنون کی پانچ عروض ہین ایک مجنون یا مشعث یعنے
فعلاتن یا مفعولن دوسرا مجنون مقصور یا مجنون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف مقطوع
مجنون یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنی فاع
یا فع پانچوان مجنون مسبغ یا معری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مجنون
یعنی فعلاتن دوسری مشعث یعنی مفعولن تیسری مجنون مقصور یعنی فعلان چوتھی مجنون محذوف
فعلن پانچوین مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل ساتوین محذوف
اعرج مجنون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اخذ یعنی فع دسوین
مجنون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھہ مثمن اور چھہ مسدس اور دو مربع اور
ایک ثنائے اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض وضرب ہر دو مجنون مثالش **شعر** چکنم چون
نکنم با تو نمیداد چہ سودم * بجز ان حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم ت مثمنات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مجنون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہی تقطیع یہہ ہی چکنم بہ فعلاتن چکنم
با فعلاتن تنمیدا فعلاتن دچہ سودم فعلاتن بجز اح فعلاتن لہ ندانم فعلاتن کز عشقت فعلاتن بگریزم
فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہہ ہے سعدی کہتا ہے **شعر** گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم
* چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی * اور بعضے اس وزن کو شانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ
خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے **شعر** رنگ رخسار و ذرگوش و خط و قد و چند و عارض و
خال لب ای سرو پر پری سمنبر * شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و
طرف چشمہ کوثر * کذا فی الحدائق م ب عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث مثالش **بیت**
بدو رخ ماہ تمامی بہ دو زلف چو عبیری * بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی * و این وزن را
استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول ست ت وزن دوسرا عروض مجنون
یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہی بدو رخ ما فعلاتن ہتمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب فعلاتن کر و قندی فعلاتن بدو چشمک
فعلاتن بادامی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکھتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن
اول کا ہا او مفعولن جو ضرب مین واقع ہی مسکون العین فعلاتن کا ہی م ج عروض مجنون مقصور

یا مجبون محذوف و ضرب مخبون مقصور مثالش شعر منم از عشق تہی ماندہ بہ تیمار نہ بدرد ٭ کہ برخ ماہ تمام ست و بدل سنگ خام ٭ و عروض ہمان و ضرب مجنون محذوف و بحقیقت ہمان ست وزن تیسرا عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان مثال متن مین لکھی ہو تقطیع اوسکی یہہ ہے منم عشق فعلاتن تہی من فعلاتن بہ تیما فعلاتن ر بدرد فعلان کہ برخما فعلاتن ہتما مس فعلاتن تبدل سن فعلاتن گرخام فعلان اور وزن چوتھا عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے اور دوسری مثال کی بھی حاجت نجانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار یعنی فکر و اندیشہ کردن ہے اور خام بمعنی سخت ہے ہم ۵ عروض ہمان و ضرب مجنون محذوف مسکن و عروضیان این ضرب را ابتر میخوانند و خطا ست مثالش شعر نکشم جور کسے کو ز وفا دور بود ٭ نہ ہم دل بکسے کو نکند دلداری ٭ و اگر ضرب مجنون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند بود و این وزن ہم استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ و تسکین یا تحریک نیست ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین اور عروضی اسکو ابتر کہتے ہین یہہ خطا ہے کسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہے بدون خبن کے ہان تلفظ مین البتہ ایک ہے مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے نکشم جو فعلاتن رکسیکو فعلاتن ز وفا د و فعلاتن ر بود فعلن نہ ہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن نکند دل فعلاتن داری فعلن و اگر ضرب مجنون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین حکم اوسکا بھی وہی ہوگا جو فعلن مین کیا گیا اور یہہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ ہونا اسواسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہیں رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے کہ ایک جگہہ فعلن متحرک العین اور ایک جگہہ فعلن مسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے کہ ایک جگہہ تحریک ہے اور ایک جگہہ تسکین ح و کلام درینجا در نفس وزن ست قطع نظر از قافیہ و آن از سکون یا ساکن مختلف نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ قابل ہم ۶ عروض ہمان و ضرب محذوف مقطوع مجنون مثالش بیت اگر این شودی جان من از درد فراق ٭ بہمہ جور من از عشق تو خوشنودی ٭ و ضرب محذوف اعرج مجنون ہمین حکم دارد ت چھٹا وزن

عروض وہی یعنی مجنون مقصور فعلات یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون
یعنی فعل بحرکت عین مثال جیساکہ متن مین ہے اوسکی تقطیع یہہ ہے اگر بین فعلاتن شود ی
جا فعلاتن نمنز در فعلاتن وفراق فعلان بہمہ جو فعلاتن رمنز عش فعلاتن قتحشنو فعلاتن د می
فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول بھی حکم رکھتی ہے وزن مین کسو اسطے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنود قلب خوشنود و خوشنود کہ وند اور دل دونون کلمی نسبت کے
مین بہار عجم سے کذا فی الخیابان اور اگر بجاے خوشنود می خوش بود می کہیے معنی صاف
ہو جائیں ہم ر عروض محذوف مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون وضرب محذوف اعرج
مجنون برینگونہ بیت ندہد نیز بتو دل شمنی تا زید * چو یکی ر بکشتی بکنی ای نگار * واگر عروض
ہمان باشد با ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بود ت ساتوان وزن عروض محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعول بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے اوس مین شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہہ کہ کوئی عاشق تجھکو دل ندیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بیگناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہہ ہے ندہد نے فعلاتن زبتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل چو یکی را فعلاتن بکشتی
بی فعلاتن کنی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھہ ضرب
مجنون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا م ح عروض محذوف مطموس یا محذوف
احذ وضرب محذوف مطموس برینگونہ بیت دہن کوچک چون تنگ دل عاشق * نہ کہ چون
حقہ آگندہ بمروارید * واگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد ت آٹھوان وزن
عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع
مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکچو فعلاتن کدلی عا فعلاتن شق فع
نکہ چو حق فعلاتن قاا اگن فعلاتن دہ بمر وا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فع یا فاع
ساتھہ ضرب محذوف احذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو م مسدسات ط عروض
مجنون مسبغ یا معری وضرب مسبغ ہی عروض وضرب مجنون معری برینگونہ بیت طرب انگیز
ومی آور بصبوحی * کہ حریف ست وبہار ست وجوانی * وایں ہر دو یک وزن ست مسدسات

نواں وزن عروض مجنون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسواں وزن عروض اور ضرب دونوں مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے طربنگی فعلاتن زمیا ور فعلاتن بصبوحی فعلاتن کہ حریفش فعلاتن تبہارن
فعلاتن بجوانی فعلاتن اور یہہ دونوں ایک وزن ہیں صبوحی بفتح اول شراب بامداد کشف سے
اور مصطلحات میں شراب پینا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ و ہم کار منتخب اور صراح
اور کنز سے ہم یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث برینگونہ بیت اگر ایدون کہ ہمی دانش
ورزی * زہمہ خلق نکو نامی یابی * واین وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن گذشتہ
است ت گیارہواں وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
مفعولن مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے اگر بد فعلاتن کہ ہمید افعلاتن نشو رزی مفعولن
ہمہ خل فعلاتن قنکو نا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہیں ہے کہ مفرد مقرر
کریں یعنی جدا گانہ کہیں کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہو کر مفعولن
ہوا ہے ہم ہیں عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور برینگونہ بیت
دلم از عشق تو شد خستہ وریش * تو مکن جور برین عاشق خویش * پیچ عروض ہمان وضرب
مجنون محذوف و بحقیقت ہمان ست ت بارہواں وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک العین
مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دلم عشق فعلاتن قتشد خس فعلاتن تاریش فعلان تمکن جو
فعلاتن ربری عا فعلاتن شقخیش فعلان تیرہواں وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت میں یہہ وہی وزن دوازدہم ہے ہم ہیں عروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن و عروضیان ابتر گویند بسہو واین وزن را ہم استحقاق انفراد نیست
ت چودہواں وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن
بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہیں سہو سے کسواسطے کہ بحذف اور تقطیع ابتر ہوتا ہے
اور یہاں خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہیں ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
و سیزدہم ہے ہم مربعات یہہ عروض مجنون معری یا مسبغ وضرب مسبغ برینگونہ بیت

(۱۷۵)

سخن من کہ رسانند ٭ بر آن ماہ دلارام ٭ یو ہر دو مصری وحکمش ہمان ست ت مزاحفات پندرہوان
وزن عروض مخبون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مخبون مسبغ یعنی فعلیان ردیف ہ یا مسبغ ای
مخبون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومہ متن ہے تقطیع سخنی من فعلاتن کرسانند فعلاتن برآ ماہ فعلاتن
دلارام فعلیان اور لفظ برشعر مین معنی نزدیک ہے وزن سولھوان عروض اور ضرب دونون
معرے یعنے فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے ھ مثنی یزبر بنگو نہ بیت
ہ شادیم ٭ بہ بستی ت تئیئے وزن سترہوان جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومہ متن سے ہے
تقطیع یہہ ہے رہ شادی فعلاتن مبستی فعلاتن ہیم مصرع ثانی مین معتبر ہے ھ وتحقیقت این
اوزان عائد با ہشت وزن ہست وآنچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک ست
ومقصور ومحذوف مقبول تر از دیگر ہاست وتسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند ویا غیر مسکن
خلط کنند ت اور حقیقت مین یہہ اوزان ہفدگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھہ وزنون کے ہین
یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم
باقی رہے آٹھہ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین فعول یا فعل یا فاع
یا فع سے ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط از
سبکون مخبون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ غیر مسکن کے خلط کرتے ہین یعنی
کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے ھ وچون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود
چنانکہ در ہزج گفتہ آمد وانجا دہ وزن متوالی برخیزد بتفاصیل یک یک سبب خفیف ومصراع اطول
از دوازدہ سبب ومصراع اقصر از سہ اسباب واین غریب تر ست از آنچہ در ہزج گفتیم وفرق میان
اوزان مشترک کہ ازین سہ بحر توان خواند یعنی ہزج ورجز ورمل در مصراعہای دیگر در قصیدہ ظاہر
شود وہمبرین قیاس در دیگر مواضع ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی مفعولن مفعولن مفعولن
مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس وزن متوالی پیدا ہوتے
ہین بتفاصیل یک یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببونکا
اور یہہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہے یعنی ہزج مین مربع تک وزن
نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتے ہین مثلا مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاسے ایک مفعولن یعنی مثنی رہجائے تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثنے جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کسو اسطے کہ یہ بحر مثنی ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ مثنے نہین آتی ہے قولہ ایجاد دہ وزن متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن ازانہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اون مین بھی بعضو متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن بکمی پنج سبب اور بکمی ہفت سبب اور بکمی ہشت سبب بجہت عدم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے ہین پس یہہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائی جاتی ہین اور مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جائے گا کہ یہہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہین اور اسیطرح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان مزاحف کی اوس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے ہم ومتاخران را وزنی خوش است کہ بر رمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول بگیرند و یکی سالم تا بیتی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش اینست بیت بچمن برآئی روزی سپہ بہار بشکن ٭ سر غمزہ بجنبان صف روزگار بشکن ٭ اینست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جاسے جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بچمن فعلات رای روزی فاعلاتن سپہ بہ فعلات ہار بشکن فاعلاتن سر غمز فعلات ای بجنبا فاعلاتن صف روز فعلات کار بشکن فاعلاتن یہہ ہین بحرین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے م سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بارست و وافی و مشطور بکار دارند و آنرا در بتازی دو عروض و شش ضرب است و ہر شش وزن آمدہ و ابیالش اینست ت یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فا

ہین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور
وافی اور مشطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازی ہین دو عروض یعنی مطوی
مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنے مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین
اور چهہ ضرب ہین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون
عین اور مخبول مکشوف فعلن بتحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین
اور یہہ وزن نون پر آئی ہے اور بیتین اوسکی یہہ ہین هم ا شعر أَزْمَانُ سَلْمَى لَا يَرَى مِثْلَهَا
الرَّاؤُونَ فِي شَامٍ وَلَا فِي عِرَاق ٭ عروض مطوی مکشوف است و ضرب مطوی موقوف ت
پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے
اور سلمی نام معشوقۂ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن و خوبی مشہور ہین اور الراؤن
مین رای مشددہ اول متعلق مصرع اول ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی
سلمی کی نہین دیکھی مانند اونکے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہے
ازمان سل مستفعلن ما لا یری مستفعلن مثلہر فاعلن راؤن فی مستفعلن شا مِو و لا مستفعلن فی عراق
فاعلان هم ب شعر هَاجَ الْهَوَى رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا ٭ مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ ٭ عروض
و ضرب مطوی مکشوف است ت دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین
دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کنار کہ آگ اوسکی
دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت مجم سے کہ بمعنی
بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور محول ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب مین
لکھا ہے کہ محول اور ماحل زمین و شہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا یعنی پیدا کیا عشق کو
نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جس مین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال
تقطیع یہہ ہے ہا جلهو مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن
محولو فاعلن هم ج شعر قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِيلِ الْخَنَا ٭ مَهْلًا فَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْمَاعِي ٭ عروض
ہیجان ست و ضرب اصلم ست تیسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش وبیہودہ منتخب سے
اور مہل بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا
بسخن فحش زبان سے کہ تحقیق پہونچایا تونے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع یہ ہے
قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن باعی
فعلن ۴ شعر اَلنَّشرُ مِسکٌ وَالوُجُوہُ دَنَانِیرُ وَاَطرَافُ الاَکُفِّ عَنَمُ * عروض وضرب ہر دو
مخبول مکشوف ست واین چہار وافی ہست ۴ چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون
مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند بوی مشک ہے
اور مونہہ اونکے مثل دینارونکے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنا بستہ مثل عنم کے
سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنا بستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن
کن والوجو مستفعلن ہدنا فعلن نیر وواط مستفعلن راف الاکف مستفعلن فعنم فعلن ۴ یہہ چارون وزن
وافی کے ہین ۴ شعر یَنضَحنَ فِی حَافَاتِہَا بِالاَبوَالِ * عروض وضرب یکی است واین عروض
ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے اور یہہ موقوف ہے
یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین وہ ناقی کنارہای فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہہ ہے
ینضحن فی مستفعلن حافاتہا مستفعلن بلابوال مفعولان ۴ شعر یَا صَاحِبَیْ رَحْلِی اَقِلَّا عَذلِی
ہمچنان است وآن مکشوف ست وہر دو وزن از مشطور ساست ۴ چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے
اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف ہے
یعنی مفعولن معنی یہہ ہین ای دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن و
منزل درخت واسباب وپالان شتر وکوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
بکسر اول وسکون ثانی بار یکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح ای دو یار
پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے
اور عدل بمعنی باریکطرف شعر موافق مقام تقطیع یہہ ہے یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لا عدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین ۴ وبطریق زحاف ودیگر ارکان مخبون و

مطوی ومجبول روا دارند وضربہای مشطور مخبون روا دارند ت اور بطریق زحاف کے یعنی
بطریق تغیرات جائزہ سے کے اور ارکان مخبون یعنی مفاعلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مجبول یعنی
فعلتن روا رکھتے ہین اور ضربہای مشطور مخبون روا رکھتے ہین یعنی مفعولان اور مفعولن کو
ضرب مشطور مین فعولان اور فعولن بھی کر لیتے ہین ہم واما پارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند
وبر سالم ومخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب وگفتہ اند
او را سہ عروض است وہشت ضرب وبرده وزن آورده اند باین تفصیل ت داما فارسی ہیت
ارکان مطوی استعمال کرتے ہین اور سالم اور مخبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھ کہ عروضیون نے
بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور آٹھ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی
مکشوف فاعلن اور مجبول مکشوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور
فاع اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مجبول
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن بسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہے
اور اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو
مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہین اس تفصیل سے
م ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برین گونہ بیت چون نزنم دست
بفتراک تو چہ جز تو کسی نیست مرا دستگیر ت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا
مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن
مین ہے تقطیع یہہ کہ چو نزنم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جز تو کسی مفتعلن نیست مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک بمعنی شکار بند ہے م ب عروض ہمان وضرب مطوی مکشوف
وبحقیقت ہمان وزن اول ہست ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہہ حقیقت مین وہی وزن اول ہے م ج عروض مطوی
مکشوف وضرب مخبون مکشوف برین گونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین * جز تو مرا یار دگر نیست رد *

تیسرا وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثال
جیسا کہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے ماہ رخا مفتعلن بر ہمہ و مفتعلن ایزدی فاعلن خیر ترا مفتعلن یار دگر
مفتعلن ہسز د فعلن اور ہسزد یعنی سزاوار نہین ہے ہم عروض ہمان و ضرب اصلم گفتہ اند واین
سہو است چہ اینجا طی لازم است و بحقیقت مخبول مکشوف مسکن ست مثالش بلبیت لپستہ تو ہست
شفا سے دلم ٭ زانکہ شد او خستہ بادامت ٭ واین وزن مسکن وزن سوم است چوتھا
وزن عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے لکھی ہے یعنی جب
مفعولات سے وتد گر جاے مفعو رہے مقام پر اوسکے فعلن مسکون العین لائین اور یہہ
سہو ہے اسواسطے کہ یہان سریع مطوی مین سطے لازم ہے پس جب اصلم کہا طے کہان رہا
لہذا اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن وطے ہے اور جب اسکو مسکن
کرین فعلن بسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل
کے واسطے شفا ہین اسلیے کہ یہہ تیری آنکھہ کا بیمار ہے اور دوا موافق اور مناسب بیماری کے
چاہیے تقطیع یہہ ہے لبستا تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن ای دلم فاعلن زانکشد و مفتعلن خستۂ با
مفتعلن دامست فعلن اور یہہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ
غلط لکھا ایک یہہ کہ مخبول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور ہسزد بروزن فعولن بھی نہین ہے
بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہہ کہ اینجا بطے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اینجا طی لازم است
وازان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل ماند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین
رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہی نہ مستفعلن کسواسطے کہ سریع مثمن نہین آئی پس مفعولات سے
اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے تیسرا مغالطہ وزن آیندہ مین ہم ۵
عروض و ضرب ہر دو مخبول مکشوف بر ینگونہ بلبیت قبلۂ من روی چو ماہ تو شد ٭ قبلہ ازین بہ نبود
بجہان ٭ و عروض ہمان و ضرب اصلم و سخن درو ہمان است کہ گفتہ آمدست پانچوان وزن عروض
اور ضرب دونون مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے
قبلۂ من مفتعلن روی چما مفتعلن ہتشد فعلن قبل ازی مفتعلن ہبنبود مفتعلن بجہان فعلن چھٹا وزن
عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اسمین

وہی ہے جو کہا گیا یعنی مطے لازم ہے اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن روا چما مفتعلن ہے تشد فاعلن قبلا ازیں مفتعلن
جنبو د مفتعلن و در جہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مخبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اسکے اگر عروض وضرب فاعلن ہو وہ وزن اول سے ہے ھم زعروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
وضرب اصلم مقصور برا ینگونہ بیت سنگدل آن یار نے آرزم ٭ یکشبم از خود کمند شاد ٭ ح
عروض ہمان وضرب اصلم محذوف وبتحقیق ہمان است ت ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن سے تقطیع یہ ہے
سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن رزم فاع یکشبم مفتعلن خذ نکن مفتعلن شاد فاع آرزم بفتح زا معجمہ و
سکون را مہملہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور
برہان اور رشیدی کذا فی الغیاث آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ھم ط مشطور و
ضرب موقوف برینگونہ ع درسر من جستہ ہوس جانان نیست ٭ ی ہم مشطور وضرب مکشوف
برینگونہ بیت بار دگر آن بت من باز آمد ت نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
ذکر عروض کا نکیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع ہو سکی یہہ ہے درسر من مفتعلن جستہ ہوسی مفتعلن جانا نیس مفعولان دسوان وزن بھی
مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن سے تقطیع یہہ ہے بار دگر مفتعلن
آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین عین لکھا اور مثال دوم مشطور مین
بیت اشارہ یہہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین ھم د بنزدیک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال برینگونہ گویند بیت ٭ دلخواہ من ای برہمن ستمگار شدہ بی ہیچ
جرمی مرا کردہ خوار ٭ د از مخبون برینگونہ بیت چرا نمردمی کنی بار ہی ٭ چرا ہمی کنی دلش را بدردہ
دو دیگر یارا ہمہ مثال آوردہ اند ولیکن ناخوش و مشکلت با شدت ت اور نزدیک متاخرون کے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع دلخواہ
من ای مستفعلن برہمن ستم مستفعلن گار شدہ فاعلن بی ہیچ جرم مستفعلن می مرا مستفعلن کردہ خوار فاعلان

اور مخبون اوسی سالم کا جو مثال مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چراغم مفاعلن وحی کنی مفاعلن
بار ہے فاعلن چہ اہمی مفاعلن کنی ولش مفاعلن را بدرد فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بہ
تشبیہ عرب لائے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہین اور رہی بمعنی بندہ یعنی عاشق ہم قریب
این بحر بپارسی گویان خاص است واصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بارست و
در بنا مکفوف بکار دارند وموفور یا اخرب و ہر دو را دو عروض وچہار ضرب آوردہ اند وگفتہ اند ہرشش
وزن آمدہ است ومکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول
مقصور دوم محذوف وبحقیقت ہر دو یکی است مثالش اینست بیت فغان زان سر زلفین تابدار
فروہشتہ زیاقوت آبدارست یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موفور یا اخرب
موفور وہ کہ جسمین خرم نہو یعنی مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونونکی دو عروض ہین یعنی
سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ
اور کہا ہے کہ چہہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف سے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض
مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین ہین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دونون ایک ہین مثال مرقومہ متن سے تقطیع یہہ ہے
فغاز اس مفاعیل رزلفین مفاعیل تابدار فاعلان فروہشت مفاعیل زیاقوت مفاعیل آبدار
فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے ہم واخرب را چہار وزن آوردہ اند ودو عروض
وچہار ضرب اعروض سالم وضرب مسبغ واین پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
بیت شمشیر بزدہ کف دہندہ خود ہرچہ جز این بود محال است اور اخرب سے
چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین لائے ہین
سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فاع لیان اور یہہ
پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین مسدس
اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوائل مین
رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین بیت مثال مرقومہ متن ہو تقطیع اوسکی

یہہ ہے شمشیر مفعول بر زند مفعول کف دہندہ فاع لاتن خدنج مفعول خبر ایست مفعول یعنی محاسنت فاع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل م ب ہر دو سالم مثالش بیت باران کہ زمین پاک و شستہ دارد ٭ چون گرد دل من غم ہمی نشوید ت دوسرا رکن عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ باران زمین کو پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہین کھوتا تقطیع بار اکہ مفعول زمیاک مفاعیل شست دارد فاع لاتن چوگرد مفعول لمن غممہ مفاعیل می نشوید فاع لاتن م ا ج عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر ینگونہ بیت با مردم ناساز گار طبع ٭ بیچارہ شود مرد ساز گار ٭ ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلات بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے با مرد مفعول مناساز مفاعیل کار طبع فاعلان بیچار مفعول شود مرد مفاعیل ساز گار فاعلان م ۶ عروض ہمان است و ضرب محذوف وبحقیقت ہمہ سہ وزن بیش نیست و حکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد و این بحر نیز در یک متاخران ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف فاعلن وحقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف ایک ہین اور چارون اخرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرین کے متروک ہے م منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات مستفعلن دو بار باشد و در بنا وافی و منہوک آید و او را ایک عروض بود و سہ ضرب و بر سہ وزن آید یکے وافی و بتیش اینست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وافی اور منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضربین ہین یعنی مطوی مفتعلن اور موقوف یعنی مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی بیت اوسکی یہہ ہے م اشعر اِنَّ ابْنَ زَیْدٍ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلًا ٭ لِلْخَیْرِ یُفْشِیْ فِیْ مِصْرِہِ الْعُرْفَا ٭ عروض سالم و ضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی ہے یعنی

مستفعلن

مستفعلن سے بیت مثال کی جیسا کہ مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ان بنی زہی مستفعلن
ویلا قوال مفعولات مستفعلن مستفعلن للخیر لین مستفعلن سی فی مصر مفعولات ہلعرفا مفتعلن عرف
بالضم نیکوئی اور احسان اور بالضم بہی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان و بضمتین
مبالغۃ او ضرورۃ تم کلامہ قال هم ودو منہوک یکے را ضرب موقوف و بیش انیست ب شعر
صَبْرًا بَنِی عَبْدِ الدَّار ؛ ودیگر را ضرب مکشوف و تقیش انیست ج شعر وَیْلُمِّ سَعْدٍ سَعْدَاتْ
اور دو منہوک یعنی مثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبددار مفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبددار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ویلم مِسَع مستفعلن و سعدا مفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے ام سعد کے کہ نام بھی اوسکا
سعد ہے اور وَیلُمِ سَعْدٍ اصل مین وَیلٌ لِاُمِّ سَعْدٍ تہا اور سعدا منصوب بامعنی ہے هم و بطریق زحاف
در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن و طی و خبل بکار دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند یا تا ی مفعولات
پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضربہاے منہوک خبن بکار دارند و وزنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل
نیاوردہ است و آن وافی است عروض سالم و ضرب مقطوع ت اور بطریق زحاف کے
سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی مفتعلن و مفاعلات
اور خبل یعنی فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طی لاتے ہین
خبل نہین لاتے کسواسطے کہ اگر خبل لائین تا ی مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
ہو جائین اور یہہ ہوتا ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام اور
تا ر ثانی پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہوسکتے اور اضراب منہوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہی کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے
اور وہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت نہین
کہ وزن اول وافی مین اگر عروض کو بسکون را پڑہے مثال اسکی ہو جاسکتی ح قولہ و وزنی دیگر آہ

باید دانست کہ وزن مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور ست این بیت
وَارَکَ وَقَدْ اَذْعَرَ اَلوُحُوشُ بِصَلْبِ اَلخَدِّ رَحْبُ لَبَانُہُ مُجْفَرُ * یعنی انکس حالی کہ ترسانید
وحشیان را بکشادہ رخسار فراخ است سینۂ او و واسع است تقطیعش ذاکو قد مفتعلن اذ عرلو
فاعلات حوش بصل مفتعلن بلخدورح مستفعلن نبلبان فاعلات ہو مجفر مفعولن اما مخفی نماند کہ
درین وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام میفرماید و شاید کہ مصنف علام را شائی مگر
سالم العروض و مقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا می نمایند
قائل هم و اما بپارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد و وافی و مجزو و مشطور
یعنی مثمن و مسدس و مربع بکار دارند و ہمہ ارکان مطوی مستعمل است و عروضیان گویند او را
سہ عروض و ہشت ضرب است و بر دوازدہ وزن آمدہ ست چہار مثمن و شش مسدس و دو مربع
بدین تفصیل ست اما فارسی میں اصل اس بحر کی دائرے مین مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور
وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہین اور سب ارکان مطوی
یعنی مفتعلن فاعلات مستعمل ہین اور عروضی کہتے ہین کہ اوسکے تین عروض ہین یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم اخذ مقصور فاع یا اصلم محذوف
وہم اخذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور اٹھ ضربین ہین یعنے
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم اخذ مقصور فاع اور اصلم محذوف
وہم اخذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان
اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن مین مفعولات سے بنی اصلم مقصور
اور اصلم محذوف ہو اور جب مسدس مین مستفعلن سے بنے اخذ مقصور اور اخذ محذوف ہو
پس لفظ مین ایک ہین اگرچہ اعتبار دو ہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے اٹھ ضربین لکھین کیونکہ
کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع مین دو مقطوع تھے ایک فعلن
فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہان دونون شمار ہین لیے کہ صورتین دو تھین
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہان بھی شبہ کیا اور یہہ لکھا ح مطوی موقوف و مطوی مکشوف
و اصلم مقصور و مذال و اعرج و مقطوع و اخذ مقصور و اخذ محذوف و مطوی معری اصلم محذوف

واین ہمہ دہ بود نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ فتامل اور یہہ بحر بارہ وزنون پر آتی ہے چار مثمن اور چھہ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت ترک من آن خوبروی سیمبر ومہر جوی * قامتش آزادہ سرو روی چو ماہ تمام * وچون این وزن چہارخانہ شود مسمط یا غیر مسمط رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض وضرب ت مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ سے ہے ترک منا مفتعلن خوبروی فاعلات سیمبر و مفتعلن مہر جوی فاعلان قامتشا مفتعلن زادہ سرو فاعلات روی چما مفتعلن سہے تمام فاعلان اور جو یہہ وزن چہارخانہ ہو یعنی باقافیہ اور غیر مسمط یعنی بے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعونکا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ عروض وضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان پس اگر چہارخانہ نہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین اور نصف رکن سوم مین معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل عروض وضرب کے نہ کہین گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قولہ چہارخانہ آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را از انہا با دیگرے قافیہ بود پس اگر سہ ازان یک قافیہ دارند وچہارم قافیہ دیگر دارد کہ با بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند وتفصیل وتمثیلش در اول کتاب گذشت ومثال غیر مسمط سے انتہی دلدل سوار شاہ سلام علیک * حیدر با ذوالفقار شاہ سلام علیک * تم کلامہ فتامل م ب عروض ہمان وضرب مطوی مکشوف وبتحقیقت ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت مین یہہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم ایک ہے م ج عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف وضرب اصلم مقصور برینگونہ بیت من زفراق رخ چو ماہ تو ہر شب * بازنمایم نشان ز شعلۂ خورشید * عروض ہمان وضرب

اصلم محذوف و بحقیقت ہمان ست کہ گذشت ت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع
یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے من زفرد مفتعلن عی رنجیح فاعلات ماہ تہہ مفتعلن شب فع بازنما مفتعلن
ہم نشا ز فاعلات شعلا خر مفتعلن شید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم
محذوف یعنے فع اور حقیقت مین یہہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہی
ہم مسدسات ہ عروض مطوی معرے یا مذال وضرب مذال برانیگونہ بیت یار من آن
سرو قد موی میان * سیم بر و مشک زلف بدر جمال * وعروض وضرب ہر دو مطوی معرے
وحکمش ہمان ست ت پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال
یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معری کتابت
مین ہے بلکہ بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے
رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یار منا مفتعلن سرو قدو فاعلات
موی میا مفتعلن سیم بر و مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے
اور ایک ساکن کی زیادت مغیر وزن نہین ہم ز عروض مطوی یا مقطوع وضرب اعرج
برانیگونہ بیت چون ز تو باشد عنایت ای مہتر * ہیچ نترسم ز حاسد و بدخواہ ح عروض
ہمان وضرب مقطوع وحکمش ہمان است ت ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع
یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے چون زتبا
مفتعلن شد عنای فاعلات تیمہتر مفعولن ہیچ نتر مفتعلن سم زحاس فاعلات دو بدخاہ
مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن
اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے ہم و بعضے از قدما این عروض را
ضرب مجنون مطموس کہ بروزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعضے اس عروض کے
مقابلے مین ضرب مجنون مطموس یعنی فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
ے ہیچ نترسم ز حاسد و غیر * پس وغیر بروزن فعول ہو ہم ط عروض احذ مقصور یا احذ

مقصور

محذوف وضرب اخذ مقصور برانیگونہ بیت ای بدو رخ چون گل بہار * چون تو ندیدہ
یکے نگار سرے * عروض وضرب اخذ محذوف وحکمش ہمان ست تت نوان وزن عروض
اخذ مقصور یعنے فاع یا اخذ محذوف یعنے فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال
کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چو کلیب فاعلات بار فاع چو تند مفتعلن
دم یکین فاعلات گار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف
یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک سے ہے ھم مربعات یا عروض مطوی
موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برانیگونہ بیت چون ز تو رنجم فزود * صابری
از من مخواہ * یب عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان است تک مربعات گیارہوان
وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف
یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چو ر تو ر مفتعلن جم فزود فاعلان
صابری ز مفتعلن من مخواہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب
مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے
ھم واین جملہ بحقیقت پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جا روا بودت اور یہہ سب یعنے
دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات
مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہہ دو ہوئے
اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط کے
ایک ہے یہہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہہ چار ہوئے اور مربعات مین
گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم وچہارم وششم
وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہر یک باقبلش متحد است شش باقی می ماند واسقاط اوزان
سبعہ ازین دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نسمجھے کہ تسکین اوسط
ہمہ جا روا بودہ وچون درضرب سوم وچہارم یا دہم ہمہ مسکن کنند بہزج نیز بر توان خواند
مثلاً فعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع واین وزن

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہاے قصیدہ ظاہر گردد

ت اور جو وزن سوم اور چہارم یاد ہم ہین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑھ سکتے ہین

مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم

کا ہے اوسکی یون تقطیع ہوسکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن

بجاے فاعلا اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے

اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدہ سے

ظاہر ہوگا یعنے اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہوجاے گی ہم و بعضے

عروضیان برین اوزان از سالم مستفعلن و مجبون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم

بیت بر یار من بیگناہ بیجرم بگرفت راہ ٭ آن حاسد عیب خواہ وآن دشمن زشت

گوی ٭ واز مجبون شعر مرا ازان روی لعل وزان دو زلف سیاہ ٭ زروز گہ شب کنی

وزشب گہی باز روز ٭ ت اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مجبون

مثالین لاے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم

اور مجبون مستفعلن یعنے مفاعلن مثالون مین لائے ہین مثال وزن اول کی سالم سے

یعنے وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی

مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بیجرم بگ مستفعلن رفت راہ

فاعلان اا حاسدی مستفعلن عیب خواہ فاعلات وادشمنی مستفعلن زشت گومی فاعلان

اور مثال مجبون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا ہے

اوسکی مثال یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا ازا مفاعلن روی لعل

فاعلات وزاد زل مفاعلن فی سیاہ فاعلان زروز گہ مفاعلن شب کنی ی فاعلات زشب گہی

مفاعلن باز روز فاعلان ہم واز مجبون اگر ہر دو مستفعلن مجبون باشد بغایت ناخوش بود

اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد برینگونہ بیت مرا ز لعل و در تو نیست نصیبے ٭ مرا ز چنبر

سیاہ تست گزندے ٭ ت اور مجبون سے یعنے جہان اول رکن مجبون آیا ہے اگر دونون

مستفعلن مجبون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے مرا زلب مفاعلن تو دریت
فاعلات نبس نصی مفتعلن بی فع مراز چہ مفاعلن غمی سیاہ فاعلات نست کز ن مفتعلن دی فع
معنی بیت کے یہہ ہین کہ مجھکو ترے لعل وو رسے یعنی لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گز ند چرغ بالفتح وغین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤید اور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث ھم مثال وزن پنجم از سالم بیت
بر من چرا کردۂ دراز این زبان * بگذار تا دارم این زبان در دہان ت مثال وزن پنجم کی
سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر من چرا مستفعلن کردا ید فاعلات راز یز بان
مستفعلان بگذار تا مستفعلن دار مین فاعلات بادر دہان مستفعلان ح بر من چرا مستفعلن
کردا ید فاعلات راز یز بان مستفعلان بگذار تا مستفعلن دار مین فاعلات بادر ہان مستفعلان
و بر راہی مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیف این شعر مثال وزن پنجم کہ در ان
عروض معری وضرب مذال باید نمیتواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور نون بجاے ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے کہ زیادت یک ساکن مغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے ھم واز رکن اول مخبون شعر زہر خوبی نہ از
براے وفا * ترا گزیدم بتا ز خلق جہان * و باقی برین قیاس ت اور مثال رکن اول
مخبون سے یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع زہر خو مفاعلن بی نہ از ب فاعلات رای وفا
مفتعلن ترا گزی مفاعلن دم بتا ز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر
ہین ھم خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تازی اصلش و ر دائرہ فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن دو بار است و اور اسہ عروض و چہار ضرب است و بر پنج وزن آمدہ است
سہ از وافی و دو از مجزو باین تفصیل ت یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور دائرہ اصل

خفیف

اوسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دو بار اور اوسکے تین
عروض ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضرب ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مجبون مقصور
اسیا پانچ وزنون پر آئی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے م اشعر حَلَّ اَہْلِیْ
مَا بَیْنَ دُرْنیٰ فَبَادُوْلیٰ ۔ وَحَلَّتْ عُلْوِیَّۃً بِالسِّخَالِ ۔ عروض وضرب ہر دو سالم است
ت پہلا وزن شعر جو متن مین ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنی فاعلاتن
درنی اور بادولی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور فی فبادولی مین بمعنی واو ہے
معنی یہہ ہین کہ اوتری اہل میری قریہ کی درنی اور بادولی ہین اور اوتری ساکن اوس قریہ
عالیہ کی قریہ سخال مین تقطیع یہہ ہے حلل اہلی فاعلاتن مابین درمس تفع لن تا فبادو
فاعلاتن لا وحللت فاعلاتن علویتن مس تفع لن بسخالی فاعلاتن م ب شعر
لَیْتَ شِعْرِیْ ہَلْ ثُمَّ ہَلْ اٰتِیَنْہُمْ ۔ اَوْیَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدٰی ۔ عروض سالم وضرب
محذوف ست ت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
شعر مثال کا مرقوم ہے آتین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب
بنون خفیفہ معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پہر آونگا مین ان تک یا حایل ہوگی بدون
اسکے موت یعنے آیا یارونکو پہر دیکہونگا مین یا بغیر دیکہے مرجاونگا تقطیع یہہ ہے لیت
شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن اتینہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون
ذا مس تفع لن کر ردا فاعلن م ج شعر اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلیٰ عَامِرٍ ۔ نَنْتَصِفْ مِنْہُ
اَوْنَدَعْہُ لَکُمْ ۔ ہر دو محذوف و این بحر سہ وافی است ت تیسرا وزن عروض اور ضرب
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام
لیتا ہین اوس سے یا چہوڑ دیتا ہین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا
فاعلاتن یوم علی مس تفع عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہواو ندع مس تفع لن
ہو لکم فاعلن یہہ تینون وزن وافی کے ہین م د شعر لَیْتَ شِعْرِیْ مَاذَا تَرٰی ۔ اُمُّ عَمْرٍ
فِیْ اَمْرِنَا ۔ ہر دو سالم اند ت چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم ہین یعنے مس تفع لن معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین کہ کیا رای ہے اور عمر کی ان میرے مقدمے مین تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن ذاتری مس تفع لن ام معر فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن ہم ۵ شعر گل خطب ان لم تکونوا ۞ غضبتم یسیر

عروض سالم وضرب مخبون مقصور ست واین ہردو مجزوست پانچوان وزن شعر مرقومۂ متن ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنے فعولن معنی یہہ ہین کہ ہر کار عظیم اگر غضب نکرو تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکو مس تفع لن تو غضبتم فاعلاتن یسیر و فعولن یہہ دونون وزن مجزو کے ہین ہم و بطریق زحاف در ہمہ ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف وشکل روا بود و میان حرف آخر رکن اول وحرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض اگر بیت مصرع بود ہم لازم آیدست اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہے پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن ہے کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گریگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم ہے تشعیث روا ہے یعنے بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے ہم و اما بپارسی اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مخبون بکار دارند عروضیان گویند آنرا چہار عروض و ہفت ضرب ست و ہشت وزن مستعمل ست یکے مثمن و شش مسدس و یکی مربع باین تفصیل ست و اما پارسی مین اصل اوسکی دائرہ مین فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مخبون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے چار عروض ہین یعنی مفاعلن مخبون اور فعلاتن مخبون اور مفعولن مشعث اور فعلان مخبون مقصور یا فعلن مخبون محذوف اور سات ضربین ہین یعنی مفاعلن مخبون اور فعلاتن مخبون اور مفعولن مشعث اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور انتظہ وزنون پر مستعمل ہے ایک مثمن
اور چھہ مسدس اور ایک مربع ان تفصیل سے ہم اعروض او ضرب ہردو مخبون از مثمن
برینگونہ **بیت** صنم آنکس کہ تا بفرق ہمی سوزم از قدم ٭ زخم عشق آن صنم کہ نہ بینی چنو دگر ٭
ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے صنما کس فعلاتن کتا بفر مفاعلن قہمیسو فعلاتن زمز قدم مفاعلن زخمی
عشق فعلاتن قا اصنم مفاعلن کہ نہ بینی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چنو اختصار چون او
کا ہی بیان ہے **ہم مسدسات** سہ ہردو مخبون برینگونہ **بیت** تن تو دردمند بود و دل من ٭ صنما بہر کہ بشتر اید ت
مسدسات ٭ دوسرا وزن عروض او ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن مین سطور ہے تقطیع یہہ ہے
تن تو در فعلاتن د مند بو مفاعلن د دل من فعلاتن صنمار فعلاتن چہ بکنی مفاعلن شتر اید فعلاتن **ہم ج** عروض
مجبون یا مشعث و ضرب مشعث و این بحقیقت ہمان ہست کہ ضرب دوم مثالش **بیت**
من اگر دل ہتن بپوشم یا رسے ٭ رخ چون زعفران بچہ پوشانم ٭ **ت** تیسرا وزن عروض
مجبون یعنے فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن
فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری ہیں دوم اور سوم مسدس مین
ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے منگر دل فعلاتن متن بپوشم فاعلن
شم یا ری مفعولن رخ چو زع فعلاتن فرانچی مفاعلن پوشانم مفعولن ہم د عروض ہمان
و ضرب مجبون مقصور برینگونہ **بیت** چکنم چون مرا نخواہد یارم ٭ بکہ نالم ازین حکایت در
حال ٭ **ت** چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مجبون مقصور
یعنی فعلان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مرا نخا
مفاعلن ہد یارم مفعولن بکہ نالم فعلاتن ازین حکا مفاعلن یت حال فعلان **ہم ہ** عروض مقصور
یا محذوف و ضرب ہم مجبون مقصور برینگونہ **بیت** چکنم صابری چو صبر نماند ٭ تنم از رنج
صابری بگداخت ٭ و ضرب مشعث مقصور ہم مستعمل باشد و بایستے کہ بجہت آن وزنی دیگر
آوردندی **ت** پانچوان وزن عروض مجبون مقصور یعنی فعلان یا مجبون محذوف یعنی فعلن
اور ضرب بھی مجبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے

چکنم صا فعلاتن بری چسب مفاعلن رنماند فعلان تمزان فعلاتن چصا بری مفاعلن بگداخت فعلان اور ضرب مشعث مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور جا ہیے تھا کہ بحجت اوسکے ایک وزن اور لاتے ہم عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے ہم ز عروض ہمان وضرب ابتر گفتہ اند وآن سہو است بل مشعث محذوف ست برینگونہ بیت چہ گنہ کردم ای نگار بگو کہ زمن روز وشب گریزانی این جملہ مجزو این بحر است ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر کہی ہے عروضیون نے یعنی فعلن بسکون عین اور یہہ سہو ہے بلکہ مشعث محذوف ہے اسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور بعد خبن کے بتر ہی فعلن بسکون عین نہین ہو سکتا بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چہ گنہ کر فعلاتن دم ای نگا مفاعلن ر بگو فعلن کز من رو فعلاتن ز شب گر ی مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہہ سب اوزان مجزو کے ہین ہم مربع ہر دو مخبون است برینگونہ بیت چہ کنی با کسے جفا کہ بود از تو مبتلا ست مربع آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی مفاعلن جیسی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنی با فاعلاتن کسی جفا مفاعلن کبود از فعلاتن تمبتلا مفاعلن ہم وبحقیقت این جملہ پنج وزن است وصدر وابتدا سالم روا بود وتسکین اوسط متحرکات ہم جائز بودست اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین مسدس اول وسوم وچہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان ہین سالم لانا روا ہے اور اوسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجاے فعلاتن مفعولن لاتے جہان چاہین ہم وعروضیان بر ارکان سالم بتکلف امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از مسدسات برینگونہ بیت چند گویم با من مکن بیدا نگارا تا زعشقت پیدا نگردد نہانم ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بتکلیف لائے این مثال وزن اول کی مسدسات سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند گویم فاعلاتن باسن مکن مستفعلن بیدا نگارا فاعلاتن تا زعشقت فاعلاتن پیدا نگر مستفعلن دد نہانم فاعلاتن ہم مثال وزن دوم

بیت دلربا باشد پاک پیدا رازم * نرو ہر کس زین دیدہ غمازم ت مثال وزن دوم کی مسدسات سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا فاعلاتن شد پاک پی مس تفع لن دارازم مفعولن نرو ہر کس فاعلاتن زہی دیدای مس تفع لن غمازم مفعولن لفظ پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکارا سے اور غماز بالفتح و تشدید المیم سخن چین اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطائف سے کذا فی الغیاث ھ مثال وزن سوم

روی یارم لالہ راکی پسندد * لالہ چون اوکی بر دمد در بہار ہ ت مثال وزن سوم کی مسدسات سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روی یارم فاعلاتن ہر لالہ را مستفعلن کی پسندد فاعلاتن لالہ چو او فاعلاتن سکے برد مس تفع لن در بہار فاعلان ھ مثال وزن چہارم بیت بنشیم آمد لخواہ من باماد * ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت ت مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بیشیما مد فاعلاتن دلخواہ من مس تفع لن باماد فاعلان ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلان ھ مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار * چند واری مارا بدین زاری ہ ت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلان چند واری فاعلاتن مارا بدی مس تفع لن زاری فعلن ھ مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ایدل اندہ خوری * تو نیشادی اولی تری ت مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہہ ہے تا کیدل فاعلاتن اندہ خری مس تفع لن تو نیشادی فاعلاتن اولاتری مس تفع لن ھ مضارع این بحر ہم مسہور و نیست مستعمل ست و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار باشد و در بنا مجزو آید و او را یک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم و ہر یک وزن آید و بیتش اینست ت یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ھ شعر دعانی الی سعاد * دواعی ہوی سعاد ت

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلایا مجکو طرف معشوقہ سُعاد کے اسباب محبت سعاد نے
اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دعانی اسفاعیل لاسُعادِن فاع لاتن دواعیہ مفاعیل و اسعادی
فاع لاتن هم وصدر و ابتدا که مکفوف اند مقبوض هم روا اند و درمیان یا و نون مفاعیلن مراقبہ باشد
و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن شاید که بخرم اخرب یا اشتر شود تمت اور صدر اور
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور درمیان یا و نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونون کا بہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا
لابعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب مین کف بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر
شعر مین کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخرب یعنے
مفعول یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا مین آجاتا ہے هم
واما بفارسی اصل اش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف بکار دارند
یا مکفوف یا موقوف بود یا اخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند
وگفتہ اند بر بست و ہفت وزن مستعمل است تمت واما دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مفاعیلن
فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل فاع لات
اور مکفوف یا موقوف یعنی مفاعیل بدون خرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضرب مین لائے
ہین اور کہا ہے کہ ستائیس وزن پر مستعمل ہے هم مضارع مکفوف عروضیان
این نوع را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند وگفتہ اند بر دہ وزن آمدہ است سہ مثمن و
دو مسدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست تمت مضارع مکفوف عروضی اس نوع کی
چار عروض لائے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک
اور ابتر جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن ہے اور مقصور مفاعیلن سے
یعنی فعولان یا محذوف اوسکا یعنے فعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے
اس جگہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ فتامل اور آٹھ
ضرب مین لائے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اوس سے

مضارع مکفوف

فاعلن دو اور ابتر یعنے فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے تین
اور مقصور مفاعیلن سے یعنے فعولان چار اور محذوف اوس سے
یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنے فاع لاتن چھہ اور مجبوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی فاع
آٹھہ صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف
و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این ہمہ شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف مثمن
و مسدس و مربع را جدا جدا اشمار کنند زائد از ہشت گردد تم کلامہ فقال اور عروضیون نے
کہا ہے کہ یہہ نوع دس وزنون پر آتی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو
مثلث اور تفصیل یہہ ہے م **مثمنات** ا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
بر ینگونہ **بیت** نگار آفتاب روی و شراب آفتاب نجت ٭ دولت نگسل از نگار و دہن
نگسل از شراب ٭ **ت** مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسی شعر مرقومہ مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
نگار آف مفاعیل تاب روی فاع لات شراب اف مفاعیل تاب نجت فاع لان دولت
نگس مفاعیل از نگار فاع لات دہن نگس مفاعیل از شراب فاعلان دولت نگسل از نگار
امی دل اپنا نہ دو یعنی معشوق سے م ب عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است
ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور
حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین م ج ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو است چہ
ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور ست ازان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است
نہ مجموعی مثالش **بیت** تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی ٭ از یراکہ ہیچ ننوزجانم نکندی ٭
ت تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہہ سہو ہے
اسواسطے کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہہ محذوف مقصور ہے اس جہت سے
کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین
مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تگوئیم مفاعیل راکہ ازچ فاع لات
چنین مست مفاعیل مندی فعلن از یراک مفاعیل ہیچ ننو فاع لات زجانت مفاعیل

کندی فعلن ﴿هم﴾ مسدسات ﴿م﴾ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر اینگونه ﴿ے﴾
بماندم زعاشقیت چنین زار ہ کنون بر من ای نگار ببخشای ﴿ت﴾ مسدسات چوتھا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان بیت مثال کی
مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیت فاع لات چنی زار فعولان
کنون بر م مفاعیل نی نگا فاع لات ببخشای فعولان ﴿هم﴾ ه عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش
ہمان است ﴿ت﴾ پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی
فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین ﴿هم﴾ مربعات وعروض و
ضرب ہردو سالم بر ینگونہ بیت چہ کردم تا بگوئی * کہ بر من چنین بکینی ﴿ت﴾ مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم مفاعیل تا بگوئی فاع لاتن کبر من مفاعیل نی بکینی
فاع لاتن اور بکینی ای بکینہ ہستی ﴿هم﴾ ز عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر ینگونہ
بیت نہ بینی کہ عشق یار * بمن دست بر کشاد ﴿ت﴾ ساتوان وزن عروض مقصور یعنے
فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن سے
تقطیع یہہ ہے نہ بینی کہ مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل بر کشاد فاع لان
﴿هم﴾ ح عروض ہمان وضرب محذوف ﴿ت﴾ آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین ﴿هم﴾ مثلثات ﴿ط﴾
این وزن را عروض نباشد وضرب مجبوب آید و ازین نوع شعر در از نگفتہ اند چہار چہار
گفتہ اند از ان سہ بریک قافیہ و چہارم را قافیۂ دیگر و مطربان بعضی آنرا پارسی بار بخوانند
و بعضے جادو راہ مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل * و اگر مسکن کنند چنین شود شعر
بنامردی چرا کوشی ﴿ت﴾ مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب
گر گئی مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر دراز تر نہین کہی ہین یعنی بہت کم
کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتی چار چار کہی ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے اونمین سے

یعنی ایک قافیہ پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بیتے طرب اوسکو
فارسی بار بد کہتے ہین بار بد مطرب خسرو پرویز کا کہ یہ ہے اور برہان اور غیاث سے اوسے
کہ شخصے مطرب اوسکو جادہ راہ کہتے ہین جادو بمعنی سحر اور را بمعنی نغمہ اور مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی ع دل از یار سنگدل نگسل ہ تقطیع
یہہ ہے دل ز یار مفاعیل سنگ دل ب فاع لات نگسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنے اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لاتن
فع ہو مثال مرقومۂ متن سے تقطیع یہہ ہے بنامرد مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی فع ح
نامردی یہی متن مین بھی اور حاشیے مین بھی لکھا ہے قابل ہم ہی ہمین وزن و ضرب
ازل ہم مسکن بشود بہ شکل شعر از یرا چنین گزیدم یار ہ و بدانکہ مضارع موفور نزدیک
متاخران متروک است ت دسوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنے
مفاع لعد اتذل اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف و قصر کیا مفاع
اور اگر مسکن ہو یعنی مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن
مفاعیل فاعلاتن فاع ہو جاسے مثال اوسکی جیساکہ مرقومۂ متن سے ہے اور لفظ از یرا جو شعر
مذکور مین بمعنی از ینجہت ہے اور زیرا مخفف اوسکا ہے خواہ زیرا اصل ہو اور الف و قبل
زائدہ اوسپر آیا ہو مگر از یرا بفتح اول و یا مجہول مزید علیہ زیرا بمعنی از ینجہت برہان سے
کذا فی الغیاث تقطیع یہہ ہے از یرا چ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یا رفاع اور معلوم ہو
کہ مضارع موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے ہم مضارع اخرب عروضیان
این نوع را ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفتدہ نوع آمدہ است
پنج مثمن و ہفت مسدس و پنج مربع با این تفصیل ت مضارع اخرب عروضی اس نوع کی
سات عروض لاسے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف و فعلن
جسکو ابتر کہتے ہین اور محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب مکشوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل آور گیارہ ضربین
لاسے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

مضارع اخرب

کہتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور قطع مجبوب مکشوف اور قاع مجبوب موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازال اور فعل المجبوب اور کہا ہے
کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع ان تفصیل سے ہم مثمنات ا
عروض وضرب ہر دو سالم براینگونہ بیت فریاد من زعشق پریچہرۂ سن بر * کز عشوہ عمر
بر دو نیامدش ببر در * وچون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود وچہار خانہ برین وزن
خوش آیدست مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے فریاد مفعول من زعش فاع لات پریچہر مفاعیل ای سمنبر
فاع لاتن کز عشو مفعول عمر برد فاع لات نیامدش مفاعیل ابی ببر در فاع لاتن لفظ در شعر
مین زائد ہے اور بعضے نسخون مین بر در باضافت ہے یعنی نزدیک دروازہ اور اگر مسکن ہو
یعنی تار فاع لات میم مفاعیل سے ملے بہ تسکین اوسط مفعول فاع لاتن چار بار ہو اور چہار خانہ
اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہہ ہے بیت از تو وفا نیاید دانم کہ نیک دانم *
ورمن جفا نخیزد دانم کہ نیک دانی * م ب عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ
شعر یاران من جوان ورفیقان من جوان * اندوہ تو بکرد مرا ای نگار پیر * ت دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت
مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران مفعول من جوان فاعلات رفیقان
مفاعیل منجوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرد فاعلات مرا این مفاعیل کار پیر فاعلات
م ج عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است ت تیسرا وزن عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون
وزن ایک ہین م د عروض وضرب ابتر گفتہ اند و سہو است چہ محذوف مقصور است مثالش
بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم باندہ * زیرا کہ تو زاندہ من شادمانی * د ت چوتھا وزن
عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع سے ہے اور قطع وتد مجموعی مین آتا ہے اور فاع لاتن منفصل مین وتد مجموعی نہین ہے
مفروق ہے پس یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا

فاع ل رہا اوسکی جگہہ پر فعلن لاے مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے وانیک مفعول
از چیم فاع لات گذر اربس مفاعیل اندہ فعلن زیرا کہ مفعول تو زانذ فاع لات ہمن شاد
مفاعیل مانی فعلن هم ه عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف وضرب مجبوب مکشوف
برا ینگونہ بیت گلنار زرد ہیچ شہ چینیان * دیبای سبز وار دوزین کمر * و بایستی کہ ضرب مجبوب موقوف را وزنی دیگر
کردندی بر قیاس گذشتہ ت پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب دونون سبب جب سی گر گئے
اور عین ساکن ہوا وقف سی فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب دونون سبب جب سے گرے اور عین کشف سی فع ہوا اور
ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول زرد
ہیچ فاع لات شہی چین مفاعیل یان فع دیبای مفعول سبز وار فاع لات در زر یک مفاعیل
مر فع اور عروضیون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے
بر قیاس گذشتہ ص مسدسات و عروض وضرب ہر دو سالم ثالث شعر باد بہار و بادہ
شبگیری * بوی بنفشہ و سمن و خیری ت مسدسات چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باد دیب مفعول ہار باد
فاع لات شبگیری مفاعیلن بوی بنفشہ مفعول انفش اوس فاع لات منو خیری مفاعیلن شبگیر
بمعنی صبح و سحرگاہ غیاث سے اور خیری بالکسر بیاء معروف بر وزن پری اور قسمین اوسکی
بہت ہین زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو بھی کہتے
ہین برہان اور بہار عجم سے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے هم ز عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور برا ینگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ میندیش * ور ماندہ ہنوز مکن یاد
ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعولان مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفتہ ہیچ فاع لات میندیش
فعولان ور ماندہ مفعول و ہنوز فاع لات مکن یاد فعولان هم ح عروض ہمان وضرب
محذوف حکمش ہمان است ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور
ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین هم ط
عروض وضرب ازل برینگونہ شعر مانند روی خوب نگار * تا بد شب چہاردہ ماہ *

ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع حذف وقصر شعر مثال کا
مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہاردہم چمکتا ہے تقطیع یہہ ہے
مانند مفعول روے خوب فاع لات نگار فعول تابدش مفعول سنلے چہار فاع لات وماہ فعول
هم می عروض ہمان وضرب مجبوب وہمان وزن است ت دسوان وزن عروض وہی
یعنی فعول اور ضرب مجبوب یعنی فعل محذوف مرتین اور یہہ وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون
ایک ہین هم یار کنی کہ بجای عروض ست نہ ازان قبیل ست کہ رکنی کہ بجای ضرب است
پس معقد است وضربش مجبوب موقوف بر نیگونہ شعر تاکی بو مر باندہ وتیمار عشق آن بت
نامهربان ٭ واگر ہمہ اواسط متحرکات مسکن کنند پارہ بہتر شود بر نیگونہ شعر سروسہی بہ بالا
رخ سیب وسیم دندان لب ناروان ٭ ت گیارہوان وزن جو رکن کہ بجاے
عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد ہے
یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے
بنا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع لاتن اخیر
یعنی مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنی
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کو بیا بہ بین ٭
بر تخت سلیمان راستین ٭ پیشش بدل دیو ودام ودد ٭ بر ہم زدہ صفہای حور عین ٭
بروزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت معقد کی کہ اس مین
مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے یعنی گویا کہ یہہ ایک ہی مصرع ہے
کس واسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ
وقوع اسکا مصرع ثانی بیت مثال مین ہے اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ
خود فرماتے ہین کہ ضرب اوسکی مجبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن سے تقطیع بیت
مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہے تاکیب مفعول ومر باند فاع لات ہتیمار مفاعیل عشق ازاب
فاع لات تنامہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اواسط متحرکات کو مسکن کرین یعنی مفعول
فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع مین دو جگہ تین متحرک جمع ہوتے ہین اونکی

اوسط کو ساکن کریں پس رکن یہہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
یہہ صورت کچھہ اول سے بہتر ہے پس **بیت** سرو سہی بالا رخ سیب سیم دندان لب نار وان
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سرو یس مفعول ہی بالا فاع لاتن رخ سیب
مفعول سیم دندا فاع لاتن لب نار مفعول وان فاع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہ لکھا ہے
ح قولہ مجبوب موقوف دریں جا متنق ازل باید زیرا کہ اصل رکن ضربی دریں جا مفاعیلن قد
مجبوبی است ووقف ورو تد مفروقی واقع شود پس وقف دریں جا گنجایش ندارد تم کلامہ
دوسرا حاشیہ یہہ ہے **ح** تقطیعش تاکیب مفعول دم باید فاع لات ہتیمار مفاعیل عشقان
مفعول تنیمہ فاع لات بان فاع وایں خلاف قرار داد مصنف علام است زیرا کہ او الف
ونون ساکن را کہ در آخر مصرع افتد باز اید یکحرف می شمار دپس مجبوب مکشوف بایستی فرمود
تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہہ ہے **ح** تقطیعش سرو یس مفعول سہی بالا فاع لاتن رخ
سیب مفعول سیم دندان فاع لاتن لبنار مفعول وان فع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہہ ہے
ح والف نا مہربان در تقطیع سے افتد وایں عیب است تم کلامہ قال **ہیج عروض**
ہمچنان وضرب مجبوب مکشوف ووزن ہمان ہست **ت** بارہوان وزن عروض وسیطر
یعنی رکن عروض اور رکن ضرب اور شعر منعقد اور ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع
فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک ہیں **ہم مربعات ہیج عروض**
وضرب سالم برینگونہ **بیت** آمد بہار خرم وقت گل اندر آمد **ت** تیرہوان وزن عروض
اور ضرب دونوں سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے آمد ب
مفعول ہار خرم فاع لاتن وقتی کہ مفعول اندر آمد فاع لاتن **ہم** یہ عروض سالم وضرب مقصور
براینگونہ **بیت** ای دلبر نگارین بابا یکی لب از **ت** چودہوان وزن عروض سالم
فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ای دلب مفعول ر ہی نگاری فاع لاتن ما ما ہی مفعول کی لب از فاعلان **ہم** یہہ عروض سالم و
ضرب محذوف وحکمش ہمان است **ت** پندرہوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک ہیں **ہم** یہہ

عروض مقصور و رکن موفور و ضرب مقصور برانیگونہ **بیت** ای یار دلربای پ یکی بار بہی
بسازت سولہوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون خرب او ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومۂ متن ہے معنی
یہہ ہین کہ اے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر تقطیع یہہ ہے لے یار مفعول
دلربای فاعلان یکے بار مفاعیل ہی بسازفاعلان هم نیز عروض مانند شانزدہم و رکن
سوم موفور اما ضرب محذوف و این دو ضرب استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با دو وزن
مذکور بہ تسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست **ت** سترہوان وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب اما ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون قسمین یعنی شانزدہم او ر ہفتدہم استحقاق انفراد کا
نہین رکھتیین ہین یعنی اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت سا تہہ دو وزنو نکے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بہ تسکین اور بتحریک اوسط متحرکات ہے اور بس بس
حقیقت مین وہی ہین هم واین چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزدیک متاخران
متروک است و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد و قدما موفور و اخرب هم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** جوانی کسست و چیرہ زبانی پ طبعم گرفت نیز گرانی
ت اور یہہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قدما نے موفور
یعنی مفاعیل اور آخرب کو ملایا ہے جیساکہ رودکی کہتا ہے بیت مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے جوانیک مفاعیل سست وچیر فاعلات زبانی فعولن طبعمک مفعول
رفت نیز فاعلات گرانی فعولن **ح** قولہ بعد از وزن سوم درینجا از وزن سوم مے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیراکہ پانزدہ چہ ہجدہ می شود و ہمگی اوزان درینجا ہفدہ است
تم کلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑہ کر اب اعتراض لکھنا یعنی چہ او ر اگر کتاب مین پانزدہ
تہا لفظ بعد کو بعد میں پڑہا ہوتا کہ نہونا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے **م مقتضب**
این بحر نیاز یان خاص است و اصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار است

مفعول مفاعیل فاعلات فعولن
فاعلات مفاعیل فعولن
مفعول فاعلات فعولن

و مجزو بکار دارند و او را یک عروض و یک ضرب ست هر دو مطوی بر ین وزن آید بیتش
این ست ست مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کا ہے مقتضب اقتضاب سے بمعنی قطع کردن ہے
اور اصل اوسکی دائرے مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہے اور مجزو استعمال
کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون مطوی یعنی مفتعلن پس وزن یہہ
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے م شعر اَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَهَا ۔ عَارِضَانِ کَالْبَرَدِ
ست شعر جو مرقوم ہوئہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر
ہوئے اوسکے دو رخسار سے مثل ژالے کے شفاف اور سپید اور بعضے نسخون مین بجائے
اعرضت اقبلت ہے یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضت فاعلات
لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کلبردی مفتعلن اور برد بفتحتین بمعنی ژالہ و تگرگ کذا
فی الغیاث هم در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات و واو ش مراقبه باشد پس هر دو مخبون
مطوی نشاید ست اور صدر اور ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے
پس دونون رکن صدر و ابتدا مین مخبون مطوی نچاہیے یعنی اسقاط دونون کا اور اثبات
دونون کا معًا جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات
نہوگا یا فاعلات ہوگا یا مفعولات هم و بپارسی بتکلف امثله آورده اند بر اینگونه بیت
ترک خوبروی مرا ۔ گو چرا نه خوش منشی ۔ و ضرب مذال معری و مسکن و وا باید داشت
بر قیاس دیگر اوزان ست اور فارسی مین بتکلف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات روی مرا مفتعلن گو چرا نه فاعلات خش منشی مفتعلن
معلوم ہو کہ اس مربع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین بیت سرو گلعذار منی ۔ فصل نو بہار منی
من اگرچہ تنگ توام ۔ عز و افتخار منی ۔ بر وزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور
اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ہزج اشتر مین نہ رہے جیساکہ یہہ
شعر ہے ع وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ۔ حاصل حیات ای جان یکدم ست تا دانی
۔ اور کبھی حشو مین مطوی مسکن مسبغ ہوتا ہے جیسا کہ یہہ شعر ع در فراق او مہری
قرض کرد کہ شب ہمہ را ۔ وان بہ موعد آورد روز را کسی چکند ۔ کہ رکن دوم مصراع ثانی مفعولان ہے

اور ضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا رکھتے ہین مثل اور اوزان کے ہم **مجتث** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار باشد و مجزو آنرا روا دارند و یک عروض و یک ضرب ہر دو سالم دا اور ایک وزن باشد و بیتش اینست **ت** مجتث لغت مین معنی از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی ہین مستعمل ہے اصل اوسکی دائرہ تازی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہر دو بار اور مجزو استعمال کرتے ہین ایک عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہے بیت اوسکی یہہ ہے **م** **شعر** اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيْصٌ ٭ وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ ٭ و در ارکان خبن و کف و شکل روا دارند مگر ضرب کہ در وی جز خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و دوم دیگر رکن معاقبہ باشد و در ضرب تشعیث روا بود **ت** شعر جیسا کہ مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے البطن من مس تفع لن ہا خمیصو فاعلاتن ولوجہ مثـ مس تفع لن لہلالی فاعلاتن اور ارکان مین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس مین سوا خبن کے یعنی سوا فعلاتن کے نہیں ہے اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لن فا اور تن فا مین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونو کو صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے **ح** پس حذف ہر دو یا احد ہما جائز بود تم کلامہ فتامل اور ضرب مین تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے **م** اما بپارسی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال کردہ اند و گفتہ اند کہ او را پنج عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن و دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مخبون بکار دارند و تفصیل اینست **ت** لیکن دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مس تفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین فعلاتن مخبون اور فعلان مخبون مقصور

یا فعلن مخبون محذوف اور فعلان مخبون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فاع مخبون
محذوف مدروس یا فع مخبون محذوف مطموس اور مفاعلن مخبون آور لو ضربین ہین فعلاتن
مخبون اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو
ابتر لکھتے ہین اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع مخبون محذوف مدروس اور فع
مخبون محذوف مطموس اور مفاعلان مخبون مذال اور مفاعلن مخبون آور تیرہ وزنون پہ
آئی ہے سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مخبون استعمال کرتے ہین اور تفصیل یہ ہے
مثمنات ا عروض وضرب ہردو مخبون بر ینگونہ **بیت** اگرچہ حیلہ فروشی دگرچہ
چرب زبانی ٭ سپاس دار خدایم کہ تو بجملہ مرائی ٭ **ت** مثمنات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین
کہ ہرچند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر خدا کا یا شکرگزار خدا ہون مین کہ تو ہمہ جہت
واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لفروشی فعلاتن وگرچہ چرمفاعلن
بزبانی فعلاتن سپاس دامفاعلن رخدایم فعلاتن کہ تو بجملہ مفاعلن لمرائی فعلاتن **م ب**
عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور بر ینگونہ **بیت** زہی چلیست
ترا بامن ای گزیدہ نگار ٭ بجای نرم درشت وبجای وصل فراق ٭ **ت** دوسرا وزن عروض
مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلان
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے زہی چی مفاعلن ستر ایا فعلاتن
منی گزی مفاعلن دنگار فعلان بجای نر مفاعلن مدرشتو فعلاتن بجای وص مفاعلن
لفراق فعلان **م ج** عروض ہمچنان وضرب مخبون محذوف وبحقیقت ہمان وزن ست
ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن
اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین کسواسطے کہ زیادت یکحرف مغیر وزن
نہین ہے **م د** عروض ہمچنان وضرب ابتر گفتہ اند واین سہو ست مخبون محذوف مسکن
می باید چہ خبن در ہمہ ارکان لازم ست واین استحقاق انفراد نیست مثالش **بیت** تو مرد آن
کہ بروزی نخوند باہد اگرچہ کسے زپای در آید سری نخنبانی ٭ **ت** چوتھا وزن عروض وہی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروضیون سے نکلی ہے اور یہہ سہو ہے مخبون محذوف
مسکن کہنا چاہیے اسواسطے کہ خبن یہان جملہ ارکان مین لازم ہے اور بعد خبن کے
بتر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہین ہو سکتا اور اس وزن کو استحقاق انفراد نہین یعنی وزن علٰحدہ اگانہ نہین ہے
بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سرجنبانیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے
تمردا مفاعلن نکرونی فعلاتن نعوذبل مفاعلن لہکر فعلن کسیرا یا مفاعلن اوراید فعلاتن
سری بجن مفاعلن بانی فعلن ﻫ وعروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقطوع
براینگونہ **بیت** مرا دلی ست کہ دائم ستم کند بر من * چہ بودی ار ستم از ستمگر آمدی *
ت پانچوان وزن عروض مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون
محذوف یعنی فعل بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا
مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مرا دلی مفاعلن
سکہ دایم فعلاتن ستم کند مفاعلن بر من فعلن چہ بودیر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگر ا مفاعلن
مدی فعل ﻫ و عروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس و ضرب مخبون محذوف مدروس
براینگونہ **بیت** دل بر آتش و چشمی پر آب دارم * ازان کہ با من بد خو شدہ است جانان
ت چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنی فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنی
فع اور ضرب مخبون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے دلی پر ا مفاعلن تش چشمی فعلاتن پر ا مد ا مفاعلن رم فع از اکبا مفاعلن من بد خو
مفعولن شد ستجا مفاعلن نان فاع ح تقطیعش دلبیرا مفاعلن تش چشمی فعلاتن برابدا مفاعلن
رم فع از اکبا مفاعلن منبد خو فعلاتن شد ستجا مفاعلن نان فاع و اینہم خلاف قرارداد
مصنف علام معلوم میشود زیراکہ او الف و نون ساکن را یکحرف می شمارد پس ضرب
مخبون محذوف مطموس گشت بر طور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون کے
لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو
جو بحروائرہ سے نکلجاتی ہے وہان بجای یکحرف لینا چاہیے بواقی مین اختیار ہے یہہ
لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ اعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہہ اسی بات کو اعتراضًا بار بار لکھتا ہے

یا و صفیؔ که خود معنی اس شعر کے سمجھی نہیں سمجھا کہ من بدخو کہ بروزن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام اضافت
اور غیر اضافت مین تمیز نہین کرتا ہم زعروض همان وضرب مجنون محذوف مطموس وزن
همان است و گفته اند که این هر دو وزن مسکن خوشتر آید واین سه وزن آخر به نزدیک شاعران
مهجور است ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مجبون محذوف
مطموس یعنی فع اور وزن رہی ہے اور کہا ہے عروضیوں نے کہ یہہ دونون وزن مسکن
خوش آتے ہین یعنی بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواه فاع مثال **بیت** اگر
گشائی تاری ز سنبل تر * همیشه آید بوی صبا معطر * بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع
اور غلط مسکن اور غیر مسکن بھی روا ہے اور یہہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے
متروک ہین هم **مسدسات** ح عروض معری وضرب مذال براینگونه **شعر** دلم ببرده ای
یا ربی بها * بها بیا . دلیان را بمن سپار * **ت** آٹھوان وزن عروض معری یعنی مخبون
معری مفاعلن اور ضرب مذال یعنی مخبون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے
تقطیع یہہ ہے دلم ببر مفاعلن ده ای یا فعلاتن ربی بها مفاعلن بها بیا مفاعلن دلیان را
فعلاتن بمن سپار مفاعلان معنی یہہ ہین کہ ای یار دل میرا لیا ہے تو نے بوسہ لب قیمت
مین دے هم ط هر دو معری و همان وزن است **ت** نوان وزن عروض و ضرب دونون
معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور یہہ وہی وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہے
هم **مربعات** ی عروض وضرب هر دو مخبون براینگونه **بیت** بحق خوبی رویت *
کم از غمان بر هانی * **ت** مربعات دسوان وزن عروض و ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن
بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے بحق خو مفاعلن بی رویت فعلاتن کم از غما مفاعلن
بر هانی فعلاتن رویت یعنی روی خود اور کم اختصار کہ مرا کا اور غمان یعنی غمها هم یا عروض
همان وضرب مخبون مقصور براینگونه **بیت** منم زیار بحسرت * منم ز عشق بجور **ت**
گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ
متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم زیا مفاعلن ر بحسرت فعلاتن منم ز عشـ مفاعلن
ق بجور فعلان هم حسب عروض همان وضرب مخبون محذوف و همان وزن است **ت** بارہوان

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی
یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے **هم تج** عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب
مخبون محذوف وہر دو مسکن روا بود براینگونه **بیت** تو آگہی صنما * کہ من چہ غم خوردم *
ت تیرہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلات یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب
مخبون محذوف یعنی فعلن اور دونون مسکن جائز ہین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے تا آگہی مفاعلن صنما فعلن کہ من چہ غم مفاعلن خوردم فعلن هم وجملہ مسدسات ومربعات
نزدیک متاخران نامستعمل است وتسکین درہمہ مواضع روا بود ودر صدر وابتدای این بحر خرم
روا نہ بود چہ مبدء وتد مجموع نیست ہرچند بران وزن است ازان جہت کہ از دو سبب خفیف اعتبار است
بعد از خبن وزن وتدی باقیمانده است وازقدما بعضے بنا بر بیتی آورده اند کہ صدر او اخرم است
وبعضی از متاخران وزنی دیگر آورده اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار وآن خلط مشکول
با سالم میتواند بود براینگونه **شعر** بدان مالک الملوکی کہ ہر دو جہان بامرش شدند زہیچ چیزی
بگفتن کاف ونونی این ست اوزان دائرہ مشتبہہ اور جملہ مسدسات اور مربعات
نزدیک متاخرون کے نامستعمل ہین اور تسکین ازمطلب جگہہ روا ہے اور صدر اور ابتدا
مین اس بحر کی خرم روا نہین ہے اسواسطے کہ مبدء وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین
آتا ہی ہرچند اوس وزن پر ہے جہت یہہ ہے کہ اصل مین دو سبب خفیف تھے یعنی مس تف اوسکے بیچ مین خبن ہوا اور
وتد ہوگیا یعنی مفا مگر وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے بعضے ایک بیت بنا در لائے ہین کہ
صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضے متاخرون سے ایک وزن اور لائے ہین مفاعل فاعلاتن سے
چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتھہ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہو سکتا ہے شعر
مثال کا مرقومۂ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بدان مفاعل کہ مالکی فاعلاتن کہ ہر دو مفاعل
جہان بامرش فاعلاتن شدند ز مفاعل ہیچ چیزی فاعلاتن بگفتن مفاعل کاف ونونی فاعلاتن
یہہ ہین اوزان دائرہ مشتبہہ کے **هم متقارب** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است واصلش
در دائرہ فعولن ہشت بار باشد بتازی وافی ومجزو بکار دارند وازو دو عروض وچہار ضرب است
وبرشش وزن آمده است چہار وافی ودو مجزو وبیتہا بیشتر این **ست** یہہ بحر عربی اور

فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین فعولن آٹھہ بار ہے اور تازی مین وافی اور
مجزو استعمال کرتے ہین اور اوسکے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف اور چار ضرب
ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور چہہ وزنون پر آئی ہے چار وافی اور
دو مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین م اشعر فَاَمَّا تَمِیمٌ تَمِیمُ ابْنُ مُرٍّ * فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رَوْبَی
نِیَامَا * عروض وضرب ہر دو سالم است پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی
فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے روبی راب سے معنی یہہ کہ مست خواب ہوا اور نیام جمع
نایم بمعنی خوابیدہ یعنی یہہ کہ فاما تمیم ابن مر گویا یا قوم نے سر مست خواب تقطیع اوسکی یہہ ہے
فاما فعولن تمیمن فعولن تمیمب فعولن نمورن فعولن فالفا فعولن ہملقو فعولن مروبی فعولن
نیاما فعولن م ب شعر وَیَاْوِی اِلیٰ نِسْوَةٍ یَائِسَاتٍ * وَشُعْثٍ مَرَاضِیعَ مِثْلَ السَّعَالِ *
عروض سالم است وضرب مقصور ت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے یائسات مقلوب الیاسات زنان بسن ایاس
رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اوس مین ہوتا ہے اور نہایت الارعب مین بالسات
بہای موحدہ پڑہا ہے بمعنی محتاجات اور شعث جمع شعثا بمعنی پراگندہ مو غبار آلودہ اور مراضیع
جمع مرضع بمعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی بحذف یا بمعنی غول بیابانی معنی یہہ ہین کہ
جگہہ لیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان مو گرد آلودہ شیر دہندہ کے مانند غول بیابانی
کے تقطیع یہہ ہے ویاوی فعولن الانس فعولن تنیا فعولن اساتن فعولن وشعثن فعولن
مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول م ج شعر وَاَرْوِی مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیصًا *
یُنَسِّی الرُّوَاةَ الَّذِی قَدْ رَوَوْا * عروض سالم است وضرب محذوف ت تیسرا وزن عروض سالم
یعنی فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے معنی یہہ ہین روایت
کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہے تقطیع
یہہ ہے وارو ی فعولن منششع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن ینسس فعولن رروا تل
فعولن لذی قد فعولن رَوو فعل م د شعر خَلِیلَیَّ عُوجَا عَلیٰ رَسْمِ دَارٍ * خَلَتْ مِنْ سُلَیْمیٰ
وَمِنْ مَیَّةٍ * عروض سالم وضرب ابتر و این چہار وافی است چوتھا وزن عروض سالم

یعنی

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف و قطع شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے گھر وخانہاے ویران پرکہ خالی ہین سلیمی سو
اور میتہ سے اور یہہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہ ہے خلیلی فعولن یبوجا فعولن
علی رس فعولن مدارن فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن ومیمی فعولن یہ فع اور یہہ
چارون وزن وافی کے ہین م شعر امن دمنۃ اقفرت ٭ لسلمی بذات الغضاء ٭
ہر دو محذوف ست ت پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل
شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے دمنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاۃ نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہون معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ
نشان گھرون کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع
یہ ہے امندم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل
م وشعر تعفف ولا تبتئس ٭ فما یقض یاتیکا ٭ عروض محذوف وضرب ابتر ست
واین ہر دو مجزو اند ت چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر ہے یعنی
فع شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ عفیف ہو اور حزین نہو جو کچھ کہ
مقدر اور حکم ہوا ہوگا پیش آئے گا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام غیاث سے
تقطیع یہ ہے تعفف فعولن ولا بت فعولن تا س فعل فما یق فعولن ضیا تی فعولن کا فع اور
یہ دونون مجزو ہین م وبطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در عروض ہا ی سالم
قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم و ثرم روا باشد کہ در ابتدا ہم بناء استعمال کنند ت
اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے یعنی فعول بضم لام حشو مین لانا
درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب مین پڑے اور عروض ہای سالم مین
قصر یعنی فعول اور حذف یعنی فعل روا ہے اور صدر مین اثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل
بسکون عین روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بناء اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین م
واما در پارسی وافی و مجزو و مشطور آمدہ اند وگفتہ اند کہ ویرا دو عروض است و چہار ضرب
ودہ وزن آمدہ است چہار مثمن و سہ مسدس و سہ مربع ت واما پارسی مین وافی اور مجزو

اور مشطور لاے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور
اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار مثمن و تین مسدس او تین مربع **مثمنات**
ا عروض سالم و ضرب مسبغ برینگونہ **بیت** بباﻻ نگار را چو آزادہ سروی * ولیکن برخسار
مانند گلنار * واین ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ بیرون است **ت** مثمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
گلنار یعنی گل انار مراد ہے تقطیع یہہ ہے بباﻻ فعولن نگار را فعولن چو آزا فعولن د سروی فعولن
ولیکن فعولن برخسا فعولن رمانن فعولن وگلنار فعولان اور یہہ ناپسندیدہ ہے اسواسطے کہ
حرف آخر دائرے سے باہر ہے م ب ہر دو سالم **ت** دوسرا وزن عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہ ہے **بیت** اگر سرو من در چمن جا بگیرد * عجب
باشد از سرو باﻻ بگیرد م ج عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور **ت** تیسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال سے توئی
کا فریدی ز یکقطرہ آب * گہرہای روشن تر از آفتاب * م د عروض ہمان و ضرب
محذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکی است و شاہنامہ برین وزن گفتہ اند **ت** چوتھا وزن
عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال سے چو آیم بکویت مکن
عیب من * کہ بی اختیارم درین آمدن * اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین
یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے سے یہہ ہین سے
بروز نبرد آن یل زورمند * بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند * درید و برید و شکست و ببست * یلان
را سر و سینہ و پا و دست م و این وزن را پارسی گویان راہ اعشی خوانند از جہت آنکہ ابیات
اعشی برین وزن است کہ این دو بیت از آن است **شعر** وَكَاسٍ شَرِبْتُ عَلَى لَذَّةٍ *
وَاُخْرَى تَدَاوَيْتُ مِنْهَا بِهَا * لِكَیْ يَعْلَمُ النَّاسُ اَنِّی امْرُؤٌ * اَتَيْتُ الْمَعِيْشَةَ مِنْ بَابِهَا *
ت اور ان تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنی طریق خواندگی ہو اسلئے کہ
ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتین اوس سے یہ ہین شعر دونون مرقومہ متن ہین

معنی اونکے یہ ہین بہت کاسے پیے ہین سنے واسطے لذت کے اور بہت پیالے
نوش کیے پینے واسطے دوا کے یعنی بہت گرم وسرد زمانے کا چکھا تاکہ جانین لوگ کہ
ایک مرد ہون مین کہ پہونچا ہون ہین اور تلاش کی ہے پینے معیشت اوسکی دروازی سی
اور تقطیع یہ ہے وکاسن فعولن شربتو فعولن علا لذ فعولن ذتن فعل و اخری فعولن تداوی
فعولن تنہا فعولن بہا فعل لکی یع فعولن لمنا فعولن سا نم فعولن رو فعل اتیتل فعولن معیشت
فعولن ہمن بافعولن بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور اد معنی پردہ سرود م مسدسات عروض
وضرب سالم بر ینگونہ بیت نگہ کن بدان سرخ و وسرخ × کزو زرد گشت این رخانم
ت مسدسات پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن بدا سر فعولن خدو سرخ فعولن کزو زر فعولن
وگشتی فعولن رخانم فعولن م وعروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور براینگونہ بیت
ازان خط مشکین یارم شد آن ماہش اندر محاق ت چھٹا وزن عروض مقصور یعنی
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے ازاخط فعولن طمشکی فعولن نیار فعول شدا ما فعولن ہشندر فعولن
محاق فعول ماہ سے مراد رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سی آیا ہے
بمعنی کاستن ماہ ابتدا اوسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند
ان ایام مین چھپ جاتا ہے لطائف اور منتخب اور مدار اور کشف سے کذا فی الغیاث م
ز عروض ہمان وضرب محذوف وبحقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی
فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم
اور ہفتم ایک وزن ہے م مربعات ح عروض وضرب سالم بر ینگونہ شعر
عیان شد نہانم × ز رنگ رخانم ت مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی فعولن شعر مثال کا مرقومہ متن ہے نہانم یعنی راز نہان میرا اور زرخان رخساری
تقطیع یہ ہے عیان شد فعولن نہانم فعولن ز رنگی فعولن رخانم فعولن م ط عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور براینگونہ شعر توئی دل گذار × منم دل سپار ت نوان وزن

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے تا ہی دل فعولن گذار فعول منم دل فعولن سپار فعول ہم ی عروض ہمان و ضرب محذوف و بتحقیق ہمان است ت دسوان وزن عروض ہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی نہم اردہم ایک ہے ح تقطیعش تا ہی دل فعولن گذار و فعولن منم دل فعولن سپار فعول تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہین یہہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہین اور شعر مین بہی دو لکھا ہے م و بنزدیک متاخران مسدسات و مربعات متروک است و قدما اثلم در صدر یا در ابتدا بنادر بکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت بہار است ہر روزہ در روز نم ٭ منکر فراوان و معروف کم ٭ و استعمال قبض در فارسی روا نیست ہیچ ت اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدما نے اثلم یعنی فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیساکہ رودکی کہتا ہے بیت رودکی کی مرقومۂ متن ہے روز نم بارور زیم یعنی موسم برشکال و بہار منکر یعنی امر منکر مثل شراب نوشی اور لہو و لعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار س فعولن تہرہ فعولن ز درر و فعولن ز نم فعل منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم فعل اور استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہین کہ وزن سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب و العروض مین جیسے صدر اور ابتدا مین رکن اثلم یعنی فعلن کبہی آگیا ہے اس جگہہ مقبوض یعنی فعول کو لانا نہ چاہیے صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجہا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکہا ح مثال اثلم در صدر و ابتدا بل درشو نیز سے رفتیم و بردیم داغ تو بر دل ٭ صحر البحر المنزل المنزل بد وزن مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن تم کلامہ ظاہر ہے کہ رفتیم و بردیم بر وزن فعلن فعولان با سباغ ہے اور دوسرا حاشیہ استعمال قبض کی جگہہ لکہا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض و اثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک رکن مقبوض باشد و دیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ و در این شعر بروزن ہجرت چہ چارہ سازم ٭

چو شمع دور از تو میگدازم * بروزن فعول فعلن وبتقدیم اثلم نیز سے گرم بخوانی ورم برانی *
دل حزین را بجای جانی * بل ازین قسم بر شانزده رکن هم آمده مثالش جامی فرماید سے
زهی جمال تو قبلۂ جان حریم کوئی تو کعبۂ دل * فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعی
و دیگری گوید سے زهی دو چشمت بخون مردم کشاده تیر و کشیده خنجر * رخ چو ماهت صباح
دولت خط سیاهت شب معنبر * هر دو وزن فعول فعلن وبعضی مقبوض اثلم که آنرا اخرم گویند
با سالم نیز بترتیب جمع کرده اند و بر شانزده رکن آورده مثالش سے زلف معنبر بر مه ترو بیت
تیره شب است و وادی موسی * جامه صبرم درکف عشقت دامن یوسف دست زلیخا *
بروزن فعل فعولن وبعضی مقبوض اثلم در مثمن آرند مثالش سے ای سر زلفت غالیه سای *
وی مه رویت غالیه بیز * بروزن فعل فعولن فعل فعول تم کلامه ظاهر ہے که یہ سب
اوزان متقارب میں ہیں اور عبارت محقق علیہ الرحمہ میں مخالفت انکی کہیں نہیں جسکی
مخالفت کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا **غریب** این بحر مستعمل نیست
و شعر برین بسیار نیافته اند و اصلش فاعلن هشت بار بود و مثال بیت سالم او بتازی چنین
باشد **شعر** جَارُنَا قَوْمُهُمْ ثُمَّ لَمْ یَزْجُرُوْا * لِلصَّلَاحِ الَّذِیْ خَیْرُهٗ زَاهِرٌ * **ت** غریب
یہ بحر مستعمل نہیں ہے اور شعرا اس میں بہت کم پائے ہیں اور اصل اوسکی فاعلن آٹھ بار ہے
اور مثال بیت سالم کی اوس سے عربی میں یون ہے شعر مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں
لڑے وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح کہ
خیر اوسکی ممدود ہے تقطیع یہ ہے جارنا فاعلن قومهم فاعلن ثم لم فاعلن یزجروا فاعلن
للصلا فاعلن حلّذی فاعلن خیرهو فاعلن زاهرن فاعلن **م** وهم مخبون ایراد کنند برینگونه
شعر وَاَتَیْتُ جَمِیْعَ مَوَاطِنِهَا * فَاَسِفْتُ لِغَیْبَةِ سَاکِنِهَا * **ت** اور مخبون بھی لاتے ہیں
یعنی فعلن بحرکت عین آٹھ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں آیا میں اوسکے سب وطنوں
میں پس افسوس کیا میں نے اوسکے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہ ہے واتی فعلن
تجمی فعلن عموا فعلن طنها فعلن فاسف فعلن تبغی فعلن یبسا فعلن کنها فعلن **م** و بسکون عین
ایراد کنند برینگونه **شعر** یَا مَحْبُوْبِیْ اَدْرِکْ مَدْعُوِّیْ * وَارْحَمْ قَلْبِیْ فَاجْلِسْ عِنْدِیْ **ت** اور سب عین

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین آٹھہ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین ای
محبوب میرے دریافت کر میری سوچ کو اور رحم کر میرے دل پر پس بیٹھہ نزدیک میرے
تقطیع یہہ ہے یا مح فعلن بوبی فعلن اور ک فعلن روحی فعلن ورحم فعلن قلبی فعلن فجلس
فعلن عندی فعلن ھم وعروضیان این رکنہا را مقطوع خوانند و این سہو ست چہ قطع
جز در عروض وضرب نیفتد وہر سہ نوع یعنی سالم ومخبون ومقطوع خلط کنند ت اور
عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے ہین اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ
قطع سوا اے عروض وضرب کے نہین آتا پس مخبون مسکن ہین اور تینون قسمین یعنی
سالم فاعلن اور مخبون فعلن بتحریک عین اور مقطوع فعلن بسکون عین خلط کرتی ہین
ھم و اما بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال ومعری ہم عروض وہم ضرب
وضرب تنہا مذال وہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ مذال ومعری ومختلط اما سالم با مخبون
ومسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بود ت و اما فارسی مین قدما بہ تکلف اس بحر مین
شعر لائے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی اور
ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن بھی
لاتے ہین اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معرے اور مختلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھہ رکن مخبون اور مسکن کے
خلط نہین کرتی ہین فارسی مین کہ انکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا
درست ہے ھم مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو * گر خطائی کنم دلبرا عفو
کن * ت مثال سالم مثمن کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن
از غمی فاعلن ہجر تو فاعلن گر خطا فاعلن ئی کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کن فاعلن ھم
مثال سالم مسدس شعر سرخ گل بر دو رخ کشتہ * لاجرم فتنہ گشتہ ت مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے سرخ گل فاعلن بر دو رخ فاعلن کشتہ ئی فاعلن
لاجرم فاعلن فتنہ ئی فاعلن کشتہ ئی فاعلن کشتہ یعنی پیدا کردہ ھم مثال مربع سالم شعر
سجدہ کردت تبا * آفتاب از فلک * ت مثال مربع سالم کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے

سجدہ کرنا فاعلن دست بتا فاعلن افضا فاعلن بز فلک فاعلن ھم مثال مثمن مخبون و مسکن در بیشتر
آوردہ اند ت مثال مثمن مخبون اور مسکن کی سابق مین لائے ہین عربی مین اور فارسی مین
مثالین یہہ ہین مثال مخبون سے چو درخت بنود گل باغ ارم * چو قدت بنود قد سرو چمن *
فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی یہہ ہے مثال مسکن سے ہر دم ہیئت دارم زاری * کز غم تا کے
زارم داری * فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی ہے ھم و ہمہ مسکن را بہزج اخرب و رمل مخبون ہم
تقطیع توان کرد ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین ہے
وزن کو ہزج اخرب اور رمل مخبون مین تقطیع کر سکتے ہین ہزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بروزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب فعلاتن
فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہو جائے ھم و باقی وزنہا اعنی مسدسات
و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود این است بحرہای دائرہ متفقہ تفصیل بحور و اوزان
تمامی آن تمام شد ت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن کی طبیعت سے
دور ہین یہہ ہین بحرین دائرہ متفقہ کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ تمام ہوئی ھم و معلوم شد
کہ در پانزدہ بحور کہ مستعمل عرب ست جملہ عروضہا بیست و شش است و جملہ ضربہا پنجاہ است
و بر شصت و سہ وزن آمدہ ست و در دہ بحر کہ مستعمل عجم است بقول عروضیان چہل و چہار
عروض و ہشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نود و نہ وزن شعر گفتہ اند واللہ اعلم بالصواب
ت اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین جملہ عروض چھبیس ہین
اور جملہ اضراب پچاس اور تریسٹھ وزنون پر آئی ہین اور دس بحرون مین کہ مستعمل
عجم ہین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی ضربین ہین اور ایک سے
ننانوے وزنون پر شعر کہے ہین واللہ اعلم بالصواب ھم و باید دانست کہ این بحرہا
مؤلف از اصول مذکور ست و شاید کہ اصلہا سے دیگر غیر آنچہ گفتہ اند تالیف کنند و از ان
اصلہا بحرہا مؤلف شود کہ در لغات دیگر مستعمل باشد یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنانکہ
بنا در لغت پارسی رکنی ثمانی یافتہ می شود مؤلف از دو وتد و سببے بروزن مفاعلاتن و
شعری دیدہ ام از تکرار این رکن چہار بار کہ عین آن شعر بر یاد ندارم اما بر این منوال بود

بیت اگر بدانی کہ سنے تو چونم * مرا درین غم روا نداری * وار مستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد و از متفاعلن موقوص مرفل ہمچنین ست اور جاننا چاہیے کہ یہہ بحرین مؤلف اصول مذکور سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلونکے تالیف کرین اور اون اصلون سے بحرین مؤلف ہون کہ اور زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہون یا اور زمانے مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت پارسی مین ایک رکن ثمانی یعنے ہشت حرفی پایا جاتا ہے مؤلف دو وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ آسمین مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے یعنے اس رکن کی تکرار سے چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اسطرح پر تھا بیت اگر بدانی کہ بی تو چونم * مرا درین غم روا نداری * تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کہ بیت چونم مفاعلاتن مرا درین غم مفاعلاتن روا نداری مفاعلاتن اور مستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن اور متفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مضم مخبون هم و نیز از بحری کہ او را این بزبان پہلوی بران بحر میگویند و شبیہ است بہزج مسدس سالم رکن اول ہم ثمانی است مؤلف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن و گاہ سالم بکار میدارند و گاہ مخبون بروزن مفاعیلن و گاہ مطوی بروزن فاعلاتن و ہر سہ با یکدیگر خلط میکنند و دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن است مثالش بیت فرد اگہ عرض پی لشکر و زن پی * بیان دو سرا اہل انجمن پی * ہمہ گرد آورد پیر و جوان را * انچہ من کردہ پی زبرج ہمن پی * صدر بیت اول سالم است و ابتدا و صدر بیت دوم مخبون و ابتدای بیت دوم مطوی و امثال این بسیار ست اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اور امن بزبان پہلوی اوس بحر پر کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اور امن بضم اول اور سکون نون آور اور این بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیون کا ہے اور شعر اوسکا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے لکھا ہے بیت لحن اورامین و بیت پہلوی * زخمہ رود و سماع خسروی * اور ایک دوبیتا بھی نام ہے مضافات اور

تو ار فع جوسقان سے مشہور باورامہ چونکہ غنیا گروہان کے ساکن نے یہہ خواندگی وضع
کی باورامن مشہور ہوئے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی
مخبون بروزن مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو بایکدیگر خلط کردیتے ہین
اور بعد اوسکے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دورکن باقی مفاعیلن فعولان
یا مفاعیلن فعولن ہین مثال اوسکی بیت جو مرقومہ متن ہے اور شعر مذکور مین فرواگہ بمعنی
فرد او قت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اور پی لشکر یعنی پای لشکر اور وژن بمعنی کثافت اور
نجاست مراد خرابی پی ورپی ہے اور دوسرا اہل انجمن پی یعنی ورپی و رئیس اہل انجمن
اور زبرج بمعنی زینت اور بمن پی ای درپی من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی
مفعولاتن اور ابتدای بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتدا ے
بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہہ ہے فرواگہہ مفعولاتن ضپیاںکر مفاعیلن
وژن پی فعولن میانی دو مفاعیلن سری اہلی مفاعیلن جمن پی فعولن ہمہ کردامفاعیلن
ور دپیر و مفاعیلن جوارا فعولن انجمنکر فاعلاتن بنیر برج مفاعیلن بمن پی فعولن اور مثل
اسکے بہت ہین ہم و غرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور در انچہ گفتیم
محصور ہست نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اغلب واللہ اعلم
بالصواب **ت** اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور
جو کہے ہین ہمنے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے
ہمنے موجود ہین بحسب غالب یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین
واللہ اعلم بالصواب **فصل ہشتم** در تغیر بزیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از
تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر بزیادت را کہ آنرا اخرم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردیم
و آن بغایت گران و ناپسندیدہ باشد و برکنی و بحری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب
باین موضع افگندیم کہ تا بحور و اوزان وقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد
و خزم بیشتر بیک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش بتازی امرء القیس گوید
شعر وَکَانَ ثَبِیرًا فِی عَرَانِینِ وَبْلِہٖ ۔ کَبِیرُ اُنَاسٍ فِی بِجَادٍ مُزَمَّلٍ ۔۔ بر بحر طویل است

از وزن دوم دو او خرم است **فصل ہشتم** بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہین ان مین ایک تغیر زیادت بھی ہے
اوسکو خزم کہتے ہین کسی جگہہ مثال اوسکی نہین لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ ہے
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھہ خاص نہین اور یہان اوسکو اسلیے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خزم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اوسکی تازی بیت
امرالقیس کی جو مرقومۂ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
غرنین سر بمعنی مراد اول جزو بل جمع وابل بمعنی باران بزرگ قطرہ بجاد گلیم مخطط مزمل
چادر پیچیدہ معنی یہہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ بہ گلیم مخطط پیچیدہ ہے
تقطیع کان فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نوبلہی مفاعلن کبیر فعول اناسن
فی مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض
اور ضرب دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خزم کا ہے ~~خ~~ خزم در اصل
انداختن حلقہ در بینی شتر ہست و وجہ مناسبت ظاہر دخزم کردن ... الخزم بمعنی
بران است کہ بروش وزن شعری درست نشود و الانشاید ... مثال ... زیادت
مصراع دوم مین ہوتی ہے **بیت** تاللہ یا ظبیات القاع قلن لنا ءلیلای منکن
ام لیلی من البشر ✽ بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصرع دوم مین خزم ہے وزیادہ ازین ہم آوردہ اند تا یک کلمہ
از چہار حرف و آن تا وہ است و بیتش این ست **شعر** اشدد حیازیمک للموت
فان الموت لاقیکا ولا تجزع من الموت اذا حل بوادیکا ✽ بر بحر ہزج ... اول
دکلمہ اشدد خزم است اور زیادہ ایک حرف سے بھی لاتے ہین یا چار حرف تک
یعنی چار حرف کا کلمہ اور یہہ بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومۂ متن ہے اور حیازیم
حیازیم جمع حزام بمعنی کمر بند ہے اور لاقیکا یا شباع الف معنی یہہ ہین باندہ کمر بند
اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجھسے اور نڈر موت سے جبوقت

وارد ہوا تو [illegible] ہی ہین تقطیع یہہ ہے حیازیم مفاعیل کللموت مفاعیل فانلو مفاعیلن
تلاقیکا مفاعیلن ولاتجزع مفاعیلن منالموت مفاعل اذا حلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہہ بحر
ہزج سے ہے وزن اول اور کلمہ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف
محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہہ ہے **شعر** قد فاتنی الیوم من
حدیثک ما استثنی مدیکہ * بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو سے
اور قدم خزم ہے مثال زیادت سہ حرف کی **بیت** اذا عذرت رجلی ذکرتک *
یا بار کیما یذہب الخذر * بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو
اور کلمہ اذا خزم ہے ہم در پارسی ہم بیک حرف قدما آوردہ اند بعضے در اول مصراع
اول چنانکہ رودکی گوید **بیت** جعد ہمچون نوز و آب باد * گوئیا آنچنان شکستی *
میانکش نازک چو ساید موی * گوئی از یکدگر گسستی * بحر خفیف است از وزن ہفتم
و میم خزم است در اول بیت دوم **ہست** اور فارسی مین بھی بیک حرف قدما لائے ہین
بعضے اول کے مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن ہے بحر خفیف مین وزن ہفتم
عروض مشکول اور ضرب ابتر اور میم خزم کا ہے اول بیت دوم مین اور نوز و آب یعنی
صحیح است فاعلن [illegible] جعد ہمچو فاعلاتن نوزوا مفاعلن بپاد فعلان گویا فاعلاتن
خبا سکش نما فعلن انستی فعلن نازک فاعلاتن ز چو سا مفاعلن یا موی فعلان گوی از یک
فاعلاتن دگرگس مفاعلن ستی فعلن **ہم** و بعضے در اول مصرع دوم ہم گفتہ اند چنانکہ
مرادی گوید **بیت** از خشم و گنج چہ فریاد و کسود * کہ مرگ کند بر تن تو تاختن * بحر
سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خزم است و متاخران البتہ استعمال
خزم نمی کنند واللہ اعلم **بالصواب** اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیسا کہ مرادی نے
کہا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے از خشمو مفتعلن گنج چہ فر مفتعلن یاد و سو
فاعلان مرگ کند مفتعلن بر تن تو مفتعلن تا ختن فاعلن بحر سریع ہے وزن
دوم سے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خزم ہے اور متاخر البتہ استعمال
خزم کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب **ہم** **فصل نہم** در ذکر معانی بعضے الفاظ

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم ازانجہت نہادہ اند کہ
عرب بیت شعر را بخانہ تشبیہ کردہ اند چہ بیت خانہ باشد و خانۂ ایشان خیمہ باشد و خیمہ
برسن و میخ قائم شود و فاصلہ جدا کنندہ باشد بعضے متحرکات متوالی را باکن از دیگر
متحرکات جدا کنندت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور مین اور
فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہہ دو نام اس جہت سے رکھے
ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رسی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے ھم واما بحور طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی و گستردگی
نام کردہ اند کہ بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور کہ در دائرہ بست و چہار حرف ست
ہیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی کشیدگی
اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہین ہے
کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین ھم و بعد ازان سہ بحر اصل بحر وافر
و کامل بیست و یک حرف است و ہرچند مساوی دیگر مسبعات است اما بحرکت ازان
زیادت است پس ازین جہت این دو بحر را بو فور و کمال موسوم کردندت اور بعد انکے
یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون مین اکیس حرف ہین
ایک مصرع مین اور ہرچند برابر اور سبعات کے ہین لیکن حرکتون مین اون سے یازدہ ہین
کہ ان مین تیس حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس
حرکتین ہین پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام بو فور اور بکمال رکھا ھم و ہزج
آواز سے را گویند کہ تا برنے باشد و این اسم ازجہت نکوی بحر برو نہادہ اند و رجز
رنجی را گویند کہ پای شتر را بلرزاند و گفتہ اند موضع نشستن باشد بر شتر از ہودج
خرد تر و این اسم ازجہت اضطراب اخر او بسبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاہی بیت

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد
و این اسم از جہت روانی وزن نہادہ اندت اور ہزج آواز باترنم کو کہتے ہین اور
ترنم بمعنی سرود اور خوش آوازی سے ہے اور یہہ نام اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوی کر
رکھا ہے اور رجز ایک مرض کو کہتے ہین کہ پای شتر کو لغزش مین لاتا ہی اور یہہ بھی
کہا ہے کہ موضع نشستن سے ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بحر کا بسبب
اضطراب اجزا اسکے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی ہیئت کے رکھا ہی
کہ عرب مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی شتاب رفتن سے ہے
یہہ نام بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ھم وسریع را بسبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرح تیز رو باشد
و انسرح الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پا ہا از ہم باز نہد و منسرح را این نام
بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دو رکن او کہ بر وزن مستفعلن است از یکدیگر بر کن
مفعولات جدا شدہ اندت اور سریع کا نام بسبب سرعت اطلاع کے اوسکی تناسب
وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع سے ہے
اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرح کہتے ہین و انسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاون یکدگر سے جدا کیے پس منسرح کا نام منسرح
بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن اوسکے مستفعلن یکدگر سے بر کن
مفعولات جدا ہوئے ہین ھم و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و مضارع
را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بر دین است و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب ازان جہت خواندہ اند کہ گوئی بعضی
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضی گویند بآن سبب کہ وزنی مرتجل است
اور خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اسکو مشابہت ہے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیلن ہے اور

اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر
و سخن بر سبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو
مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے
مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور
بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ ہم و
مجتث از بن برکندہ باشد و گویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوی این بحر را از خفیف باز
برکندہ اند و مرا التصور چنان ہست کہ مقتضب و مجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند
کہ عرب جز مجزو مستعمل نداشتہ اند گوی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا از بن
برکندہ اندت اور مجتث بمعنی از بن برکندہ ہے اور کہتے ہین یہہ بحر خفیف سے
برکندہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو
فاعلاتن کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب
اور مجتث کے اس جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے
پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ کیا ہے ہم و متقارب را از جہت تقارب اجزا و کوتاہی
ارکان متقارب گفتہ اند و غریب را از جہت قلت استعمال و رکض الخیل راندن اسپ باشد
بپای کہ بر پہلوی او بجنبانند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
بہ تکلف است و بحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقتضای
وسعت و تعمق کندت اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
کہا ہے اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہے
اوس قدم سے کہ اوسکے پہلو پر لات مارین یعنی مہمیز مارین اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہے
کہ روانی اوسکی بہ تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان
بسیار پہ اور معنی بحر کے مقتضی وسعت و تعمق ہین ہم و بہرامی و غیر او از عروضیان
گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد و ضرب و امنہای خیمہ باشد و من این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام و چنان پندارم کہ عروض را باین سبب باین نام گفتہ اند

کہ معارض ضرب ست یعنی مقابل او یا از انجہت کہ عروض راہ و سمت راہ باشد و ضرب را
از ان جہت باین اسم خواندہ اند کہ اوزان سبب ضربہا مختلف شود چہ ضرب و صنف
یکی باشد ت اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ
اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور مینے یہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا
جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض او مقابل ضرب
کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکی مختلف ہوتی ہین
کس واسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون بمعنی قسم ہم و این علم را باین سبب
عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضہ کردن شعر با اصول و ارکان او ت اور اس
علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول
اور ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض
نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد مکہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا اوہی نام اس
علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے
بھی بدشواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت
لکھے ہین ہم و مجزو را معنی جزوی بیفگندہ باشد و مشطور را شطری یعنی نصفی بیفگندہ و
منہوک از لاغری بگداختہ ت اور مجزو کا نام مجزو اسواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین
جسکا ایک جزو گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین
جسمین نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین
کہ منہوک بمعنی از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت ہم و اما القاب تغیرات خبن
فراشکستن جامہ باشد و بدوختن موضع شکستہ تا کوتاہ شود و مخبون را ازینجا گرفتہ اند
و طی در نوردیدن بود و قبض فراہم گرفتن و کف باز داشتن ت و اما القاب تغیرات
خبن فراشکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہو جاوے اور مکرانی اسکی
اور مخبون کو یہین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کرلینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب م و اضمار باریک میان وسبک کردن چہار پایان
وعصب پی سخت باشد وتعصیب باریک میان کردن از گرسنگی ومعصوب ازینجا
گرفتہ اندست اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چار پایون کا اور منتخب مین معنی
در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے
اور معصوب یہین سے لیا ہے ح قولہ معصوب ازینجا گرفتہ اند بل معصوب بمعنے
بسیار گرسنہ است کما فی القاموس المعصوب الجائع جداً وممکن است کہ از عصب بمعنی
پیچیدن باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب
اوس سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہے معنی داغ
کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہای درخت
بضرب چوب وغیرہ و سخت بستن رانہای شتر بادہ وقت دوشیدن شیر وخشک
شدن آب ودہان وغیرہ بھی ہین کذا فی المنتخب م وموقوف از وقف گرفتہ اند
ومکشوف را از کشف کہ چون حرفی از آخر بیفگنند مانند آنست کہ برہنہ شدہ باشدست
اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن وواداشتن ہے منتخب سے
اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا دین مانند برہنہ ہونیکے ہے
ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہراً این کلام دلالت برین معنی دارد کہ این لفظ بشین معجمہ است
لیکن علامہ زمخشری در کشاف وقسطاس وفیروزآبادی در قاموس وسکاکی در مفتاح آوردہ اند
کہ صحیح بسین مہملہ ست وبشین معجمہ تصحیف ست تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہہ دو لغتے ہین
ایک کشف بشین معجمہ بمعنی برہنہ کردن اور دوسرا کسف بسین مہملہ بمعنی بریدن وپارہ پارہ
کردن جامہ لہذا عروضیون مین کسینے مکشوف بشین معجمہ اور کسی نے مکسوف بسین
مہملہ لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے ہے م ومقصور
کوتاہ کردہ شدہ ومقطوع بریدہ اندام ومحذوف بعضے از وے بیفگندہ واحذ وابتر
ودنبال بریدہ ست مقصور کوتاہ کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے
ہوا ہو محذوف یعنی گرا ہوا یعنی جسمین سے کوئی جزو گر گیا ہو احذ وابتر ودنبال بریدہ جسکو

دم کٹا کہتے ہین ح قوله دنبال بریده ظاهر از کلام مصنف علام آنست که اخذ و ابتر هر دو
معنی مذکور وارد حال آنکه معنی اخذ فی الجمله مخالف از معنی مذکور دارد چه اخذ بمعنی خفیف الذنب است
جوهری گوید بعیر اخذ و ناقة حذاء ای التی خفت ریش ذنبها یعنی آنکه موی دمش کمتر باشد
تم کلامه معلوم ہو کہ حذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور حذذ بفتحتین
کوتاہی جسکی دم شتر و جز آن یہہ ہے منتخب سے اور نیز بفتحتین بریده دم شدن یہہ ہے
منتخب سے فتامل ہم و اصلم ہر دو گوش برکنده و مشعث پراگنده کرده یا فرو گذاشته ت
اصلم جسکے دونون کان اکھاڑ لیے ہون اور مشعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا ام
و اثلم رخنه شده و اخرم دیوار بینی بریده و مسبغ تمام و دراز کرده و مذال دامن دراز کرده
یا فرو گذاشته و مرفل بزرگ کرده و دامن کشاده کرده و مشکول چهار پا دست و پا بسته
بشکال و مخبول عقل یا اعضا تباه شده و معقول شتر زانو بسته بعقال و منقوص ناقص کرده
و مقطوف خراشیده و یا میوه از درخت چیده و موقوص گردن شکسته و مخزول بریده
و اثرم دندان بیفتاده و اشتر پلک چشم باز گردیده و اخرب گوش شگافته و اعضب گوسپندی
که سرون اندرونی او شکسته باشد و نیز گوسفندی را گویند که یک سرون او شکسته باشد
و اقصم گوسفندی را گویند که سرون بیرونی او که محکم باشد شکسته باشد و مردی را نیز گویند
که دندان پیشین او از نیمه شکسته باشد و اجم آن گوسپندی که سرون ندارد و اعقص
سرون برہم یا بر گوش پیچیده و اخرم رسن در بینی کرده ت اور اثلم سوراخ دار اور اخرم
نکٹا اور مسبغ بڑہایا ہوا اور مذال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن
کشاده کیا ہوا اور مشکول چارپایہ ہاتہہ پاون بندہا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا
اعضا تباه ہوئے ہون اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندہے ہوئے ہون رسن سے
اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور
موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریده اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت
گر گئے ہون اور اشتر پلک چشم کہلا ہوا یعنی جسکی پلکین کہلی ہوئی ہون اور اخرب کن کٹا
اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے ٹوٹی ہوئی ہو اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ

شکستہ ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ بیرون اوسکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس
مرد کو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند بی شاخ
نرکھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی
ناک مین رسّی ڈالی ہو ہم خلیل بیشتر ازین القاب بملاحظہ احوال تغیرات نہادہ است
کہ لقب ہر علت کہ خاص باوایل مصرعہاست از علتہاے مقدم چارپایی گرفتہ و آنچہ
خاص باواخرست از علتہای موخر و آنچہ عام ست از آنچہ خاص بموضعی نباشد **ت**
اور خلیل نے بیشتر یہ القاب بملاحظہ احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا
جو خاص باوائل مصاریع ہے علت ہای مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب
اوس علت کا جو خاص باواخر مصاریع ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب
اوس علت کا جو عام ہے اوس سے لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے **م**
و ہمچنین اعرج لنگ و مدروس کہنہ و ناپید او مطموس ناپدید وسترده و ازل ناقص سرین ا
يُقَالُ زَلَّتْ اَنْدَارُہُمْ تَزِلُّ زَلُولًا اَیْ نَقَصَتْ فِی الوَزْنِ وَالاَزَلُّ الخَفِیفُ الوَرِکَیْنِ **ت**
اور اسیطرح اعرج بمعنی لنگ ہے اور مدروس بمعنی کہنہ اور ناپید او مطموس بمعنی ناپدید
اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوی
ورم وزن مین حق ناقص ہونے کا ای نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین کو
کہتے ہین ورکین دونون سرین **م** و مجبوب بریده و خصی کرده باشد **ت** و مجبوب
کٹا ہوا اور خصی کیا ہوا ہے **م** و ہمچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشد و مراقبہ یکدیگر را
نگاه داشتن و رقیب و ہر منزلی از منازل قمر منزلی باشد کہ چون از ہر دو یکی طلوع کند
دیگری غروب کند واللہ اعلم **ت** اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور
مراقبہ ایکنے دوسرے کو نگاہ رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ طلوع
کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اوسکے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری
طرف یعنی مشرق اور مغرب واللہ اعلم **فصل دہم** در بیان فائدہ و منفعت علم عروض
بیان آنکہ معنی ہر چند مصدر کتاب لائق تر باشد اما چون ممارست برمبتدی دشوار تر آمد بود

تاخیرش مصلحت بود وازین جہت در تناسب خللے نیفتد چہ فائدہ ہر چیزے کہ بوجہی
غرض و غایت آن چیز است ہمچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد **فصل دوسرین**
بیان فائدہ علم عروض مین بیان اسکا ہر چند صدر کتاب مین لائق تر تھا لیکن چو فہم
مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین ہے
اسواسطے کہ فائدہ ایک شئے کا کہ غایت اوس شئے کا ہے جیساکہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان کیا
خالی مناسبت سے نہین ہے هم ومنکرین فائدہ این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند بود
وصاحب ذوق از عروض مستغنی باشد وعادتش را بوسیلہ عروض از شعر حظ تا حدی بود
پس عروض را فائدہ زیادت نباشد **ت** اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکو عادم
ادراک ذوق یعنی نا دارند ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے
یعنی قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہین ہے هم وبدانکہ اکثر این مقدمات
نامسلم است ووجہش از انچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدہ این علم از
چہار وجہ است **ت** اور معلوم کر تو کہ اکثر یہہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور
وجہ اسکی جو اس فصل مین لکھی جاویگی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائدہ اس علم کا چار
وجہون سے ہے هم اول آنکہ احاطہ بہمہ اوزان واحصای آن ووجوہ مناسبت ومخالفت
اوزان با یکدیگر وتصرفات پسندیدہ وناپسندیدہ در آنکہ علم مشتمل بران است از ذوق
حاصل نتواند شد واز صناعت حاصل آید ومثال این چنان بود کہ بسبب ذوق ادراک
شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد وترکیب آن چگونہ کنند
وصلاح وفساد ہر یک از چہ باشد بسبب ذوق ممکن نگردد **ت** اول وہ کہ احاطہ
سب وزنون کا اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی با
یکدیگر اور تصرفات پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہہ علم مشتمل ہے اوسپر ذوق سے حاصل
نہین ہوسکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہوسکتا ہے مثال اوسکی یہہ ہے

کہ حس ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی
ترکیب کی اور اوسکی صلاح اور فساد کی حس ذوق سے ممکن نہین هم دوم آنکه شعرهای که
بوزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداهت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن
آن عاجز شود تا بمعرفت هنر و عیب آن چه رسد و صاحب صناعت را در حال بر آن
وقوف افتد ت وجہ دوسری یہہ ہے کہ وہ شعر کہ بوزن غیر متداول اور نامستعمل
ہین اور تناسب اونکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے
ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور
اوس سے واقف ہوجاتا ہے هم سوم آنکه تمیز میان اوزان متقارب اکثر احوال بر
اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی چنین
بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت عاقل از عیش تلخ حازم
گردد * باشد ایمن هر آنکه غافل گردد * اگر لام عاقل را تحریک نکنند و همزه اظهار کنند
وزن ترانه باشد از هزج و اگر تحریک کنند با اظهار همزه منسرح باشد و اگر همزه در لفظ نیارند
خفیف باشد و همچنین قیاس در مصراع دوم ت وجہ تیسری یہہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب
کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور
اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھ
مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم ہے شعر ہے اوس مین حازم
بمعنی ہوشیار ہے مترجم سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزہ کو اظہار کرین
وزن ترانے کا ہو ہزج سے یعنی بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو
تحریک کرین ساتھ اظہار ہمزہ کے منسرح ہو یعنی بروزن مستفعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو
تلفظ مین نلائین خفیف ہو یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے
مصرع دوم کی هم و مثال دیگر از تازی این ست شعر قَدْ كَادَ قَلْبِي أَنْ يَزِلَّ بِسِحْرِهِ *
لَوْ قَاهُ مَنْ كَانَ الْقُلُوبُ بِأَمْرِهِ * مصرع اول محتمل ست که از طویل باشد و تلم بود و محتمل است
که از کامل باشد و چون بمصرع دوم آیند اگر وقاه مخفف گویند معلوم شود که کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است اور مثال دوسری تازی مین یہہ ہے جیسا کہ شعر مرقومہ متن
معنی اوسکے یہہ ہین بتحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے
پس نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدا تعالے نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر آئین
اگر قاف کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہم و یکی از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند عروض خواستہ است کہ این بیت را
تقطیع کند شعر منسرح ذدی یومنا ویوم بنی التیم * اذا التقت صیفۃ یقدمہ گفتہ است
از منسرح ست و اصل منسرح مستفعلن فاعلات مستفعلن مسدس واو در مفاعلن کہ از مستفعلن بخبن پیش شدہ خرم کردہ
فاعلن شدہ و این ناجائز در رکن اول کہ مستفعلن بودہ بخبن مفاعلن شدہ و ازین غافل بودہ کہ اینجا
اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این میم جزوی از سبب است و فاعلن بہیچ وجہ از فروع
مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت خمس را می بودی چنان بودی کہ او گفت اما چون برین وجہ است
از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگ ازان ست کہ امثال اینمعنی بروپوشیدہ ماند
الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت مہارتی تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ است اور ایک
شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین تبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے
جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ مین نے دیکھا ہے روز جنگ میر ادنی تیم کا جسوقت کہ گرمی دشمن کی
پیش آئی اوسکو اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مستفعلن مستفعلن فاعلات
مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا بخبن مفاعلن ہوا اور بخرم فاعلن ہوا اور اس سے
غافل تھا کہ اس جگہہ اسقاط میم مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے
اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہو سکتا
اگر اول بیت خمس رائی بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ
خبن اس جگہہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت سن زدی بروزن فاعلن ہے

بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور خبن
اس مین سب جگہہ جائز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
تم کلامہ فاضل اور وہ فاصل بزرگتر اوس سے ہے کہ ایسے معنی اوسپر پوشیدہ رہین
مگر یہہ کہ اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سہو ہوگیا
ھم ومن یکی از اُدبا را دیدم کہ قصیدہ دراز برطول وزن طویل گفتہ بود ویک بیت درمیانہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ اورا وقوف دہم چون درصناعت بصیرتے نداشت ادراک
نمیکرد تا بعد از مدتی کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد وآن این ست شعر
تَحَمَّلَ جِیْرَانِیْ فَمَالِیْ جِیْرَانٌ ٭ وَبَانَ رُقَادِیْ لَایُعَرِّجُ اِذَا اَتٰو ٭ مَتٰی نَلْتَقِیْ اَمَّا مَنَازِلُ
اَہْلِہَا ٭ فَبَصْرِیْ وَاَمَّا مَنْزِلِیْ فَعُمَانُ ٭ وبعد ازان باصلاح کردت اور مین نے ایک
شخص کو ادیبون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض جسکا
یعنی مفاعلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل کی
واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسے آگاہ کرون
چونکہ صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا اور ادراک نکرتا تھا یہان تک کہ بعد ایک مدت کے
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بتبین مرقومہ متن مین معنی اونکے
یہہ ہین کہ محمل باندہا میری ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا
خواب میرا کہ رجوع نہین کرتا ہے جسوقت سے جدا ہوے ہین ہمسایے کب ملاقات کرونگا
مین اونکی لیکن منازل اونکی اہل کے بصری مین ہین واما منزل میری پس عمان ہے
مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول
مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے
مصرع رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجاے فعمان جہاں ضمان
بنایا تا ضرب مصراع اخیر کی مفاعیلن ہوی شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور
یہان عروض بیت اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصرع مین ہے

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے م چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فائدہ تمام ست باآنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را
در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکہ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و
این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم واللہ ولی
التوفیق ت وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان
نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتدا سے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اسکو
ذوق حاصل ہوجاے اور ملکہ بمعنی کیفیت راسخہ ہے اور یہہ بات مینے اپنی ذات مین
مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق

م فن دوم در علم قافیہ وآن دہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ و اقسام
آن اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند
وآن بطریق توسع و مجاز باشد ت اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر
ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر مین یہہ
قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیا ولی اللہ پر
یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے
اور یہہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتو کے
ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے بمعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے
یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوس پر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز غیاث سے
ہم و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند وآن از جہت اشتمال آن
کلمات باشد بر قافیہ ت اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین
قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
کے کہ اونمین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمامہا اواخر ابیات مین

قافیہ یہی ہے مذہب اخفش کا ہم و باشد کہ یکحرف را کہ اصل قافیہ باشد و آن را
حرف روی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ست اور کبھی ایک حرف کو
کہ اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیسا کہ بعد اسکے کہا جاوے گا قافیہ کہتے ہین
یہہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک
باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف روے
قافیہ ہے دوسرا یہہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روے کے
ہے تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون قافیہ ہین اور آخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین
بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے ہم و خلیل و قومی از علمای عرب کہ نظر
دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف کہ
از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفی ساکن کہ برو مقدم بود با حرکتی کہ پیش از ساکن
مقدم بود مثلاً صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان ایشان ست و حرکت
آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف است اور خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے
نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف
ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن
اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان اِن دو الفون کے ہین اور حرکتین اونکی اور
حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ح با حرکتی کہ
پیش ازان است آہ و این کلام صریح است درینمعنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج
از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آن حرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف
فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی من المتحرک قبل
[illegible] الی انتہا [illegible] کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل [illegible] دو حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے
خارج نہین ہوسکتا اس حرکت سے کہ دونون کلام متعارض و ہم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

او سکی ہے کہ حرکت بیحرف نہین ہوتی ہم واگر در آخر بیت شکل کار دو ساکن بود قافیہ مجموع آن
دو ساکن و حرکت ماقبل ایشان باشد ت اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ مجموع وہ
دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنون کی ہے ہم بنا بر این تعریف قوافی را قسمت
کردہ اند بر پنج قسم و ہر یک را لقبی نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن آخر خالی نبود
ازانکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و ہیچ قسم دیگر
غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند دوم را متراکب و سوم را متدارک
و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سکرف مشتمل بر حروف اواخر این القاب است ت اور بحث
اس تعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر
کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الالہ فخر ہین کہ بعد
الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے ہا اور فا اور جیم اور را چارون متحرک ہین یا تین متحرک
ہونگے جیسے الموت نزل ہین کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای معجمہ تینون متحرک ہین
یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جذع ہین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال معجمہ دونون متحرک
ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل ہین در صورت سکون آخر بعد الف ساکن کے
ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہو گا جیسا کہ حال و قال ہین بسکون آخر اول کو متکاوس
کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے اور دوسرے کو متراکب کہتے ہین
اور تراکب بمعنی در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین اور تدارک
بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی پی در پی شدن ہے
غیاث سے اور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنی در پس یکدیگر نشستن ہے
منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کسواسطے کہ تازی مین
چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے
جیسے فعلتن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سکرف مین حروف آخر ان القاب کے
شامل ہین یعنے سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ہم و بدانکہ درین تعریف و قسمت نظری و جہت چہ باشد کہ متناول این

تعریف مشتمل شود بر آنچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند **شعر** قَدْ جَبَرَ الدِّیْنَ
الْاِلٰہُ فَجُبِرْ * بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت
و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ما قبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت کہ
گفتہ اند **شعر** لَا عَارَ بِالْمَوْتِ نَزَلْ * قافیہ موجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت
آخرین باشد و درین بیت **شعر** یَا لَیْتَنِیْ فِیْہَا جَذَعْ * مجموع چہار حرف و سہ حرکت
آخرین باشد و نہ چنان است چہ در ہر یک یکحرف و یکحرکت بیش معتبر نیست اور معلوم ہو
کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر
نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومۂ متن ہے
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی
دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چہہ حرف
یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور راے ساکن جو آخر مین ہے
اور پانچ حرکتین یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور
حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چہہ حرف اور پانچ حرکتین
اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ما قبل
قافیے مین معتبر ہے اور پس کسواسطے کہ قصیدے مین قافیہ فَجُبِرْ کا نظر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ
فَنطرح یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای فجبر تم کلامہ فتامل اور اسیطرح بیت ثانی جو
مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے
پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون
اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت
نون اور حرکت زاے معجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوسوقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئی پس
اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے
اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک
حرف اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ سوت نزل
اور فوت عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ ہا جذع وباورع ھم وا ما قسمت مذکور اگر
بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند
صحیح نبود چہ اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر در بیتی مخبول و در بیتی
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس وہم متراکب و ہم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد و رکن اخر وی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا
موقوص قافیہ ہم متراکب وہم متدارک باشد ت وا ما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع
خلو کرین یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
قسمت بطریق منع جمع کرین یعنی یہ پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہ تقسیم
صحیح نہوگی اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط
مجزو یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض وضرب ایک بیت مین مخبول یا جتماع خبن وطی یعنی
فعلتن اور دوسری بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن
یا مخبون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی
قبیل ساکن وہم متراکب بروزن مفتعلن وہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور اگر
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن وہم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ھم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر کسے
خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ بتحقیق نزدیک تر بود بدینوجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت است
از مجموعی کہ مؤلف باشد از حرفی یا حرفی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در اواخر

ابیات یا مصراعہا بود مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح و از حرفی کہ بشابہت حشو افتد
میان آن حروف و از حرکاتی کہ تعلق بآن حرف یا بآن حروف داشتہ باشد ت بعد
اسکے تقریر کرینگے ہم اور کہینگے ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ
تحقیق سے نزدیکتر ہو یون لکہنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مولف ہو
ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف رے کہ اس مین حرف را مع حرکت ماقبل
قافیہ ہے یا مولف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف اور روی اور
اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہہ بات کہ کلمات متشابہ مین جو اواخر ابیات
واقع ہون یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکما مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر
ابیات کی اسلیے ہے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعونکے شامل ہو جائین
اور قید اواخر مصاریع کی اسلیے ہے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل ہو جائین
اور قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائین کہ مستزاد حکم مصرع
مین ہے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائیگی تکرار قافیہ ہو جائیگی اور
مولف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل دخیل کے
جیسے میم اور قاف ہے کامل اور عاقل مین اور مولف ہو حرکات سے جو تعلق اوس
حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور وصل
اور خروج سے رکھتے ہون ہم و فہم معنی این تعریف بعد از معرفت حروف و حرکات قافیہ
صورت می بندد چہ معرفت مرکب کلی بی معرفت اجزای او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذہب
عرب و مذہب عجم در قافیہ ہم بعد از آن ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست
ابتدا بہ بیان مذہب عرب کنیم درین فن واللہ اعلم ت اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے
حروف اور حرکات قافیہ کی ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا کے میسر
نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب و عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہے اور جو سبقت شعر مین
عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم **فصل دوم** در بیان
حروف و حرکاتی کہ اجزای قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور شش است

روی و سہ حرف کہ بر روی مقدم باشد و آن تاسیس و دخیل و ردف ہست و دو حرف کہ
از روی متاخر باشد و آن وصل و خروج باشد ت فصل دوسری بیان حروف و حرکات مین
کہ اجزای قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ سے نزدیک جمہور کے چھہ ہین اول روی
اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف کہ
روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے ہم اما حرف روی حرفی است مکرر کہ
بنای قافیہ بر روی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً
قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائی خوانند و قصیدہ را کہ حمل و رحل قافیہ باشد
لامی خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد ت اما روی ایک حرف ہے کہ
مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھ
ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہو اوسکو
لامی کہتے ہین پس ضرب و سلب مین بی روی ہو اور حمل اور رحل مین لام روی ہے
اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول و سکون ثانی
بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسر واو اور تشدید یا ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوس پر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو روا سے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندھتے ہین پس گویا اس حرف سے
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس جیسا کہ
بٹنے والا رسی کا رسی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہہ حرف بھی اجزائے
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اسواسطے کہ یہہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفون کے
ہو سکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہو سکتا ہے اور حروف مقدم

بر روی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حائل و جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند ہمزہ و ہاء در حائل وجاہل و اما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف در سارُوا و نارُوا و واو در سوُروا و نوُروا و یا در سیِروا و نیِروا و واو و یا چون ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرندے
اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ الف ہے کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف حائل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس اور روی کے ہوتا ہے جیسے ہمزہ اور ہے حائل اور جاہل مین تیسرا ردف اور ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف نہین ہوتا جیسے الف ساروا اور ناروا مین اور واو سوروا اور نوروا مین اور یا سیروا اور نیروا مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک مخالف ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب و غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ کسی کے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے ہے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی سرین اور بمعنی در پے ہم آمدن اور پس سوار نشیندہ اور حرف علت ساکن ماقبل اوسکے حرکت موافق کہ بیفاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف ردیف روی ہے اور ساروا یعنی سیر کردند اور ناروا یعنی نصرت کردند اور سوروا اور نوروا صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے کہ قول اور بوُع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہین اور سیروا اور نیروا دونون صیغے امر کے ہین اور حرف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق وہ ماقبل مضموم اور الف

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول اور قیل بالفتح
اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح پادشاہ اقیال جمع غیاث سے ھم و حروف متاخر
از روی اما وصل یا یکی از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملا و رحلا
و واو در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا و آن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و رحلہ
باشد و یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملہوا و حملہی و اما خروج یکی از حروف مد بود کہ بعد
از ہای وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملہوا و یا در حملہی ست اور جو
حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک
حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا
مین اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور
وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور رحلہ مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملہوا
اور حملہی مین آور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے آور خروج ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین اور
واو حملہو مین اور یے حملہی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین بمعنی بیرون
رفتن اور بغی شدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے
یہہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغہ تثنیہ اور حملوا اور رحلوا دونون صیغہ جمع اور
حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حملہ اور رحلہ دونون مصدر مضاف
بہای ضمیر ھم و حروف اواخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ یسلفُ لکج و وصل را
صلہ نیز خوانند و بعضی دخیل را از حروف قافیہ نشمرند ست اور حروف آخر این القاب
اس لفظ مین جمع ہین یسلفُ لکج یا روی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور
فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی یسلفُ لکج کے یہہ ہین کہ گذرتا ہم
دریا شمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین
شمار کرتے سبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے ھم و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر
وَقَاتِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِی الْمُخْتَرَقْنْ ❊ مُشْتَبِہِ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقْنْ ❊ بروایتی کہ نون ساکن
در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن
بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضون نے دو حرف قافیے
کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اون دو نون حرفون کے غالی اور متعدی
کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ
سراب قطع کیے ہین یعنے قائم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمتین تک چاہ اور
کنارہ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان
اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سی پس
المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئے ہین اس بیت مین آسمین دو روایتین ہین ایک روایت
یہہ ہے کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے
اور دو نون کو ساکن پڑھتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن
مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑھتے ہین
نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کسواسطے کہ مصرع اول
بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس
جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑھا وزن مختل ہوا مگر یہہ صورت اعتنا سے
خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑھا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون کو
حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے کہ
قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے کہ حرف روی
اون مین ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین ہم و در مثال
متعدی این بیت آورند ست لَمَّا رَاَیْتُ الدَّہْرَ جَمًّا خَطْلُہٗ ❊ حرف صلہ ست و ساکن
می باید و چون بر عادت بعضے از عرب متحرک کنند و ادی تولد کند آنرا التعدی خوانند وہر دورا

از حساب عیوب شعر شمرند که تعلق بقافیه وارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چه آن
حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جهت آنکه وزن مختل میشود ت اور
تعدی کی مثال مین یهه بیت لاتے هین جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یهه هین که جسوقت
دیکھا مینے که زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خلل بفتحتین سستی اور تباه کهنا سخن کا اور گرن
پیچیدن منتخب سے پس حرف هاصله بهی ساکن چاهیے مگر عادت بعض عرب کی یهه ہے
که اوس ہی کو متحرک کرتے هین که اوس سے واو پیدا هوتا ہے اوسکو حرف تعدی کهتے هین
اور دونون کو یعنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے هین اور یه تعلق قافیے سے
رکهتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کسو اسطے که ایراد خروج کا واجب
هوتا ہے که وه داخل وزن هوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جهت سے که
وزن مختل هوتا ہے جیسے یهه شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصوله متحرک اور واو پیدا هوا وزن مختل هوگیا **ام حرکات قافیه** واما حرکات که
تعلق بقافیه دارد هم شش است ا رس و آن حرکت ماقبل الف تاسیس بود و ب اشباع
و آن حرکت دخیل بود و ج حذو و آن حرکت ماقبل ردف بود و د توجیه و آن حرکت
ماقبل روی بود ه مجری و آن حرکت روی متحرک بود و نفاذ و آن حرکت های وصل متحرک
بود و حرف اوایل این شش لقب درین لفظ جمع است که راحت من و قومی رس را
اعتبار نکرده اند و قومی اشباع را و در آنکه فتحت ماقبل واو و یا را که نه از حرف مد باشند
چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نه خلاف است **ت حرکتین قافیے کی** و اما
حرکتین که تعلق قافیے سے رکھتی هین وه بهی چهه هین اول رس اور وه حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حامل اور جاهل مین اور رس بالفتح
والتشدید السین بمعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یهه حرکت بهی ابتدای قافیه مین
آتی ہے دوم اشباع اور وه حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل اور جاهل
مین اور اشباع بالکسر بمعنی پر خواندن و باصطلاح قافیه حرکت مابعد الف تاسیس
غیاث سے سوم حذو اور وه حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

سار وا اور بوڑ وا مین اور خدو بالفتح برابر کرنا دو چیزون کا آپسمین اور برابر کسی چیز کے
ہونا منتخب سے اور جو یہہ حرکت قدم بقدم ردف کی ہے لہذا خدو نام رکھا چہارم توجیہ
اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور
توجیہ روگردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا
کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی حملی اور حملہ
مین ح مانند حرکت قاف در مخترق و خفقن تمّ کلامہ فتامل اور مجریٰ جای روان شدن
و راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تمّ کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہاے
وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی حملہا اور حملہی مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن
فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑہا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف
اوایل ان چہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس را اشارہ رس کا
اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ خدو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا
اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ
فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے
ویسی اوسکی حرکت بھی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو
اور یا کا کہ حروف مد سے نہون جب بمقام ردف کے واقع ہوا وسکو حذو کہین یا نہین
پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو حذو کہتے ہین اور جو لوگ
حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بھی حذو نہین کہتے م **فصل سوم** در احکام
این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفیٰ از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی
خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع تاسیس
و ردف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد
خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا موسس یا مجرد ت **فصل تیسری** احکام مین ان حرفون
اور حرکتون کی کوئی شعر مقفیٰ روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنی موصولہ ہو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنے
موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا باہم ممکن
نہین ہے کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف او
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیے کو
جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھ
نہین مثل قمر کے کہ رامع حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مُردَف ہوتا ہے یا موسّس یا مجرد
ھ و بیشتر حروف کہ دریک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ
در حائلہا و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ دریک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع
و مجری و نفاذ کہ درہمین مثال جمع اندت اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین
پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حائلہا مین اور اوسکی
امثال مین یعنی حائلھوا و حائلھی مین فراہم ہین پس حائلہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنی حائلہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے
ھ و کمتر حروف کہ دریک قافیہ افتد یکحرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یکحرکت بود
و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمرٌ افتد
ت اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمرٌ مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین ہیچ
لفظ مجرے کے بعد لکھا ہے صحیح حرکت ماقبل روی متحرک ہم و اعتبار ہر یکے از تاسیس

و ارداف و تجرید و اطلاق و تقیید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد و تاسیس چنانکہ گفتیم جز الف نباشد و رس جز فتحت نتواند بود و دخیل ہر حرفی کہ بود غیر حروف مد شاید و اشباع نیز اصناف حرکات تواند بود و اختلاف دخیل پسندیدہ نبود و اختلاف اشباع ناپسندیدہ بود و ردف جز علت نبود و بنزدیک بیشتر اہل صنائع جز حرف مد نشاید و اختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف و آن اختلاف بواو و یا باشد بشرط آنکہ از حروف مد باشند و در آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد بضمت و کسرت و در غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بودست اور اعتبار کرنا تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے مین اور ہر شعر مین کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے مین قافیہ ایک طرح کا چاہیے اور تاسیس جیسا کہ کہا ہمنے سوا الف کے نہین ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف تاسیس سوا فتحے کے ممکن نہین کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف ہو سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتین ہوتی ہین اور اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہین ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور جاہل اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا متجاہل اور جاہل مین اور ردف سوا حرف علت کے نہین ہوتا یعنی الف اور واو اور یا اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے بیجا ہے یعنی حرف مد مع حرکت موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو بھی ردف جانتے ہین اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے بشرطے کہ حروف مد سے ہون جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ انکا عربی مین درست ہے اور اس صورت مین لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہہ ضمہ اور ایک جگہہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ہم روی ہر حرف کہ باشد شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید و آن چہار حرف مد است و ہا کہ حروف وصل اند و تفصیل حالتہا این ست اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

یعنی الف اور واو اور یا کہ حروف مد ہیں اور ہا کہ حروف وصل ہیں جب صورت

مگر چار حرف گیارہ حالتون مین روی نہین ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہا
کہ چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہہ ہے اما الف در پنج حالت
نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ اضربا و آنرا الف
اطلاق خوانند ب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و حیہلا ج الفی کہ
بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیدًا د الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشدت اما الف پانچ
حالتون مین سنجا ہے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ
لفظ اضربا مین ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ واسطے بیان
حرکت کے آخر کلمہ مین آئے جیسا کہ لفظ انا و حیہلا مین ہے انا ضمیر متکلم ہے و حیہلا اسم
فعل معنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف مین جیسا کہ رایت زیدا
یعنی دیکھا مینے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ سے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے معنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا مین ہے اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود ا یائیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ تحوملی و آن را
یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشدت لیکن یا دو حالتون مین سنجا ہے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین تحوملی اور اوسکو
یای اطلاق کہتے ہین حومل بالفتح اول ہر چیز اور ابر سیاہ جو بہت برسے اور سیل کہ
پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ سگ مادہ کو
دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ مادہ رات بھر اوسکی پاسبانی کرتی تھی یہان تک کہ
اوس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھا لیا اور یہہ بات مثل
ہوئی عرب کہتے ہین فلانٌ اجوع من کلبة حومل منتخب سے دوم یای تانیث جیسا کہ قومی
مین ہے اور قومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز واما واو در دو حالت نشاید کہ روی
بود ا واویکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ تحوملو و آن را واو اطلاق خوانند
ب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشدت واما واو دو حالتون مین سنجا ہے کہ روی ہو اول وہ

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین کہ محوِ ملو اور اوسکو واو اطلاق کہتے ہین
ہو یلُو حالت رفع مین ہے اور فا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہی اور ضربو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے ھم و آنا ہا در دو حالت نشاید ہای سکتہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد ب ہاے تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود
بعضے بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتے و خرجتے
قبحش بکثر بود ت و اما ہا دو حالتون مین سچا ہیے کہ روی ہو اول ہای سکتہ اور ہای سکتہ
وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جسوقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون مین بالاتفاق ردی نہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ مین اور حالت تحریک
مین اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی اور ضاربتی مین بعضون نے
استعمال کیا ہی لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تا تانیث امثال ضربت اور خرجت مین
روا رکھی ہے کہ اوسکو روی کرین لیکن یہہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی مین قبح اوسکا کم ہو جاے ھم و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد
و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا
تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین سچا ہیے
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہین کیا ہے اس سبب سے
کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہے بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف حرف علت سے
بدل جاتی ہے پس ذکر واو اور الف اور یا کا معنی اوس سے ہے ھم و ہر چہ غیر ازین حرفہای
مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از آنہا الفات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ
در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در حباری
باشد و از یا ہا یای اصلی چنانکہ در یرمی و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی و یای
نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ

وعمہ باشد وہای ضمیر چنانکہ در بیتہ وبیتہا باشد واگرچہ ساکن بود ہر چند بعضے ازین از
قبح خالی نبود ت اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہے کہ روی ہون لیکن
الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیساکہ عصا اور رحی مین
کہ الف بدل یے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیساکہ حبلی مین ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہے غیاث اور
کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیساکہ حباری مین اور زائدہ ہونا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ نفس کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے
حباری بضم اول ورای مہملہ والف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی کے
اور رنگ اوسکا زرد اور سیاہ ہوتا ہے فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب یوسفی
اور صحاح سے کذا فی الغیاث اور یاؤن سے یا اصلی جیساکہ یرمی اور ندی مین ہے
یرمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن اور مجلس ہے دونون لغت منتخب سے
اور یاے اضافت کی جیسے لفظ بیتی مین ہے بمعنی خانۂ من اور یا نسبت جیسے مکی مین ہے
یعنی منسوب بمکہ اور اسیطرح واو اصلی جیساکہ یغزو مین ہے بمعنی جہاد میکند اور ہای اصلی
بلہ اور عمہ مین بلہ بفتحتین نادان شدن منتخب سے اور عمہ بفتحتین بمعنی سرگشتگی اور حیرانی
راہ مین اور سجھانا حجت اور دلیل کا اور دور ہونا منتخب سے اور ہا ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتہا مین بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ یہہ ہاے
ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی روی ہو سکتی ہے ہر چند بعضے حرف ان حرفون سے
قبح سے خالی نہین ہین یعنی انکے روی کرنے مین قباحت ہے اور وہ یای نسبت ہے
اور یای اضافت ہے کہ یہہ مثل ضمائر اور مثل نون تثنیہ وجمع کے ہین روی کرنا انکا
قباحت سے خالی نہین اور ہا ضمیر جو بیتہ اور بیتہا مین ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہاے تانیث کے سنجاہی سکاکی نے اسکو تصریح لکھا ہے اور واو اصلی جیسے یغزو مین ہے
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی مدات سے مثل یسری یسرو
یسرنی کے اور ہای اصلی مثل اشتبہ اور اغمہ کے مانند حروف اشباعیہ کے حرف وصل

ہوتے ہین نہ روی اسکی گنجایش قصایدین البتہ ہے ہم وضابطہ آنست کہ ہر حرف
کہ بیک معنی در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ وجمع ونیز آن اگر روی کنند
از قبحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق ومجرد از غیر مجرد
قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف مد نبود ست
اور قاعدہ یہہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہے مثل ضمائر اور نون
تثنیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روے کرین قباحت سی خالی
نہین کسواسطے کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی
تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا
روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطای روی غیر مجرد سے
یعنی مردف اور موسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کے واسطے حرف اصلی لکھے کلا ہے کہ
کہ جنس حرف مد سے نہو کسواسطے کہ حروف مدار وہی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا
بیان ہوچکا ہے ہم واختلاف حرف روی واختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا اند داشتہ
اند اما از قبحی خالی نبود و بعضی گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم وکسر روا بود و قیاس بر ردف
وحذو وغیر آن روا نبود ست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرے یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جاے گا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم وکسر روا ہے مثلاً قافیہ حُرم بضم را کا ساتھ حِرم بکسر را کے کرین گے
اور قیاس اسکا ہے اوپر ردف اور حذو کے اور سوا اسکی جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولو اور
قیلو کا درست ہے اور قافیہ قولو اور قالو خواہ قیلو اور قالو کا درست نہین اسیطرح اختلاف
توجیہ بھی بضم وکسر درست ہے بضم وفتح اور بکسر اور فتح درست نہین ہم وحرف وصل جز یکی
از چہار حرف مذکور نتواند بود وجمع میان قافیہ موصول وغیر موصول واختلاف حرف وصل
واختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نہین
ہوسکتا وہ تین حرف مد اشباعیہ اور ایک ہا وقف کی ساکن کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان

بیت
ردیف
در بیان

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابواب جمع نہو گا اور اختلاف
حروف وصل جیسی عالموٗ وظالمہٗ اور اختلاف نفاذ یعنے حرکت وصل جیسے عالمی اور
ظالمہو روا نہین ہے ہم و حرف خروج جز یکی از حروف مد نتواند بود و اختلاف آن روا
نبود و وصل و خروج نزدیک جمہور جز روی مطلق را نباشد ت اور حرف خروج سوا
حرف مد کے نہین ہوتا اور اختلاف اوسکا مثل حملہا اور حملہو کے روا نہین ہے
اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسواسطے کہ جب
روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملے گی اور جب وصل سے نملے گی خروج سے
بھی نملے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے ہم و اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد
جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ درینصورت کہ صلوۃ و زکوۃ
در حرف الف چہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ روی کنند ازان جہت کہ ہای تانیث
نشاید کہ روی باشد و بوجہی اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ ہای وصل بعد از روی مقید
نیاید ت اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہے مگر درمیان حرف روی
اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پس درمیان روی
اور ردف کے جیساکہ قوافی صلوۃ اور زکوۃ مین حرف الف ہے کسواسطے کہ اس الف کو
ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہے
تانیث سچا ہے کہ روی ہو نخیال ایطا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو ردف
کرین اور ہے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہین آتا
اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہے ہم و درینصورت کہ علاہٗ و رجاہٗ
بوجہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت ہا ضمیرست و ہای روی می باید ضمیر شاید کہ روی
بود اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی
و ہای ضمیر در حکم تکرار تا از قبح خالی بود چہ باتفاق امثال این قافیہ قبیح نباشد و اگر عقلہ
و علمہ قافیہ کنند قبیح باشد ت اور اس صورت مین جیسے علاہ اور رجاہ ہے اور دونون
مین ہای ضمیر ہے اور ہای ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے

قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قبحے نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ سے ہے پس اس جگہہ موافق دونون نہ ہونے کے لکھتے ہین کہ علاہ اور حجاہ مین ایک وجہ سے اولی یہ ہے کہ الف کو ردف کہین اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ روی ہو موافق مذہب اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اور بجا ہے کہ ہا وصل ہو بسبب سکون روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولی یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی کے ہوتے ہوئے اور حرف کو روی قرار دینا بیجا ہے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق مذہب اون لوگون کے جو ہای ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی روی قرار نہ دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی ہو اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہہ حرف اصلی روی اور ہای ضمیر وصل ہوتی ہے اس مین بھی وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلاء اور علماء کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے ہای ضمیر کو حکم تکرار مین نہین جانا ہے وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل می نماید چہ قولہ و شاید کہ روی بود و قولہ بوجہی اولی آنکہ روی کنند مفید معنی واحد است پس عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ در نیصورت ہا ضمیر ست یعنی روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم تکرار وصل اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ قائل دوسرا حاشیہ یہ ہے ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ مکرر است و احتمال دیگر گنجایش ندارد ہمچنانکہ در علاہ و حجاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک درست اور کسی کے نزدیک نادرست نہ نادرست مطلق قائل علا یا لفتح بلندی اور نام ایک مرد کا

اور ایک موضع ہے مدینے مین منتخب سے حجی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے ھم واما اشباہ میان روی و وصل ہم درین صورت ہا در حرف افتد
چہ بران تقدیر کہ الف روف کنند ہا روی باشد و بران تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد ت و اما شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حرف ہای علاہ اور رجاہ مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو روف
کہین حرف ہا روی ہو اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو ھم وگفتہ اند ہاے
وصل جز ہای ضمیر یا تانیث یا وقف نتواند و وصل متحرک ازین جملہ جز ہای ضمیر نباشد
و این حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود و اما اگر کسی قافیہ اسبابہ وابوابہ کند وبعد ازان
تابہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند کہ
ہا روی ست و با دخیل و اما روا باید داشت کہ اعلابہ مثلاً درین قافیہ افتد ت
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہاے وصل سوا ہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہای وقف کی
نہین ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین
و اما اگر کوئی قافیہ اسبابہ اور ابوابہ کا کرے اور بعد اوسکے نابہ لاوے کہ نباہت سے ہے
ہای اصلی بمقام وصل ہو اور نچاہیے کہ کہین کہ ہے روی ہے اور بے دخیل ہے
نابہ مین و اما اگر ایسا ہو اعلابہ بھی اس قافیے مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا
جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ نابہ مین یہان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام آور
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث ھم وبدانکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف وحرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد و
از باب لزوم مالایلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہای سخن باشد و نسبت آن نظم
ونثر یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا
حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم مالایلزم
سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اوسکے

نظم و نثر مین ایک سبب ہے قافیے سے تعلق نہین جیسے لازم کرنا حرکت دخیل کا
درصورت روی متحرک کا یل اور راحلی مین کسواسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت
دخیل مین اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم **فصل**
چہارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع
بود مطلق یا مقید و باعتبار ماقبل روی سہ نوع موسس یا مردف یا مجرد
و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج
پس بحسب ترکیب ہیجدہ شود کہ از ضرب دو در سہ در سہ حادث شود اما بعضی ازین مرکبات
ممکن الوقوع بود و بعضے مختلف فیہ باشد و آنچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد **ت**
فصل چھٹی اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہمنی باعتبار
حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی
ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے موسس جس مین الف
تاسیس ہو یا مُردَف بسکون را و تخفیف دال جسمین حرف ردف ہو یعنی حرف علت
مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جسمین تاسیس ردف کچھہ نہو اور باعتبار مابعد
روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جسمین وصل اور خروج
دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
مخرج جس مین وصل اور خروج کچھہ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا
ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ
قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین پھر تین مین ہوتی ہین
یعنے مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور مجرد مین ضرب
دیجیے چھہ ہون اور جب چھہ کو موصول مخرج اور موصول تنہا
اور غیر موصول اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھہ ترک اٹھارہ
ہون لیکن بعض ان مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ
ہین کہ مصنف نے خود اسکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین تو قسمین ہین

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی

مطلق ای متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول و غیر مخرج
مقید ای ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول و غیر مخرج

ھم ا مطلق موسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاجبہا و کاتبہا ست اول مطلق موسس موصول مخرج جیسا کہ صاجبہا اور کاتبہا مین الف تاسیس اور جا اور با دونو مین دخیل اور با روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے ھم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج چنانکہ صاحبا و کاتبا ست دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبا اور کاتبا مین الف تاسیس اور حا اور تا دونون مین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے ھم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا و خیالہا ست سوم مطلق مردف موصول مخرج جیسا کہ جمالہا اور خیالہا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور الف ثانی خروج ہے ھم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالا ست چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے ھم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا و خطبہا ست پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربہا اور خطبہا مین با روی مطلق مجرد اور ہا وصل اور الف خروج ہے ھم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا و خطبا ست ششم

مطلقات ست ت ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیساکہ ضربا اور خطبا مین بارو ی
مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ چہ قسمین روی مطلق کی ہین م ز مقید موسس چنانکہ
قاضی و حامی ت ہفتم مقید موسس جیساکہ قاضی اور حامی مین کہ الف تاسیس اور
ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یار مثناۃ تحتانی روی مقید ہے م ح مقید مردف
چنانکہ جمال و خیال ت ہشتم مقید مردف جیساکہ جمال اور خیال مین الف ردف
اور لام روی مقید ہے م ط مقید مجرد چنانکہ قمر و خطر و این سہ نوع مقیدات ست
ت نہم مقید مجرد جیساکہ قمر اور خطر مین را روی مقید ہے اور بس اور یہ تین قسمین
روی مقید کی ہین م و سہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود و آن موسس و مردف و مجرد
باشد ہر سہ غیر موصول و غیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ت اور
تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین تینون
غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول و غیر مخرج اور مطلق مردف غیر
موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کس واسطے کہ آخر شعر
ساکن ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے
پس وقوع اسکا غیر ممکن ہے م و شش نوع مقید واقع نبود و آن موسس و مردف
و مجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما نزدیک کسانی کہ وصل و خروج
بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ت اور چہ قسمین روی ساکن
واقع نہین ہوتین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول
مخرج لیکن نزدیک اون لوگون کے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کو جائز نہین رکھتے
واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل و خروج بعد روی ساکن کے م
واما نزدیک کسانیکہ جائز دارند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع نبود آن مقید مردف
موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روی یعنی ردف و روی و وصل ت
واما نزدیک اون لوگون کے کہ وقوع وصل و خروج کا بعد روی ساکن کے جائز رکھتے ہین ان
چہ قسمون سے دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر آنے

تین حرف ساکن کے اوس مین اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اسواسطے کہ جب روی مقید ہوی ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے
اور وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ھم
ب مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف و روے
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشندت اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان مین
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ھم و چہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
آ مقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبھا و لم تراقبھا و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و بالتباب لزوم مالایلزم شمرند و ہا روی شمرند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل با حرفی از حروف مد بود چنانکہ در قاصیھا و دوانیھا مطلق مردف شمرند
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیساکہ لم تخاطبھا اور لم تراقبھا مخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت سے
بمعنی نگاہداشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونون مین
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم مالایلزم ہے اور ہے روی ہے
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج سے ہے اور اگر بدل ہو ساتھ
ایک حرف کے حروف مد سے جیساکہ قاصیھا اور دوانیھا مین ہے مطلق مردف
جانتے ہین یعنی یا ردف ہے اور ہا روی اور الف آخر وصل اور قاصی بمعنی اقصی
اور دانی بمعنی ادنے ہے ھم ب مقید موسس موصول غیر مخرج و درین صورت چون
روی و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی استعمال
کنند ساکن اول از حروف مد بود و دو حرف مد متوالی نتواند بود پس لامحالہ روی

ازحرف مد بوده وصل های ساکن چنانکه در قاضیه وحامیه وکسانیکه انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالایلزم شمرند ویا ردف نهند وها روی وقافیه مقید مردف گویند
ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل
دونون ساکن هونگے اور قاعده کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال
کرتے ہین پہلا ساکن حرف مد ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہوسکتے پس
لامحاله روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیساکہ قاضیہ اور حامیہ مین ہا بسکون یا
و ہا قاضیه یعنی حکم کنندهٔ آن اور حامیه حمایت کنندهٔ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونون مین دخیل اور یای تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف
قاضیه اور حامیه مین لزوم مالایلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ اونکے نزدیک
مقید مردف ہے هم و بدانکه تجویز این دو نوع اقتضای آن کند که تعریفیکه خلیل قافیه را
کرده است بران جمله که صدر این فن گفتیم تمامی حروف وحرکات قافیه را اعتناول
نباشد چه دخیل وتاسیس ورس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف
بنا بر آنست که قافیه مقید را وصل وخروج نباشد اور معلوم ہو کہ تجویز ان
دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبهاؔ اور مقید موسس موصول
غیر مخرج جیسے قاضیه اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے
کی ہے اور صدر کتاب مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیه اوس
تعریف مین شامل نہون کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اول تک
مع حرکت ماقبل قافیہ ہے پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل
تاسیس ان دونون صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہین مثلاً لم تخاطبها
مین موافق تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیه سے
اور طا کے دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اوسکی جسکو رس کہتے ہین
خارج ہوتی ہے اور اسیطرح قاضیه مین یا اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیه ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل او ضا و دخیل خارج گروہ تعریف خلیل کی
اسواسطے ہو کہ قافیہ مقید مین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تخاطبہا مین لم تخاطب
تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور طا دخیل
قافیہ ہو باقی ردلف ہوا اور قاضیہ مین قاضی تک قافیہ ہو پس یا اور ساکن اول الف
اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل قافیہ باقی ردیف ہوا اس صورت مین تاسیس
اور دخیل اور رس داخل تعریف مذکور رہتی ہین ہم ج مقید مجرد موصول مخرج چنانکہ
لم یطلبہا ولم یجبہا و منکران این نوع تکرار یا را از لزوم مالا یلزم شمرند و ہا روی شنند و
قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل یا یکی از حروف مد باشد چنانکہ در علاہا و ندا ہا
قافیہ مطلق مردف موصول شمرند ست سوم مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ لم یطلبہا
او لم یجبہا پس ہا روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہے اور معنی یہ کہ نخست آنرا
و حاجت نشد آنرا اور منکر اس نوع کی تکرار با کو لزوم مالا یلزم اور با کو روی مطلق اور الف کو
وصل جانتے ہین اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل با کے
حرف مد ہو جیسا کہ علاہا اور ندا ہا مین بمعنی بالای آن برآمد و آواز داد اور قافیہ کو
مطلق مردف موصول جانتے ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور
الف کو وصل کہتے ہین ہم د مقید مجرد موصول غیر مخرج و درین صورت ہم روی از
حروف مد تواند بود و وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد مثالش صلوۃ و زکوۃ و منکران این
قافیہ را مقید مردف شمرند این است انواع قوافی واللہ اعلم ست چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہای ساکن جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا مثال اوسکی صلوۃ اور زکوۃ ہے الف روی مقید اور ہای تانیث
وصل ہے اور منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہای تانیث کو روی مقید
اور الف کو ردف کہتے ہین یہ ہین قسمین قافیون کی نزدیک عرب کے واللہ اعلم

فصل پنجم در عیوب قوافی نزدیک عرب

عیب ہای کہ تعلق بقافیہ دارد یا راجع
باحوال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و صنف اول منقسم ست باقسام عدد حروف

اما آنچه تعلق به تاسیس دارد یکے بیش نتواند بود و آن جمع قافیه موسس و قافیه
با موسس باشد در یک بیت و همین عیب بعینه اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس
و رس بجز این اختلافی دیگر تصور نیفتاد ت **فصل** پانچوین عیوب قوافی مین جو اہل
عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے یا راجع بحروف و حرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین ان حرفون کی ہین اوتنی
قسمین ان عیبون کی ہین اما وہ عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وہ جمع ہونا تاسیس موسس اور ناموسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مُسلم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہے اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہے اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف سے بدل جاے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جاے گی
مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہین ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
اور اختلاف خیال مین نہین آتا ھ و اما آنچه بدخیل دارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سه گونه تواند بود چه اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و ازینا وجود و عدم
دخیل و وجود و عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و ناموسس ت و اما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی نہین ہے اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل اور کاہل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادر اور دلاور مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے جابر اور باور مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود و عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس اور ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہے جہان تاسیس نہوگا دخیل بھی نہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور اوس مین
دخیل بھی نہین ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین

ھ واما آنچہ تعلق برردف وارد دہ نوع تواند بود اجمع مردف وناممردف ب جمع میان واو والف ہر دو مدج جمع میان یا والف ہر دو مد د جمع میان واو ی کہ ماقبلش مفتوح بود و واو مدہ جمع میان واوی کہ ماقبلش مفتوح بود والف و جمع میان واوی کہ ماقبلش مفتوح بود ویای مدز جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود و یای مدح جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود وواو مدط جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود والف ی جمع میان واو ویا ماقبل ہر دو مفتوح ت واما جو عیب کہ تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اول جمع ہونا مردف اور نامردف کا جیسے قافیہ حال اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عماد اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا چوتھا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور واو مد کا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچواں جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور یای مد کا جیسے قافیہ قول اور قیل کا ساتواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور یای مد کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور واو مد کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور الف کا جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسواں جمع ہونا واو اور یا کا جن دونوں کا ماقبل مفتوح ہو جیسے قافیہ قول اور قیل کا ھ واختلافی دیگر ممکن بود وآن جمع باشد میان واو و یا ہر دو مد اما آنرا از عیوب نشمرند وکسانیکہ واو ویا را کہ ماقبل ایشان مفتوح بود ردف نشمرند نزدیک ایشان ازین دہ نوع مذکور نوع آخر از اعتبار ساقط بود وشش نوع دیگر کہ بیش ازان باشد داخل بود در جمع مردف ونامردف ت اور ایک اختلاف اور ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونوں مدہ کا ہے جیسے عمود اور عمید ہیں اور اسکو عیب نہیں جانتے ہیں شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول ٭ متیم اثرہا لم یفد مکبول ٭ لکنہا خلۃ قد سیط من دمہا ٭ فجع وولع واخلاف وتبدیل یہ بھی بہتر نہیں ہے خصوصاً غزل میں اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو ردف نہیں جانتے

اونکے نزدیک قسم دہم جیسے قولٌ او قیلٌ جو آخر مین بیان کی ہے اعتبار سے ساقط ہوگی
اور نو قسمین جو باقی رہین اون مین چہ قسمین جو قبل اس نوع آخر کی بیان کین داخل ہوئی
جمع مردف اور نامردف مین یعنی ایک جگہہ مدّہ اور ایک جگہہ غیر مدّہ ہم واصناف عیوب
متعلق بردف سہ نوع اول ہیش نبود و آنچہ راجع بود با حذو ہمین اقسام باشد بعینہ
چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و بر عکس ت او قسمین عیوب متعلق
بردف کی تین سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چہ قسمین داخل جمع مردف و نامردف ہین باقی رہین تین
قسمین اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل ردف کے یہی
اقسام ہین بعینہ کس لیے کہ اختلاف ان حرفون کا مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور
بر عکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہے ہم و اما آنچہ راجع بود با روی
سہ صنف بود یکے آنچہ روی در و مختلف باشد و آن دو نوع بود یکی آنکہ دو حرف باشد
قریبی المخرج و دیگر آنکہ قرب مخرج در و معتبر نباشد صنف دوم آنچہ بسبب اختلاف توجیہ
بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف بالضم و کسر بود یا بالضم و فتح یا بفتح و کسر صنف سوم
آنچہ بسبب اختلاف مجرے بود و آن سہ گونہ بود بر قیاس گذشتہ و اما اختلاف
بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار خارج بود چہ اقتضای ازالت
تشابہ کند او صلات ت و اما جو عیب کہ متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف روی
اوسکی دو قسمین ہین قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہہ
میم روی ہو ایک جگہہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نہون
جیسے با اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
اختلاف بضم و کسر ہوگا مثل دُرر اور غُرر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل دُرر و قمر یا اختلاف
فتح و کسر ہوگا مثل قمر و خضر سوم عیب جو متعلق روی ہے وہ بسبب اختلاف مجرے
یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہے بر قیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قالو اور قالین

یا بالضم اور فتح جیسا قالُہ اور قالَہ مین یا بالفتح وکسر جیسا قالَہ اور قالِہ مین و اما اختلاف ساتھ ہونے اور نہونے توجیہ کے جیسا قمر اور اَمر مین یا اختلاف ساتھ ہونے اور نہونے مجرے کے جیسا عِلمہٗ اور علیہ مین اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل اعتنا نہین اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس مین کسیطرح کا تشابہ نہین ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا هم و اما آنچہ راجع با وصل بود هم بر سہ گونہ باشد و آن اختلاف بود بہ واو و یا یا بواو و الف یا بالف و یا و بحقیقت راجع باشد با اختلاف مجری و اما اختلاف وصل بجمع یکی از حروف مد با ہا و اختلاف بجمع ہای ساکن و متحرک و اختلاف بوجود و عدمش از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد و اما جو عیب راجع بوصل ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے جیسا قالو اور قالی مین یا اختلاف بواو و الف ہے جیسا قالو اور قالا مین یا اختلاف بالف و یا ہے جیسے قالا اور قالی مین اور حقیقت مین یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف مجرے یعنی حرکت روی متحرک کی و اما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ حروف ہا کے جیسا قالُو اور قالُہ مین اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہا سے ساکن و متحرک جیسا کہ حملہ و حملہا مین اور اختلاف وصل کا بوجود و عدم جیسا کہ تحمل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ اصل تشابہ ان مین زائل ہے یعنی اختلاف ... یہان کسی طرح کا تشابہ بھی نہین ہے پس مانحن فیہ سے خارج ہے و اما اختلاف بخروج هم سہ نوع بود چہ یا بجمع واو یا بود یا بجمع واو و الف یا بجمع یا و الف و ہر سہ راجع بود با اختلاف نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود و عدمش هم از اعتبار خارج بود و این عیب ہا متعلق بود بحروف و حرکات و اما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہے اسواسطے کہ یا بجمع واو و یا ہوگا جیسے فخطابہو و کتابھی یا بجمع واو و الف جیسے لم یطلبہو و لم یطلبہا یا بجمع یا و الف جیسے بعتابہی و کتابہا اور یہ تینون راجع ہین با ختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ عیب متعلق ہے بحروف و حرکات علم اما عیب ہای کہ بجمع حرکات متعلق نبود یا بسبب اعادہ قافیہ بود و آن چنان بود

کہ کلمہ کہ بر قافیہ مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود و یا بسبب آن بود کہ قافیہ را از صیغہ مستعمل تحریف کنند تا تشابہ حاصل آید مثلاً ابراہیم با ابرہیم کنند چون قافیہ نعیم و کریم باشد یا لفظے را قافیہ کنند کہ معنی را بان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیہ سجود و شہود باشد و ذکر باری تعالے در موضع قافیہ افتد از اسمای او تعالیٰ ودود ایراد کنند و ایراد این اسم را جز رعایت قافیہ وجہی نبود و یا لفظی را قافیہ کنند کہ جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً در شعرے کہ قافیہ کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیہ کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورند

ت آنا وہ عیوب جو حروف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پہین یا وہ عیب بسبب اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جای جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جایئن جیسے لسان ایک جگہہ بمعنی زبان اور ایک جگہہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغہ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت ہوجای یعنی غنیت دور ہوجاے فی الجملہ تشابہ پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھہ ابرہیم کے قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصیدے سے ہین پس قافیہ کرنا ایک کلمے کا بتحریف بیجا ہے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالی سے بھی ہے پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ مین پڑے اسمای باری تعالی سے ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس اسم کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہہ نہو حالانکہ یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے کہ معنی کو خصوصیت ہوجاے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جزو ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لاوین ھم و عیوب قافیہ علی الاجمال سہ صنعت باشد آنچہ البتہ نشاید کہ ایراد کنند و اگر کسے ایراد کنند

آن شاذ شمرند ب آنچه ایراد شش قبیح بود اما استعمال آن شعر را از روی ضرورت اتفاق
افتد ج آنچه استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضے را القاب مخصوص
باشد و بعضے نباشد ت اور عیوب قافیہ کے مجملاً تین قسم پر ہین اول وہ کہ یقیناً نچاہیے کہ ایراد کرین
اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال
اوسکا شعر مین از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو
مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہے
اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بیضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین ھم و از القاب مشہوریکی اقوا است و آن اختلاف
مجری باشد و البتہ روا نبود ت اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجرے یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قائل اور قائلہ بضم و کسر اور قائلہ اور قائلہ بضم و فتح اور
قائلہ اور قائلہ بفتح و کسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین ہے
اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا پس اس قافیے کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا
غیاث سے اور منتخب مین بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور
مخالف گردانیدن قافیہا بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن اور بے توشہ
شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار مال شدن و بی مال شدن لکھا ہے ھم و دوم اکفاست
و آن اختلاف حروف روی باشد لے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود و سوم اجازت است
و آن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ د مخرج متقارب باشند مانند تا و طا یا سین و صاد
و این نوعی است از اکفات اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہی
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہون یا نہون اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کج کرنا طرف کا
تا جو کچھ کہ اوس مین ہو گر جائے اور خم و تیا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ سے ہے
کہ بعض ابیات مین حرف روی اور نہو اور بعض مین اور منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہے

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی با قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سپاہ اور بحر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے اکفا کی ... اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بزا ترجمہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا اور ... ایک قافیے مین ایک جگہ طوی اور ایک جگہ دال ... منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خراد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب معتبرہ لغات عرب ... اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوی خراط کی فارسیون نے اپنے تصرف سے تا و ذر بدل کے بجہت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طا مہملہ کو لانا اور مصرع دیگر مین دال لانا تم کلامہ قولہ این نوعی ہست از اکفا ظاہرا این قول صحیح چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از مخالفین نسبت دیگری صورت نہ بندد مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست باشد یا نہ وہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل لا الاکفا اختلاف الروی فان یکن مشبہ بمخرج او یحط فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی متقارب المخرج را اکفا گویند و متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز موافق ایشان آوردہ اند بل معنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابی دیدہ نشد تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح اور منتخب بھی دیکھتے نکرتے کسواسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اسکو کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طا سے اور ایک قافیے کی روے دال ہو اور دال اور طا سے قریب المخرج ہین چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری مین یہ عبارت لکھی ہے کہ مخرج طا اور دال بی لغطہ و تا ہی قرشت از سر زبان ست فافہم ہم چہارم سناد و آن

چند نوع بود ا جمع موسس و ناموسس ب جمع مردف و نامردف ج اختلاف ردف بواو
والف یا بیا والف در حرف مد د اختلاف ردف بیای غیر مد که ماقبلش مفتوح بود ہ
اختلاف توجیه و سه قسم اول روا نبود چهارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار
استعمال کنند و قبحش از قبح چهارم کمتر بود و بعضے اختلاف توجیه بضم و کسر روا دارند
قیاس بر اختلاف ردف بواو و یا در همه مواضع قبح این همه نوع اختلاف از دیگر انواع
کمتر شمرند ۔ چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت مین بمعنی معاونت
اور اصطلاح اہل عروض مین جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول
جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہہ نہو جیسا
سالم اور مسلم مین دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہہ حرف ردف ہو ایک
جگہہ نہو جیسا طورا اور طہر کہ عربی مین حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا
بواو و الف جیسے طول اور قال یا بیا و الف حرف مد مین جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف
ردف کا بیا سے غیر مدہ کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھہ یا ے مدہ کے جیسے
ذَیل اور قِیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قَل اور حُل اور حِل اور تین قسمین پہلی سناد کی
روا نہین ہین مطلقًا اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہین بہ ندرت یعنی کبھی کبھی
اور پانچوین یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہین اور قبح اوسکا چوتھی سے
کمتر ہے اور بعضے اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین
اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قُل اور حِل ہے مثل
اختلاف ردف بواو و یا ہے جیسے عمود اور عمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے
اور سب مواضع مین قبح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین ح
مخفی نماند کہ نوع ششم از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت
دخیل است چنانکہ در حالم و عالم بکسر لام یکی و بفتح لام دیگر ہم کلامہ ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہین
اوس عیب کو جو ماقبل روی کے ہو اس صورت مین صورت قُل اور حِل اور عالَم اور عالِم
کی ایک سی ہے اور توجیہ عام ہے و اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہوئی جس جا توجیہ کو

یہ بھی یاد نہین کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ مین حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع
آنست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد
مثل میم کامل و راحل یا نباشد چنانکہ میم قمر و مزد و اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ
مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان
این ہر دو تحقیق ست تم کلامہ ہشتم پنجم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار
نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و
اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصریف یا بوجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضاے
اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضربی و لم تضرب یکے
مخاطبہ مونث و دیگر مغایبہ او و غلام و غلامی یکی بیای اطلاق و دیگر بیای اضافت
بالنفس خود و امثال این ایطا نبود و اما برجل و لرجل و یضرب و تضرب و امثال این
ایطا بود ت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پایمال کنانیدن
منتخب او غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظاً و معناً ہے اور جتنی کہ
تکرار قافیہ یکدگر سے نزدیکتر ہو قصیدے مین قبح اوسکا زیادہ ہوگا لکھا ہے کہ
کہ اقل قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا
قصیدۂ ثانیہ مین سے ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد
مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا بعد اوسکے کچھ باک نہین ہے کذا قال السکاکی
اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
مختلف ایطا نہین ہے یہی ہے مذہب جمہور کا اگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی
داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت
یہ ایطا سے اوسکے نزدیک خارج ہے اور اسیطرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب
تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف
لفظ ہو یعنی اوس سے اختلاف لفظ ہو جاوے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہو جاوے مثلاً رجل
اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی اور

لم تضربِ باشباع ایک صیغه مونث حاضر کا اور ایک صیغه مونث غایب کا اور غلام
باشباع اور غلامی ایک بیای اطلاق اور ایک بیای اضافت طرف اپنی ذات کے
یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطا نهین ہے کسواسطے که الرجل اور رجل مین تغایر معنی
ہوگیا اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہوگیا اما برجل و
رجل اور یضربُ اور تضربُ اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قوله یضربُ و تضربُ
مخفی نماند که حکم مخالفت الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افاده آن میکند که در یضربُ
و تضربُ نیز ایطا نباشد چه اتصال یای یضربُ تای تضربُ کمتر از اتصال الرجل سے نمی نماید
والله اعلم تم کلامه فتامل که الرجل و یضربُ اور تضربُ مین اتصال الف ولام اور یا اور
تا سے غرض نهین جیسا که صاحب حاشیه نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے که الرجل اور
رجل مین صورت معنی کے بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضربُ اور تضربُ کے
که صورت معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث
تغایر نهین ہے ہم ششم تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکه در پیشتر
گفته آمد و این تضمین غیر آنست که در صنعت ہای شعر افتد و آن ایراد شاعر بود در اثنای
شعر خود بیتی مشهور که بر ہمان وزن و قافیه بود از شعر دیگری بر سبیل استشهاد و یا تمثیل
انیست آنچه در جب مود ایراد آن از علم قافیه شعر تازی والله اعلم ت چھٹا عیب
قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کے جیسا که
پیشتر کہا گیا مثل اسکے که آخر بیت اول مین قافیه ہو اور فعل شروع بیت ثانی آوی
اور یہ تضمین سوا اوس تضمین کے ہے که داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے
که شاعر اپنی شعر مین شعر مشهور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیه بر سبیل استشهاد یا تمثیل
ضم کرے یہ ہے جو کچھ که واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیه سے شعر تازی مین ح والله اعلم

فصل ششم

در حروف و حرکات قوافی بنزدیک پارسی گویان و ذکر ردیف حرف
مخصیص را در شعر پارسی اعتباری نیست و کسانیکه اعتبار کرده اند بملاحظه شعر عرب کرده اند
و حال ایشان ہمانست که حال کسانیکه بر اوزان خاص بعرب شعر فارسی گفته اند و چنان

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود فصل
چوتھی حروف و حرکات قوافی مین نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف مین حرکت
تاسیس کو شعر فارسی مین کسیطرح کا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے
ملاحظہ شعر عرب کا کیا ہے یعنی بتقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالا یلزم سے جانا ہے
اور حال اون لوگون کا وہی ہے جیسے اوزان عرب مین تقلیداً شعر فارسی لکھے ہین اور
جب تاسیس ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع
دونون حرکتین ساقط ہوئین کس واسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت
دخیل کا نام ہے ہم و ردف در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ
غیر آن و واجب بود کہ در ہمہ قصیدہ یکحرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی
حذو یکحرکت بعینہ بود مثال ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در دور و سور و یا
در تیر و شیر و حرفی کہ بواو ماند در گور و شور و حرفی کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہای
دیگر را در کرد و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکر ت اور ردف فارسی
مین جو حرف کہ اتفاق پڑے سزاوار ہے خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہے
کہ تمام قصیدے مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکی
یعنی حذو ایک حرکت بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار
مین اور واو دور اور سور مین یعنی سرور اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مدہ سے
مشابہ ہے جیسا گور اور شور مین بحرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یاے مدہ سے مشابہ ہے
جیسا دیر و زیر مین بحرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را کرد و
مرد مین اور سین دست و بست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ
اور عروضیون نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہہ قید کہا ہے
اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین و غین و فا
و نون و ہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و بخت و عہد و جہد و بزم و رزم و دست
و ست و دشت و گشت و مغز و نغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف ردف کا

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت
ہونا بعینہ بس جو کچھہ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً
دور اور شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جاے گا یہان تصریح اوسکی ضرورت نہین
رکھتی هم وآما روی باشد کہ یکحرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را
مضاعفت واما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی
مفرد کہتے ہین اور دوم کو روے مضاعف اور عروضیون نے اس جگہہ ردف کو مکرر
کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد هم وروی مفرد باشد کہ حرف مد بود
مانند الف در جدا و در واو یا در بہی وصبی دو او در راسو وپہلو و شبیہ بیا در دعوی ومعنی
شبیہ بواو در نیکو و مینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و را در گذر و سفرت
اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور روا مین اور یا بہی اور صبی مین
اور واو راسو اور پہلو مین اور راسو معنی نیولے کے ہے اور شبیہ بیا جیسا دعوی اور معنی مین
اور شبیہ بواو جیسا نیکو اور مینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے
کرد و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین هم وروی مضاعف از حرفہای مدود
بود و بشرطہای مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود و ردف یکی از حروف مد بود
و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا واو و حرف دوم
مجہول الحرکہ باشندت اور روی مضاعف حروف ممدودے ہوتی ہے اور اوسمین
شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو
تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا واو
واو کا دو نون مجہول الحرکہ ہون جیسے بخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو
اور یا انمین حروف مد ہین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی
ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بخت اور سوخت مین مجہول الحرکہ ہین
صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا ہر دو مجہول الحرکہ
باشند اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہے از دو حرف روی اور واو ضمیر بو حاشیہ لکھا ہے

ح قولہ اول یا ہر دو مجہول الحرکتہ باشند ظاہر آنست کہ در بیشتر ازین کلمات ہمشلہ
مابعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل ریست و ساخت و یافت و دوخت و دوست
آری در بعضی از کلمات پارسی وبکار رود حرکت حرف اول مختلسہ است اما حرکت مجہولہ درکدامی
ازین کلمات بر اول و ثانی حروف روی یافتہ می شود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت
مجہولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ فقال ایک مرد قابل سے لیے کہ نا آشنا ہی علم الطب سمجھے
حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ نوبہ کی جگہہ نوبت کے معنی لغت میں دیکھکر حاشیہ پر
ثبت کیے کہ نوبت چیزی ست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدوان فہم معنی کے
حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہے جو لکھی گئی
اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہے کہ و حرف اول با ہر دو مجہول الحرکتہ باشند
پس محشی نے با کو جو بای موحدہ ہے یا بیای تحتانی پڑہ کر مطلب کو خراب کیا ہے
ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھہ دونون حروف روی کے مجہول الحرکتہ ہو
مثلاً بخت مین حرف با کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور
تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکتہ ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین
هم اما حرف ہای کہ در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شدہ ست کہ حرف اول یکی
ازین ہفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا کہ درین لفظہا مجتمع اند سخن فش
زرف و حرف دوم یکی ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ
درین لفظہا مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است ریست نیست
دوست بیست داشت گوشت یافت کوفت زلفت ساخت بخت دوخت کاشک کوشک
کارد مورد راند بانگ پارس جاماسپ کوفج نیزک غیزد کرد زدت و لیکن جو حرف کہ روی
مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اولا
سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہین اور مجموعہ اونکا سخن فش زرف ہے یعنی
سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چہ حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ
متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہے یعنی خاموش ہوا کوشش ہا جد مقابل ہزل ہے

کنز اور غیاث سے اور مثالین انکی جو مرقوم ہوتین ہین اور حروف ثانی ہین جو کاف ہے
او س سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین بیت بمعنی بابیت
باثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ماقبل ہ
حرکت مجہولہ شرط مین داخل ہے اور بیخت صیغہ ماضی ہے بیختن سے بابا فارسی بروزن
بیختن بمعنی پیچیدن برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل مین کاشش تھا
ہای مختفی کہ کاف بیانی کے آخر مین تھی بسبب کسرے کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ ٹھہرا جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بناے بلند
اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارو بمعنی کزاک ہے کہ عربی ہین اوسکو سکتین کہتے ہین
اور مورو بضم اول وسکون ثانی مجہول و ثالث ودال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
آس کہتے ہین پتی اوسکی نہایت سبز اور تروتازہ ہوتی ہین اور دواؤن مین استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنے
مہرو نگین آیا ہے برہان سے اور پارس بابای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
چار شہر ہین شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو بن سام
بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ بابا فارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ
شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور کوفج کو برہان
اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین رہتے ہین
اور کوفجان کو برہان مین بروزن بوستان اور کشف مین بافا موقوف بمعنی جماعت مذکور
اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا وسکون فا دونون طرح آیا ہے اور تحمل
کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہو اور نیز بکسر ح نیز اول بثانی کشیدہ و تراشہای ماری زدہ گیاہی ست
کہ بر درخت پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان اما باکاف دیدہ نشد شاید مثل کاشک
افزودہ باشند تم کلامہ برہان مین لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہان مع الکاف اور
وہ نون حرف روی کے اصلی درکار ہین ایسا قیاس مفید نہین اور غیز بفتح غیز بکسر اول

و یا رمجہول وزای فارسی نعرہ امر غیژیدن است کہ بمعنی بزانو و چہار دست و پا نشستہ رفتن ست
مانند طفلان و بزیادت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشد شاید در بعضے اسنہ دال را
زائد کردہ باشند مثل کاف در کاشک و اللہ اعلم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیژ امر اور غیژیدن
مصدر برہان مین لکھا ہے اور یہان غیژد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف روی کے
اصلی درکار ہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن کے غیژدن بھی مصدر آیا ہو جیسے گزرانیدن اور
گذاردن و گستریدن اور گستردن وغیرہ اور غیژد ماضی اوس سے ہو اور کروژ مثل کروژ
بواو مجہول بمعنی نشاط و اندوہ از لغات اضداد ست کذا فی الغیاث اما حال دال را بر حال
دال غیژد قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان اور
کشف مین یہ لفظ بدون دال ہے اور یہان مع الدال اور دونون حرف روی کو اصلی درکار
ہین سوا اسکے برہان مین کروژ بروزن خروس لکھا ہے اور یہان حرکت ماقبل ردف
مجہولہ چاہیے شاید کہ کروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم و این دو حرف چون در مقاطع
شعر افتد آنرا در وزن بجای یکحرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم و روی مقید باشد نہ توجیہ
و این جنس در قافیہ تازی واقع نباشد و اما اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو حرف
یا بحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرف ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی روی مطلق
بود چہ ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی متحرک بود چنانکہ گوییم
راست شو اگر یکحرف وزدیدہ شود تا بروزن فاعلن شود روی را یکحرف بیش نباشد
و اگر ہر دو حرف مستوفی در نطق آرند تا بروزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشد
و روی درینصورت نہ وصل باشد و بر جملہ چون روی دو حرف متحرک باشد و منفصل باشد
بوصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آن اولی کہ
باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکی و بوصل متصل نباشد اسم مجری
جز ان حرکتہا لائق نباشد و این حکمہا کہ گفتہ آمد خاص ست باین لغت ست اور یہ
دو حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے ہین
انکو وزن مین بجای یکحرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کہا ہمنے اول کتاب مین اور روی

مفید ہوگی سنّے توجیہ کے یعنی حقیقت مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور یہان
سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع تین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیساکہ
لفظ راستی مین کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہین
اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیساکہ راست شو اگر اس مین ایک حرف وزدیدہ کیجیے
اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک وزدیدہ
ہوگیا ایک حرف جو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونون حرف مستوفی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پُر پُر مین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورت مین بی وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور بر جملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے ملین گے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی متحرک
وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہے کہ اور نام رکھین کسواسطے کہ
حرف روی دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسری کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راست شو مین بروزن مفتعلن
یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راست شو مین بروزن فاعلن اور وصل سے
متصل نہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہوسکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجرے ان حرکتون پر لائق ہے اسواسطے کہ

مجری نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا ہے وصل سے اور یہان وصل نہین
اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص ہین لغت فارسی مین تازی مین یہ
صورتین قافیون کی نہین ہوتی ہم و اما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آید از کلمہ منفصل
نبود و بعضی گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ در سخت
و سختم و سختش و سختی و گوید و گفتہ می آید و اما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمہ سے
اور تکرار اوسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہین ہوتا
اور بعضون نے کہا ہے کہ وصل ان چھہ حرفون سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال ہا جیسا کہ
سخت اور سختم اور سختش اور سختی اور گوید اور گفتہ مین آتا ہے ہم و این حصر واجب نیست
چہ یا کہ در خطاب باشد مثلاً گوئی تو درین سختی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سختی یا
در نسبت چنانکہ در شہری دیگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوئی سختی از سختہا یا
در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی و این دو حرف باشد
و یکی گرفتہ اند اور یہ حصر چھہ حرفون پر واجب نہین ہے اسواسطے کہ یای خطاب
جیسا کہ کہے تو کہ تو درین سختی یعنی تو ہیچ اس بات کی ہے اور یاے کلمہ توصیف جیسا لفظ
خوش سختی مین یعنی سخن خوش اور یای نسبت جیسا کہ شہری مین یعنی شہر کا رہنے والا
پس یہ یا اور ہے یعنی یاے معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے مین
آتی ہے مثلاً کہے تو سختی از سختہا یعنی کوئی سخن سخنو نسے یا بتقدیر فعل مین ہوتی ہے یعنی
جس مین وقوع فعل ثابت نہو جیسا کہ کہے تو اگر گفتمی یعنی اگر کہتا مین و کاشکی گفتمی یعنی
کاشکے کہتا مین و بخواب دیدم کہ گفتی یعنی خواب مین دیکھا مینے کہ کہتا تھا اور یہی اور یہ
دو حرف ہین یعنی ایک یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور عروضیون نے
ایک ہی لی ہی چھہ حرفون مین ح یعنی شبیہ بیا کہ عبارت است از یای مجہول حقیقت
حرف مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت ہم و نیز الف ندا چنانکہ
گوئی پسرا ازین قبیل ہست و خارج است از حروف مذکورہ اور الف ندا جیسا کہ کہے تو
پسرا یعنی ای پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ مذکورہ سے

وہم چنین کاف تصغیر چنانکہ گوئی پسرک و در بعضی لغات بدل کاف تصغیر وا و بود ت اور
اسیطرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کے
واو ہے یعنی پسرو مثال اوسکی شعر بر من نظری میکنی ای پسرو چشم خوش تو کہ آفرین
باد برو ہ ہم و نون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است
از حروف شش گانہ ت اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے ہے
اور خارج ہے حروف شش گانہ سے ہم و بر جملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف
ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوندد تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل
وصل بود ت اور فی الجملہ تحقیق اس جگہہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حروف کا ہو
کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے ہم و بدانکہ ت با
الف اطلاق برسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گویند شود اوگوید او از قبیل وصل شمردہ و
استعمال آن الف اصلا خطا است چہ عرب را الف و واو و یا از اشباع حرکات اواخر
کلمات حادث شود و عجم را اواخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آن را
اشباع کردن تا حرفی حادث شود خروج باشد از لغت ت اور معلوم ہو کہ قدما نے
الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہین شود ا اور گوید ا اور من قبیل
وصل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقاً خطا ہے کسواسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات اواخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین اواخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع کرنا
یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہے
ہم و اما خروج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جہت آنکہ وصل متحرک نیست
و باین سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل است در تازی
در اثنای حروف قوافی پارسی خروج نیاوردہ است ت و اما خروج ٹھیک یہ بات ہے
کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے
جب وصل متحرک ہوگا ملکر حرف ما بعد یعنی ردیف ہو جاویگی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

کہ تمہید قواعد عروض وقوافی پارسی مین مانند خلیل کے ہے تازی مین حروف قوافی فارسی
مین خروج نہین لایا ہے هم وبعضی گفته اند چون حرف وصل متحرک شود وبا کنی
دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد وحرکت وصل نفاذ چنانکه گوئی زدمش وپسندمش
دال روی است ومیم وصل وشین خروج ت اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل
متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا
نام نفاذ ہے جیساکہ کہے تو زدمش وپسندمش یعنی مارا مینے اوسکو اور پسند کیا مینے
اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج هم وباشد کہ خروج بحرکت وصل
باو پیوندد چنانکه گوئی پسریش وخبریش ت اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل سے ملتا ہے
جیساکہ کہے تو پسریش اور خبریش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی هم وبعضے حرفی
دیگر راکہ بخروج پیوندد همبرین قیاس کہ در اتصال خروج بوصل گفته اند زائد نام نهاده اند
چنانکه درین قافیه کہ زده اَمت وبسته اَمت دال روی است وهائی کہ در حال حرکات
همزه در تلفظ بدل اوست وصل ومیم خروج وتا زائدت اور بعضے جب ایک حرف اوس
خروج سے ملتا ہے اوسکو بر قیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے
اوسکا نام مزید رکھا ہے جیساکہ اس قافیہ مین زده اَمت وبسته اَمت یعنی مارا ہے مینے
تجھکو اور باندھا ہے مینے تجھکو اس مین دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ
مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زائد یا مزید هم وازینجا لازم آمد که
چون گویند اگر زده امیت وبسته امیت یا حرفی دیگر که بیا مانند زیادت شود ولقبی دیگر احتیاج
افتد یا زائد زیادت از یکحرف روا باید داشت وشاید که ازین هم زائد شود ت اور اس جگہہ سے
لازم آیا کہ جب کہین اگر زده امیت وبسته امیت یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو
یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑے اور لقب
نایرہ ہے بمعنی نافرہ اور نفرت کنندہ کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہے پس زده امیت
اور بستہ امیت مین دال روی اور ہا کہ بدل اوسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین
آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نایرہ ہے اور مشابہ اسکے بہت مثال ہے

بیت دل کہ بدست تو سپردستمش ٭ بازدہ اکنون کہ بنبردستمش ٭ دال روی اور سین
وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہے یا زائد کو زیادہ ایک حرف سے روا رکھیے
یعنی نایرہ بنکھیے زائد ٹھنے کہیے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہ ہے
بیت آن دل کہ بدست تو سپردستیمش ٭ ای جان بدہ اکنون کہ بنبردستیمش ٭ دال روی ہے
اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ ہم و اولی آنکہ ہر چہ بعد از روی و
وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند و ہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب
ردیف شمرند ت اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب
ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے
جانین ح و بنا بر این قول لازم می آید کہ درین بیت آنکہ در مردمک دیدہ وطن ساختمش +
قدر نشناخت چو اشک از نظر انداختمش ٭ میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قایل این
قول بر خلاف جمہور شعرا التزام کند تم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی
مذہب ہے ھم و ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی و متاخران شعرای عرب از
پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار میدارند و این حرفی باشد یا کلماتی کہ بعد از روی موصول
یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار در وی تکرار الفاظ است و معنی اعتبار نیست
چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد و بعضی را
نباشد بسبب آنکہ بعضی بالفراد لفظی باشد و بعضی جزوی باشد از لفظی روا بود مثلاً
اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاہ و وقتی بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاہ شطرنج
و در میانہ یک قافیہ بادشاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و بالفراد ہیچ معنی
ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بی تفاوتی ت اور ردیف
اصل مین خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گویوں سے اخذ کی ہے
اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ
یا غیر موصولہ کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف مین تکرار الفاظ ہے
معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کی معنی ہون و بعض کے معنی نہون بسبب اسکے کہ جدا کانہ ایک لفظ ہو و بعض جزو لفظ ہو روا ہے مثلاً اگر قافیہ
یاد اور باد اور شاد ہو اور ردیف شاہ کبھی معنی ملک اور کبھی بمعنی شاہ شطرنج اور درمیان مین ایک قافیہ بادشاہ کا
آئے اور شاہ اس لفظ مین جزو کلمہ ہے اور تنہا کچھہ معنی نہین رکھتا ہے وقوع اس کا
موضع ردیف مین یکسان ہے نے تفاوت پس اگر کہے تو کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہے اور
بامعنی ہے کہین گے ہم کہ شاہ بانفراد بامعنی ہے نہ جزو بادشاہ هم و در ردیف مقدار را
اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود و چنانکہ در کثرت
اعتباری نیست و در قلت هم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد
کہ آنچہ بعد از روی و وصل آید اگر یک حرف باشد و اگر بزیادت جملہ از حساب ردیف باشد
ت اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہے اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو
روا ہے مثال یہ ہے بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر بہر بتان نثار کردم ٭ اور
جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہے قلت کا بھی اسمین اعتبار نہین ہے اور جب معنی
ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھہ بعد روی اور وصل کے آئے ایک حرف ہو
جیسے لفظ گردش مین شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے هم اگر گویند ہمین
بیان لازم آید کہ وصل را هم اعتباری نبودہ و ورا هم از حساب ردیف شمرند گوییم کہ اگرچہ
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف است اما بسبب آنکہ بی حرف وصل
استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجا کہ بوصل متصل بود صورت نمی بندد و در ردیف خلاف
اینست چہ کالشی المباین است و وصل را بقافیہ تعلق بزیادت لازم است بخلاف ردیف
و بآن سبب او را حکم مفرد نہادن واجب پس میان او و ردیف فرقی ظاہر باشد اما
در خروج بخلاف اینست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او
و روی فاصل گردد کالمباین شود پس حکمش حکم ردیف شود ت اگر کہین کہ اس بیان سے
لازم اتنا ہے کہ وصل کو بھی اعتبار نہین ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گنا چاہیے
کہین گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن
اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اوس سے قافیے کا

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہین ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہر
یعنی تمامی قافیہ بیردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل شئے غیر کے ہے
اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے
کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہین ہے لہذا وصل کے واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہین ہے پس درمیان وصل کے
اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہے
اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج
اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا
حکم ردیف کا ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مباینت کے روی سے
ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بسبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے
ھم و در لغت تازی چون ردیف معتبر نبودہ است باعتبار خروج در حال تحرک وصل
احتیاج افتادہ اما در لغت پارسی بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج
استغنا حاصل است اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی
بحالت تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نتھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار ردیف کا ہے
اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک
اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے ھم
و باہر سخن شویم و گوئیم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است و حرکات
اردف ب روی مفرد ج حرف اول از روی مضاعف د حروف دوم از روی مضاعف ہ وصل
ہم پنج است ا حذو ب توجیہ ج مجری د حرکت مجہول کہ حرف اول روی مضاعف
را بود ہ حرکتی کہ حرف دوم روی مضاعف را بود یا روی مفرد را بود و در حال اتصال
متحرکی کہ بعد از روی آید اور ماحصل مطلب یہ ہے ہم اور کہین ہم کہ اس بحث سے
ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول
از روی مضاعف سے چہارم حرف دوم از روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن
سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے
حرف ہے اوس پر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بخیت اور رای ریخت پنجم نفاذ حرکت جو
حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال
بمتحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تاکی راست شوہین جو بروزن مفتعلن ہے
کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا نچاہیے کہ مجری کہنا اوسکو
مناسب ہے جو روی حرف ساکن سے ملکر متحرک ہوا اور اسی طرح روی مفرد جیسے درد
جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے درد دل یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہے مم
و ہمچنانکہ ہرچہ زیادت از وصل باشد بعد از روی و مکرر شود و آنرا ردیف خوانند ہرچہ
زیادت از ردف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد و آنرا بقافیہ
تعلق نباشدت اور جسطرح جو کچھ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے
یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہوسکتی اور مکرر آتا ہے اوسکو
ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے
یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہوسکتے اور مکرر آتا ہے وہ ان قبیل
صنائع سے ہے اور اوسکو قافیے سے کچھ تعلق نہین ہے مم و اگر آن مکرر لفظی باشد
چنانکہ گویند کرد یاد و کرد شاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ
تکرار حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت
باشد و اگر نکنند حرجی نباشدت اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہے
ایک لفظ ہو جیسا کہ کہے تو کرد یاد اور کرد شاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو
حاجب کہتے ہین مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہے بلکہ لزوم مالا یلزم سے ہے اگر
رعایت اوسکی کرین ایک صنعت ہے اور اگر نکرین کچھ حرج نہین ہے معلوم ہو کہ
کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیسا کہ کرد یاد کرد شاد مین اور کبھی زیادہ جیسے اس
بیت مین بیت ہر چند رسد ہر نفس از یار غمی * باید بشود در بجہ دل از یار ہمے *

کہ اسمین ازاور یارد و لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہے
جیسے اس رباعی مین **رباعی** ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت * سست است عدو
تا تو کمان و در زہی سخت * حملہ سبک آری و گران داری لخت * ہر چند کہ تو پیری و جوان داری
بخت * اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین اور حاجب لغت مین
بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس سے ہے
و تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعہا یا آنجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا
ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت
باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آن است کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ کہ
بعضی را ردیف می آمد کردہ ست و بعضی را می آید آوردہ است و مطلع قصیدہ اینست
بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار می آمد * نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد * و در موضع تحیر
باین نوع گفتہ است **بیت** زبہر فال ز ماضی شدم بمستقبل * کہ این ایام چنین
خوشگوار می آید * زہی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو * ہمہ نہان سپہر آشکار می آید *
و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع منوط باشد ت اور تکرار ردیف کا بھی
واجب ہے مگر ترجیع بند مین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے
یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو
ایک نوع کی صنعت ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی سے
اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آمد ہے اور بعض جا می آید ہے بیتین
مرقومہ متن ہین اون مین لفظ فال بمعنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنی موسم بہار کا
تا آیندہ بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آش ہے جیسا کہ رشیدی نے بیت
لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بکسر ہے
اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبائع سے متعلق ہین م
فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ دو ہاست یکی مجرد یا مردف بود
و مردف بزاید یا مفرد بود یا مضاعف و ہر یکی از مجرد و مردف یا مقید و مطلق بود

یا مقید بود و ہر یکے یا موصول بود یا غیر موصول ت فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین ہے پس قافیۂ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردف مجرد یعنی خالی روف سے مدہ جیسے جدا اور روا اور صبی اور نبی اور پہلو اور راسو اور غیر مدہ جیسے خبر اور گذر مردف یعنی جسمین حرف ردف ہو اوس مین مفرد ہو جیسے کار و بار اور حور اور نور اور شیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور مرد اور بکر اور فکر اور مردف مضاعف یعنی جس مین دو حرف روی ہون جیسے ساخت باخت سوخت دوخت بخیت ریخت اور ہر ایک مجرد اور مردف مفرد سے یا مطلق ہوتا ہے یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے یا غیر موصول تفصیل واسطے فہم مبتدی کے مرقوم ذیل ہے

ملے اقسام

مجرد				مردف مفرد			
مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن (علٰحدہ)		مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن (علٰحدہ)	
موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول

م پس انواع مجرد مردف مفرد ہشت بود چہار مطلق و چہار مقید ت پس قسمین مجرد کی یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردف مفرد کی یعنی جسمین حرف ردف ہے اور حرف روی ایک ہے آٹھ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل مفصلہ ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردف مفرد ۴ — مقیدات مجرد و مردف مفرد ۴

مطلق مجرد موصول	مطلق مجرد غیر موصول	مطلق مردف مفرد موصول	مطلق مردف مفرد غیر موصول	مقید مجرد موصول	مقید مجرد غیر موصول	مقید مردف مفرد موصول	مقید مردف مفرد غیر موصول
پسری و خبری یا وصل	پسر من خبر من من ردیف	مردی و دردی یا وصل	مردمن و دردمن من ردیف	دعات و ثنات تا وصل ہو نہ ردیف	خبر ترا گند بہر تو تیغ بلا لائق ردیف جیسے خبر مرا گند بہر ا تقیید اور پسر من خبر من مطلق جیسا کہ کہا گیا مطلق ہین	مرد و درد متوتر بجہت اجتماع سہ ساکن ردف روی و وصل	مرد و درد بجہت اجتماع ساکنین لائق ردیف نہین دو ساکن کے درمیان بیت کہ مرد را ہمہ وہان فا علن ہوگی روی تقیید نہ ہوگی

م مثال مطلقات اما مطلق مجرد موصول چنانکہ گوئی پسری خبری ت مثال مطلقات کی اول

مطلق مجرد موصول جیساکہ کہے تو پسری اور خبری رار روی مطلق اور یا وصل ہے ھ ب
غیر موصول چنانکہ گوئی پسر من و خبر من ت دوم مطلق مجرد غیر موصول جیساکہ کہے تو
پسر من اور خبر من رار روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہنا زیبا
نہین کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین ھ واما
ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ت سوم مطلق مردف مفرد
موصول جیساکہ کہے تو مردی اور دردی اس مین رار ردف اور دال روی مطلق اور یا
وصل ہے ھ ر غیر موصول چنانکہ مردمن و دردمن و غیر موصول در ہر دو نوع جز باردیف
نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع باردیف تواند بود ت
چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیساکہ مردمن اور دردمن اس مین رار ردف
اور دال روی مطلق اور من ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنے
مجرد اور مردف مین جیسے پسر من اور مردمن بجز ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ
حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک
نچاہیے پس سبب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آ
اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے پسری اور مردی ساتھ ردیف کے ہوسکتا ہے
یعنی حشو بیت مین آسکتا ہے مثلاً پسری را بروزن فعلاتن اور مردی را بروزن مفعولن
ہوگا روی موصولہ مطلق رہے گی ھ مثال مقیدات اما ہ مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات
و ثنات واین باردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ت مثال مقیدات
اما پنجم مقید مجرد موصول جیساکہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری اسمین
الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے نچاہیے یعنی حشو بیت مین
وقوع انکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا
اور یہان الف روی اور تا ہی وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن
ہوتا ہے پس دعات را اگر باردیف کہین بروزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین
اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین ھ و غیر موصول چنانکہ گوئی خسبد و گند

ہر دو نوع شاید **ت** ششم مقید مجرد غیر موصول جیساکہ کہے تو خبر اور گذر یہ قافیہ دونون طرح ہو سکتا ہے یاردلیف اور بیردلیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت مین ہوگا تب بھی روی مقید رہے گی مثلاً خبر مرا بروزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے **ح** یعنی پنجم و ششم تم کلامہ قال **هم** مقید مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم باردلیف نشاید **ت** ہفتم مقید مردف مفرد غیر موصول جیساکہ فرد اور درد اس مین را حرف روی ہے جسکو قید کہتے ہین اور دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمین نہین آسکتی ہے یعنی حشو مین یہ قافیہ نہین آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونون ساکن ہین اور اجتماع ساکنین کی درمیان بیت کے نہین ہوتا مثلاً مرد راجب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید نہرہیگی اور آخر بیت مین اجتماع ساکنین ہو سکتا ہے کہ رو بروزن فاع ہوگا **هم** آنا ح موصول متعذر بود از جہت آنکہ اگر باردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است واگر بیردلیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود چہ اعتبار دو ساکن رابیش نیست واگر واقع باشد برینگونہ بود کہ گوئی بارش و کارش **ت** اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ ردیف کے ہو یعنی حشو بیت مین ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑینگے یعنی ردف روی وصل اور یہ محال ہے اور اگر بیردلیف ہو یعنی آخر بیت مین ہو تین ساکن متوالی آخر بیت مین پڑین ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت مین دو ساکن سے زیادہ معتبر نہین ہین اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش پس تقطیع مین ایک ساکن تین ساکنون سے گر جائے گا اور دو ساکن آخر بیت مین معتبر ہونگے تینون ساکن معتبر نہین ہونگے **هم** واما مردف مضاعف یا ہر دو روی ملفوظ بہ باشد و لا محالہ ہر دو مطلق باشند و لا و قوع زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر لازم آید یا یک ملفوظ باشد و لفظ دیگر یا مطلق بود یا مقید و این سہ نوع باشد و ہر یکی یا موصول یا غیر موصول پس جملہ شش نوع باشد **ت** و اما مردف مضاعف یا دونون

حرف روی اوس مین ملفوظ بہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون
حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ نہون وقوع ایک
ساکن سے زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع
دو ساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہرچند گنجایش ایک
ساکن کی حشو مین اور دو ساکن کی آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا
یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول دونون حرف
روی مطلق دوم ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا
مقید اور ہر ایک ان تینون مین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چھ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی
خانون مین یہ ہے مردف مضاعف ۳ نوع

ہر دو روی مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول نامستعمل	غیر موصول	موصول نامستعمل	غیر موصول قابل ردیف نیست

ھ اما مردف مضاعف ہر دو روی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی ت لیکن
مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیسا کہ کہو تو
راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روی مضاعف مطلق
اور یا وصل ھ و غیر موصول چنانکہ گوئی راست ست و خواست ست یا راست بود و خواست بود
بروزن مفتعلان و این بغایت گران باشد در لفظ و این نوع جز با ردیف نتواند بودت
اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیسا کہ کہے تو
راست است اور خواست است یا راست بود اور خواست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت
گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین اور یہ نوع بجز ردیف نہین ہوسکتی پس مثالون مین
لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے ھ اما مردف مضاعف یک روی مطوی و دیگر مطلق
موصول در لفظ قبیح بود و مستعمل نیست اما مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول ہے لفظ مین نہایت قبیح ہے
اور نامستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا ہم
وغیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و بہر دلیف نتواند بود مثالش
چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلات اور مردف مضاعف جسمین
ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول ہے لفظ مین گرانی اور ثقالت سے
خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور بہر دلیف نہین ہو سکتا مثال اوسکی جیسا کہ
کہے توراست بود و خواست بود بروزن فاعلان پس الف ردف ہے اور سین حرف
اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعف متحرک اور بود ردیف ہے
ہم اما مردف مضاعف یکروی مطلق مطوی و دیگر مقید موصول نامستعمل بود از جہت تعذر
لفظ چہ ساکنہای متوالی با آنکہ از اعتبار ساقط است باطی بعضی و اظہار بعضی دشوار
در لفظ آیدت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
نامستعمل ہے اس جہت سے کہ تلفظ اوسکا متعذر ہے اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی
دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوصفیکہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھہ حذف
بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے
مگر ساتھہ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن مین ہے ہم وغیر موصول بدینگونہ بود کہ
رست وخواست و بار دلیف نتواند بت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری
مقید یعنی ساکن اسطرح ہے کہ رست او خواست اور یہ ساتھہ ردیف کے نہین آسکتی یعنی
اگر ردیف آئے گی روی حشو مین متحرک ہو جائے گی مقید نرہے گی ہم پس ازین بحث
معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع
چودہ ہین یعنی آٹھہ قسمین روی مفرد کی اور چھہ قسمین روی مضاعف کی ہم سہ نامستعمل
و یازدہ مستعمل ست تین نامستعمل ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
مقید موصول اور دو روی مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسری
مطلق موصول دوسری مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

اور باقی گیارہ مستعمل ہین ہم وازین یازدہ ہفت مفرد و چہار مضاعف ست اور ان
گیارہ سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھہ سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات
رہین اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چھہ سے دونون ہین نکل گئین چار رہین
ہم واز ہفت مفرد چہار مطلق و سہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو روی مطلق و یکی
ہر دو روی در حکم یک روی مطلق و یکی ہر دو روی در حکم یک روی مقید ست اور ساتون
مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل تھی نکل گئی
آٹھہ مین سات رہین اور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنہین دونون حرف
روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف روی حکم
یک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی بسبب عدم
استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جس مین دونون حرف روی حکم یک روی مقید مین
ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی ہم واز جملہ این یازدہ نوع سہ
نوع با ردیف نتواند بود و چہار نوع بیردیف نتواند بود و چہار نوع شاید کہ با ردیف
بود و شاید کہ بیردیف بود ست اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھہ
ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسری مقید مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسری مطلق مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ہر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی
مطوی دوسری غیر موصول اور چار نوعین با ردیف کبھی ہوتی ہین اور بیردیف کبھی
ایک مطلق مجرد موصول دوسری مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
مردف مضاعف ہر دو روی مطلق ہم **فصل ہشتم** در قافیۂ اصلی و معمول و ذکر
شائگان لفظی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول و اصلی چنان بود کہ بر ہمان صفت کہ
واضع وضع داشتہ باشد استعمال کنند و معمول چنان بود کہ اجزاء ترکیبی یا تصریفی شائستہ
استعمال گردانند مثلاً رست و بید است اول اصلی و دوم معمول چہ ترکیب لفظ رست با

پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است **فصل** آٹھوین قافیہ اصلی
اور معمول کے بیان مین اور ذکر شایگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے
اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور
معمول اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو
مثلاً راست اور پیداست اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو
پیدا سے ملاکر منزاور مقابلہ قافیہ اول کیا ہے یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ لفظ کے ہے
مثال ثانی یہ بیت ہے ع ز الطاف خفی شاہ عادل ٭ بہر دم میرود از دست ما دل ٭
اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ حرف کے یہ ہے **بیت** با فسون و عشوہ و ناز آن بت
ملناز من ٭ دل ز دست عالمی بر دست بی تنہا ز من ٭ اور ایک قسم اسکی تصرف
تحلیلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کرکے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین
جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی ع شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را ٭ شنیدم
نالہ جانسوز نی را ٭ عفاک اللہ من شر النوایب ٭ جزاک اللہ فی الدارین خیرا ٭
لفظ نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے ھم وہمچنین یاردم و افشاردم اول
اصلی و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت النفس در ماضی آوردہ است
و شایستہ استعمال ہمین قافیہ شدہ ست **ت** اور اسیطرح یاردم بمعنی دمچی اسپ
اور افشاردم بمعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ قایل لفظ
افشاردن سے حکایت نفس صیغہ ماضی مین لایا ہے اور شایستہ استعمال اسکا قافیہ مین
ہوا ہے **ح** قولہ یاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد
بقرینہ قافیہ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری یاردم بضم دال
بمعنی چرمی کہ بر پس زین اسپ اندازند در برہان موجود غالب آنست کہ درینمعنی مرکب
از یار کہ بمعنی چرم دباغت دادہ ست و دم باشد تم کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی
استعمال شعرا مین آگیا ہو اور کشف مین چہرہ اسکا فقط یا بای فارسی لکھا ہے دال سے
کچھ تعرض نہین کیا اور درصورتی کہ بضم دال ہو قافیہ عیب دار ہوگا اور اگر موصولہ ہوگا

عیب بھی برطرف ہو جائیگا ھ و در تازی در نابہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد و نابہ کہ ناب باشد با ہای ضمیر کی اصلی باشد و دیگری معمول ت اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت سے بمعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے دوسرا معمول ھ و ہر گاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ مواضع تکرار بیک معنی آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان گنجی را گویند کہ درو ی مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جویان باشد و ہا و الف جمع کہ در سرہا و دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید و کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد و تحقیق چنان اقتضا می کند کہ استعمال یک قافیہ از شایگان روا بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران و جہان باشد روا بود کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خران چہ الف و نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح شایگان تکرار قافیہ است بیک معنی ت اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر واقع ہوتا ہے اور سب جگہہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین یعنی ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان اوس گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کا بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین ہے یا بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا سرہا اور دستہا مین ہے اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہے اور تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیۂ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدے مین کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہہ سے فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہے اور نچاہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیہ مین بھی

لاتےہین مثلاً کہین خسران کہ جمع خر ہے اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خران مین
بیک معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور سبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے ایک معنی پر
اور غیاث مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان بمعنی فراخ و لائق و سزاوار ہے
اور ہر چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو
ہمزہ یلینہ سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہاے خسرو پرویز سے اور معنی بیکار یعنے
کار بیمزد اسواسطے کہ یہ امر بھی تحکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور
ایک نوع ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ
زبان اور فغان کے قافیہ کرین یا اون لفظونکو جنمین یا اور نون نسبت ہو جیسے یہین
اور آنہین ساتھ جبین اور کمین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے
جنمین یا اور نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ
زبان اور کمان کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو
فقط ایک جگہہ لانا مضائقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا
هم اما شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدی کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند
از سبب شہرت قبحش مگر اینجا کہ شعر مُرَدَّف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند و در شعر
مُرَدَّف ہم زیادہ از یکے نیاورند البتہ ت اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
کیا ہے یہان تک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لاتے ہین
بسبب شہرت قبح شایگان کے مگر جہان کہین کہ شعر مُرَدَّف یعنی باردیف ہو وہان شایگان
کا لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چہپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ
ایک جگہہ سے نہین لاتے ہین البتہ هم و در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار
کردندی چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و ضربت و در ضمائر و امثال آن الا آنکہ
قدما ازان غافل بودہ اند و محدثان کہ شعر آراستہ گو تیدرا اعتبار کنند ت اور لغت عربی مین
یعنی قافیہ ہای لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات اور
مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جالہ اور جنابہ کے اور جو مثل اسکی ہو

مگر قدما اس سے آگاہ نتھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہین اعتبار کرتے ہین اور اپنے کلام مین ایطا سمجھکر نہین لاتے ہین **فصل نہم** در بعضی احکام قوافی بر مذہب پارسی گویان گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ ودو قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است چہ شاعر را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیدہ در موضع قافیہ آزار و بازار را ایراد کند شاید کہ بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیہ مُردف باشد و روی حرف را بود و مقید بود و بیرد یف باشد **ترجمت** فصل نوین بعضی احکام قوافی مین موافق مذہب فارسی گویون کے کبھی ایک قافیہ اور دو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد کرے سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لاوے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف ردف ہو اور را روی مقید اور بیردیف ہو هم و شاید کہ بعد ازان راز ار و ساز ار گوید تا قافیہ از و باز و راز و ساز بودہ باشد و آر در آخر ہمہ ردیف باشد و شاید کہ قافیہ بود و الا شایگان بودہ باشد و این قافیہ ہم مُردف بود و روی حرف زا بود و مطلق بود و با ردیف باشد **ترجمت** اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے راز ار اور ساز ار کہے یعنی راز اور ساز کو لاوے تا قافیہ آزار اور بازار اور راز اور ساز ہو اور کلمہ آر سب جگہہ ردیف اور سچا ہے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ شایگان ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ اول کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے اور حرف زا روی ہے اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھہ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہہ ردیف ہے هم و بار دیگر بعد ازان ہم شاید کہ چرا نزار و گیا زار آورد تا قافیہ او باور او و ساد چرا و گیا بودہ باشد و زار در آخر ہمہ ردیف بود و شاید کہ قافیہ بود و الا در بعضی شایگان افتد و این قافیہ مجرد بود و روی کہ حرف الف ست مقید بود و با ردیف برین قیاس باید کرد در دیگر مواضع **ترجمت** اور پھر بعد اوسکے بھی سزاوار ہے کہ چرا زار اور گیا زار قافیہ لاوے چرا زار یعنی جای چریدن اور گیا زار مخفف گیاہ زار یعنی جای روئیدن گیاہ

تا قافیہ آ اور با اور را اور سا اور چرا اور گیا ہو اور زار سب جگہہ ردیف پڑے اور نچا ہیے
کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جا شایگان واقع ہو گا یعنی جیسے چرازار اور گیازار ہے کہ زار
ان مین بیک معنی پڑے گا اور سازار و چرازار مین نہ پڑے گا کہ سازار مین از نکلتا ہے
اور چرازار مین زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہو گا یعنی بیحروف و تاسیس اور
روی کہ حرف الف ہے مقید ہو گا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہو گا کہ زار
ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین ہم و بدانکہ ہر چند از بحثہای گذشتہ
معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نباشد
اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ
از جہت وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت
حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف
کہ بسبب وجود معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و یکبار
بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ باز کہ بانفراد دال است
بر مرغی و چون جزوی باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بانفراد دال نبود ت اور معلوم ہو
کہ ہر چند بحثہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون
اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہہ بمعنی چشم اور ایک جگہہ بمعنی آفتاب
لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو
یعنی فقط یہی اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف
جہت وجود و عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہہ لفظ با معنی ہو اور ایک جگہہ بےمعنی ہو اور
جیسے با معنی ہونے مین درمیان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے ویسی ہی
بےمعنی ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے
یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ با معنی کے ہر گز تعلق مین اختلاف
رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے اما جو اختلاف کہ بسبب وجود معنی اور عدم معنی کے
ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ لفظ مین ایکبار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایکبار

تنہا دلالت نکرے معنی پر خود بمعنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر مانند
لفظ باز کے کہ یہ باز تنہا دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا بمعنی
سوق تنہا دال نہوگا معنی پر پس اس صورت مین باز ایک جگہہ بامعنی ہے اور ایک جگہہ بےمعنی
ھم وامّا اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغی و یکبار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کرد ت واما اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز بانفراد دال ہے
معانی متعددہ پر ایکبار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ
کہتے ہین کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہہ بامعنی ہے بانفراد
ھم واما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد
چنین بود کہ بازار باشتراک مثلاً بر سوق افتد و بر معنی دیگر لفظ باز آرد در ہر دو حالت یک حکم
نتواند بود ت واما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت مین بانفراد ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے بازکہ بازار مین ملا ہوا معنی سوق
پر ہے اور اسیطرح بمعنی دیگر لفظ باز آر یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین اسمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار عجم مین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود و معاملہ اور رونق اور تازگی کی بھی
آگیا ہے پس دونون حالتون مین ایک حکم نہین ہو سکتا یعنی ایک باز بازار مین بمعنی سوق ہے
اور ایک باز بازار مین بمعنی رونق ہے اگرچہ دونون باز بانفراد معنی نہین رکھتی مگر بجہت تعلق
بمعانی کے اختلاف انہین حاصل ہے ح زیر عبارت بمعنی دیگر لفظ بازار یہ ہے کہ اسی بازار
فتامل پس صورتین تین ٹھہرین ایک اختلاف بوجود معنی دوسری اختلاف بعدم معنی
بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی بعدم معنی بانفراد ھم و مثال جامع این ہر سہ اختلاف
اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند و قافیہ گرباشد و دون ردیف و گر در دو موضع بانفراد
دال بود و یکی بمعنی حرف شرط و یکی بمعنی جرب و در دو موضع بانفراد دال نبود بل جزو باشد از مجموع کلمہ و مجموع یکبار دال
بر عجلہ بود و یکبار دال بود بر فلک این اختلافات مذکور حاصل شود و ایراد ہر چہار در قافیہ مفضی تکرار نبود واللہ اعلم
ت اور مثال جامع ان تینون اختلافون کی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کرین الخ

قافیہ گر ہوا و ، دون ردیف اور گرد دو جگہہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہہ معنی حرف شرط کہ مخفف اگر سے ہے اور ایک جگہہ بمعنی جرب یعنی خارش اور دو جگہہ تنہا دال نہو معنی پر بلکہ ایک جزو ہو مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال مجلہ پر بمعنی ارابہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور حاصل ہون یعنی یہ تینون اختلاف حاصل ہون ایک یہ کہ گر بمعنی شرط اور گر بمعنی خارش یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون مین ہی بمعنی ارابہ اور گر جو گردون مین ہے بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر ان مین بالانفراد معنی نہین رکھتا مگر تعلق ہے اسکو الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود و عدم معنی کہ ان دونون کے انضمام سے حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چارون کا قافیے مین مقتضی تکرار نہین ہے واللہ اعلم جرب بفتحتین و بار موحدہ مرض خارش کشف اور منتخب اور بحر الجواہر اور صراح سے کذا فی الغیاث گردون فلک و ارابہ کہ بہندی گاڑی گویند غیاث سے عجلہ بفتحتین آلتی کہ آنرا گادمیکشد منتخب سے ہم **فصل** دہم در عیوب قوافی فارسی از انچہ در باب عیوب قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد و بر قیاس گذشتہ انجا عیب با چہار قسم باشد ترت فصل دسوین عیوب قوافی فارسی مین جو کچہہ کہ مفت مہ عیوب قوافی شعر تازی مین کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی اونہین سے معلوم کیا چاہیے یعنی وہی عیوب یہان بھی ہین اور موافق گذشتہ کے یہان عیوب کی چار قسمین ہین ہم قسم اول انچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف حذو مثلا مرد و درد و وزد و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دستہ و رستہ و بستہ عیب پوشیدہ تر باشد ترت قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہے اور وہ دو طرح پر ہے اول اختلاف حذو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف مین قید بھی شامل ہے جیسے کہ مرد اور درد اور وزد اور ورد بمعنی وظیفہ ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ اور رستہ اور بستہ ہے ان مین عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہے کمال اسمعیل کہتا ہے سے گر سوز دلم یکنفس آہستہ شود ٭ از درد دلم راہ نفس بستہ شود و دیدہ ازان آب ہمی گردانم ٭ تا ہر چہ بہ نقش تست آن شستہ شود ہم دوم اختلاف رس

واختلاف بحروف متباعد مخرج ظاهر وقبیح بود و بان سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکه دور و شور و شیر و شیر که بکار دارند و هم قبیح باشد مگر در لغت کسانیکه
هر دو کلمه بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بحقیقت راجع بهمین قسم باشد ت
دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج
عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اوسکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن
اختلاف بحروف متقارب جیسے که دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شیر بمعنی لبن مین سے
استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجہول
اور شیر بمعنی اسد مین یای مجہول اور شیر بمعنی لبن مین یای معروف حقیقت مین
دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگون کی زبان مین دونون کلمے بیک
حرف ہین یعنی واو و یای معروفه اور مجهوله کو ایک حرف جانتے ہین اونکے نزدیک
کچھہ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بحقیقت راجع بہین قسم ہے یعنی
اختلاف ردف ہے اور عیب ظاہر ہے م قسم دوم آنچه تعلق بروی داشته باشد
وآن چهار نوع است ت قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہی جو تعلق حرف
روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعین ہین م ا اختلاف توجیه چنانکه در اختر و عنصر و شاعر
واگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چه آنجا حرکت ماقبل را توجیه نبود بلکه از حساب
قافیه نبود دیگر آنکه در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر میان اختلاف بضم
و کسر آن مباینت نباشد که در تازی اعتبار میکنند و همه را یک حکم باشد ت نوع
اول اختلاف توجیه ہے جیسا که اختر اور عنصر اور شاعر مین که اختر مین حرکت ماقبل
روی ساکن فتحه اور عنصر مین ضمه اور شاعر مین کسره ہے اور اگر حرف را ان تینون مین
متحرک ہو یہ عیب دور ہو جاے اسواسطے که حرکت ماقبل حرف را توجیه نرہے گی بلکہ حساب
قافیه سے نہوگی اس صورت مین قافیه فقط رای متحرک ٹھہری حرکت ماقبل اوسکی
داخل قافیه نہوئی اور معلوم کر تو که فارسی مین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح
و کسر کی اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھہ فرق نہین ہے جیسا که تازی مین اعتبار

کرتے ہین اور محمود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین یہان پارسی مین سب کا ایک حکم ہے
ضرب اختلاف حرف روی وچنانکہ در ردف گفتیم بحروف متباعد ظاہر تر و شنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ ستو وچہار سو و مری و علی و گرگ و ترک
ت نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان ردف مین
کہا ہے کہ بحروف متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر یہان بہی وہی صورت ہے جیسا ستو بواو مجہولہ اور
چارسو بواو معروفہ اور مری بیار مجہولہ اور علی بیار معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی ہین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے بیکدیگر کمتر ہے اختلاف
متباعد المخرج سے ستو بکسر اول وثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ
تین تار رکہتا ہو اور زر قلب روکش کو بہی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا برہان سے اور مری بکسر اول و یار تحتانی مجہول بروزن ہری بمعنی کوشیدن اور
برابری کردن ہے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین بمعنی خصومت اور بکدلی بودن
بیدکردار ہی بہی ہے یہ ہے برہان سے ح چہ در ستو و چارسو حرف روی مختلف ست
کہ اول با و ثانی سین است و در مری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامہ قال ص ج اختلاف مجری و قبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بدو حرف متقارب چنانکہ پسری در خطاب و خیری در نکرہ پس کثرت مختلف است
وشاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ت نوع تیسری اختلاف مجرے
یعنی حرکت روی کا اور قبح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو
ساتہہ دو حرف متقارب المخرج کے جیسا کہ پسری حالت خطاب مین یعنی پسر ہے تو
اور خیری بحالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہہ معروف
اور ایک جگہہ مجہول اور دونون یار معروف اور یار مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جسوقت ردیف
بہی ساتہہ ان قافیون کے ہو ہم اختلاف حرکت روی مفرد یا روی مضاعف چنانکہ

گوی یا دشاه و پادشاه چه در اول بکسر است و در دوم مجهول است و ہمچنین چر است
گز در است و کز چه اول مجهول ست و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعف اختلافی
تصور نیفتد چه آن حرکت مجهول باشد ہمیشه ہے نوع چوتھی اختلاف حرکت روی مفرد کا
یا روی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مفرد کی یہ ہے جیسا کہ گوی یا دشاہ اور پادشاہ اسواسطے
اول یعنی یادشاہ مین دال یاد کی بکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ مین دال پاد کی بحرکت مجہولہ ہے
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے چر است گز اور
رست و گز کسواسطے کہ اول مین یعنی تار راست اول مین حرکت ناتمام ہے اور دوسری
مین یعنی تار راست ثانی پر ضمہ ہے اما حرف اول از روی مضاعف مین جیسی حرکت حرف
یا ی بخت اور را ی ریخت اس مین تصور اختلاف کا نہین ہے اسواسطے کہ یہ حرکت
ہمیشہ مجہول ہوتی ہے قسم سوم اختلاف وصل و حال اشہر باین ہیئت کہ گذشت قسم تیسری قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا ہے
حال اوسکا بھی اسی طرح ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل تشابہ کھنچا ہے ہم قسم چہارم اختلاف ردیف و
آن در حرکاتی و حرفی تواند بود کہ پوشیدہ ماند والا بس قبیح باشد مثالش بستہ چون
در حالت خطاب گویند و بستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ بیا مختلف باشند و حرکات
ماقبل ہمچنین و باقی عیوب ہم برین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدہ ہے
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
اور اون حرفون مین ہو سکتا ہے کہ پوشیدہ رہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے بستہ حالت خطاب مین اور بستہ حالت نکرہ مین مین کہ حرف یا اور شبیہ بیا
مختلف مین ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسیطرح ہے اور باقی
عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے ہم و بدانکہ در قوافی سجعہا
و مثنویہا و خانہای مربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی عیوب روا دارند
و در قصاید قافیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات قصیدہ مکرر شود اما در مصرع دوم
نشاید ہے اور معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام ور کردن زیادہ ضرور نہیں ور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد میں وا جب ہے
مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات میں مکرر لائیں کہ اوسکو رد مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہے
عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین سچا ہے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام ور کردن و بنہایت
چیزی رسیدن منتخب سے ہم و قدما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا و غزلہا از ہفت بیت
و در قصائد بعد از چہار دہ بیت روا باشد اما بنزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضی گفتہ اند کہ
اختلاف تصریف بنفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد و این ہم مستعمل نیست
اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون میں اور غزلون مین بعد سات بیت کے
اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہیں ہے
مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تصریف کا
بنفی و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہیں ہے اور یہ بھی مستعمل نہیں ہے تم
این است آنچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لغت بر سبیل
ایجاز و باللہ التوفیق ست یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر میں ایراد کریں علم عروض
و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و باللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمہ

موجود بحق وجود اول باشد	باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت	نقش دو مین چشم احول باشد



تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار بے نظیر جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخانصاحب بہادر صولت جنگ متخلص بحکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخانصاحب بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہے کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا اور نگینی رقم اوس جہان پناہ کی آرائش ثنا سے ہے کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین دست تصرف دیا **مثنوی ظفر** افضائی امکانی بارگاہش ٭ ہجوم بی نیاز یہا سپاہش ٭ زدہ بربام وحدت کوس شاہی ٭ مطیع اوست از مہ تا بماہی ٭ بہارستان لطفش بیخزان ست ٭ خس آن بزمی نہ آسمان ست اور درود نامحدود خاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کہ جب تک مقربان درگاہ صمدیت نے اونکی ادنے ترین دربان در کی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ تقدس مین جانیکی جرات نپائی **مخمس** کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعونسے زینت دی ہے نہایت طبع آزمائی کی ہے **مخمس** حق ہے یہ حق معرفت نور حق مین بات ٭ افضل ہے ہر نبی سے تو ای فخر کائنات آتش حیات شمع ہے پروانے کو ممات ٭ موسی ز ہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات مینگری در تبسمی اور صفات انجم لمعات اوس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنے اپنے گوش حق نیوش سے کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان اغیار سے سنا اور بزم عام مین فقرۂ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضی ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات خدا **رباعی ظہوری** سلطان رسل کہ جملہ را تاج سرست ٭ قانون بقا طفیل او نغمہ ورست ٭ در چار حد از شعبگی او نزدہ دم ٭ ہر کس بدوازدہ مقامش خبرست ٭ اما بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر صرافان رستۂ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ و سال جسم کو مثل ہلال گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہے شام کو ساتھہ آفتاب کی برای مطالعہ شمسیہ اگر بیٹھے ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلی ہین مژدہ ہو کہ کتاب **معیار الاشعار** فن اوزان و قوافی مین

مستند شعرای روزگار تصنیف جناب تقدس مآب عمدة المحققین زبدة المدققین حاوی العلوم العقلیہ
والنقلیہ ہادی السبل الشرعیہ اسوة فضلاء نحام قدوة علماء اعلام صاحب القوة القدسیہ مالک الملکات
الملکیہ مستند الحکماء والمتکلمین سلطان العلماء والمجتہدین جامع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع
من الاصول مقتدی الفقہاء من الآفاق المتمکن علی وسادة الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد
و اماثل ماہ فلک علوم کا شمس بین النجوم علامۂ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
طاب ثراہ وجعل الجنة مثواہ کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اوسکا دُرِ معانی درکنار ہے
جسمی سرو سطور سنگینی نزاکت سے سر برزمین نہادہ ہین اور گلہای سیراب معانی شاخسار لطافت
پر رواس الوان بوقلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اوسکا نہ
دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی عجب دریا ہی کہ ہزارون انہار سطور اوس مین رواں ہین اور صدہا صدف لفظ درۂ التاج
معانی درکنار اوس مین نہان ہین جب سے کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہی ایسا رسالہ نہ کوئی لکھیگا
نہ کسینے لکھا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہی شاید کہ آب مداد مین شرکت آب حیوان تھے
اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین بعد از جد و جہد آجاوے رشتہ علوم مین کوئی عقدۂ لاحل ایسا کہ جسکا
انکشاف محال ہو پھر نہ پاسکے میزان عقل مین اتنی تاب و توان نہین کہ وزن مراتب کرسکے اور زبان
ناطقہ مردم مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم ثنا بھرسکے اکثر صاحب چمنستان تحقیق مین اگر گل صحت
مضامین بطور خود ہاتھ مین لائے ہین رنگہای طبع نو بنو دکھائے ہین مگر اصل مین جو دیکھو تو پایۂ تحقیق سے
گرے ہوئے ہین رخ راہ راست سے پھرے ہوئے ہین بسط قابض جان تحقیق ہی اور حل محلل وہم
تدقیق ہی کھولنا بند کرنا ہے اور ظاہر کرنا اور چھپانا ہی کسینے اعتراض بیجا کیے ہین اور کسینے جواب نازیبا
دیے ہین اور کیونکر نہو بسبب نایابی نسخہ خدا جانے کیا کا کیا پڑھا گیا یہ اور باعث خرابی ہوا جو لوگ
اونسے بھی کم پایہ تھے اوسیکو غنیمت جانکر پڑھانے لگے شاگرد پھر اوستاد ہی جتانے لگے کج طبع
ان کی تہمت طبع کجی اونکی پہچان سکے گھر مضمون صحیح کیسطرح نہ ہاتھ آتا تھا غواص فکر ہر جا
صدف کی جگہ خزف پاتا تھا شعر جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون مجمل ہر حرف
جو غم سے تھے بیان کرتا ہون بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل جسکے تحلل حروف تباہ تھا
کثرت ماتم سے زیب بدن جامۂ سیاہ تھا جو شنجرف سے لکھا ہوا تھا اشک خون مین آپ ڈوبا ہوا تھا

الف نیزۂ آہ کیصورت بلند تھا حیرت سے ویک شکل پیکر از ہشا پسند تھا نہ سر پر کلاہ و مدنہ نعلین نقطہ زیر پا تھی
کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا پر طاقت تھی قوت نامیہ
معدوم تختۂ لحد کیصورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالا تھا وہ اور جھکی جاتی تھی جیم کا
شکمبہ غم نقطہ سے بھرا تھا اشتیاق عالم میں مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بھی بار غم سے خم ہو کر بے تاب و
توان تھی تب بے سے دو حصہ جڑ ہکر ناتوانی مین مشہور جہان تھی رے بے سیر ریش تھی نشتر فروش سینۂ
(ای بالا یعنی خط ریش ۱۲)
خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی سر زار پر گولی نقطے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون مین
مبتلا تھا کہ سین نے دامن اپنا دانتون سے پکڑ لیا تھا کہ نشتر غم اسقدر تیز ہوا تھا کہ دامن شین
کے اوس پار ہو گیا تھا اللہ اکبر کیسا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ بگولا
تند باد غم کا چلا تھا الف کا تنکا چشم طا مین پڑ گیا تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت
تھی جو کوئی لفظ عیش کو اولٹ کر لکھتا تھا عین پر عین عنایت تھی حرف غم سر غم تھا
(یعنی زندگی ۱۲)
مثل الف افسر اہل غم و الم تھا کاف و فار ملکہ شکل کعت ہو گئی تھی کف کشادہ مثل اہل
بصیرت ہو کر کوچہ ہای اوراق کتاب مین پھر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جای قدر تحت
ظاہری پسند اہل زمان ہے تب قاف چاہتے تھے کہ اگر قدرت پائین اور کتابون سے نکل چلی جائین
حرف لام و میم الم مین لگی تھی نیزہ غم سینے پر کھا گئی تھی نون گویا بند جیون کھون یا ماہی دریای
خون کھون واو اور ہا جہان ملجاتی تھی صورت وہ کہ کلمہ تاسف و تحسر ہو دکھلاتی تھی جبس کیسینے
آنکھ لڑائی تھی چشم ہار دیدہ نقطہ سے خالی پائی تھی یا بری خبر سستی و مایوسی دیتی تھی برابر
انگڑائیان لیتی تھی سب حرف صرف ماتم تھے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ ملتا تھا مبتلای غم و
الم تھی الغرض دوستان باصفا اور آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب کو استاد اکمل
صاحب رای صائب رشک انوری و صائب گوش مردم حب سی خلق ہوئی ہین آپسے اشعار اور مضامین
آبدار سننے مین قربان نی جو دونون لبونکو واسطے نکلنے کلمات کے ملایا ہے گویا صحت الفاظ و مضامین
کے واسطے معجون مرکب کو بنایا ہے سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض بین السطور دیوان بلاغت
بنیان سے فیضیاب ہی اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور ہے سیاہی سطور پر نور کلام فصاحت
توامان سے بافتہ و تابہ ہو جیسی انوار رحائر پکی روشنی مہر و ہلال سا طلع ہو کثرت فروغ لفظ سے

قلت تجلی انجم برہان قاطع ہی شعر بہاریہ انکا اگر برگ خشک خزان دیدہ پر لکھا جاوی برنگ برگہاے
اشجار فصل بہار بلکہ بڑہکر سبز ہو آوی در ہر جگہہ باطل ہی مگر انکی غزل ہین اور تسلسل سب جگہ لاطائل
مگر انکے قصیدہ ہای مسلسل ہین زود گوی اسدرجہ کہ جب تک تمک سو شعر نکلکر ہو تو ایک دفتر ہوجاوے
اورہم انہو جاکر جب تک ہاہم آوی ایک کتاب ورالوجود زیب تصنیف پاوی اجمال اونکا اگر چاہو سمندر کو
ایک قطرہ مین لاؤ اور تفصیل انکی گر اجازت پاوی ایک ذرہ ہو سو آفتاب عالمتاب چمکاوی زبان شیرین
انکی اگر چاہتی فرہاد و شیرین مین تلخی درمیان نہ آتی نکتہ نفی اشعار تر بلند مثل آسمان ہوئی ہے اور
روشنی فکر چمک کر مثل کہکشان نمایان ہوئی ہے زمین شعر آسمان ہو یہ تعلی اور یہ مین کہان سے
اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنائین تو نکلے ہوئے زبان سے نقش لب سے سامعین
سمجھ جائین عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہی ہر علم و فن ایک نئی صورت کی تالیف ہے تعداد
کتب مصنفہ و مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سے عیان ہی کیا حاجت بیان ہے صدہا امیر و غریب
فیضیاب کلام ہین شاگرد ایسے نیکنام ہین **اشعار** یہی ہین مہ آسمان سخن ٭ انہین سے ہی روشن جہان
سخن ٭ سخن اسقدر ہے سلاست کے ساتھہ ٭ بدل ہو گئی ہے طلاقت کے ساتھہ ٭ بلند اسقدر ہیگمان
ہوگئی ٭ زمین شعر کی آسمان ہوگئی ٭ دکہاتی ہی روشن بیانی اثر ٭ کہین شام ہو نہ ہے تو نکلی سحر ٭ سناتے ہین اگر کند عقلوں کو آج ٭
بجز تیز فہمی نہ ہو کچھ علاج ٭ یہ کہتی ہین سب آشنائی سخن ٭ خدائی سخن ہین خدائی سخن ٭ مقابل ہو
انکا نہ کیونکر ذلیل ٭ کہ ہی یہ کتاب اوسپہ قاطع دلیل ٭ اوستاد امثال ظہوری و ظہیر جناب ملک الشعرا
تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید **مظفر علیخان** صاحب بہادر بہادر جنگ المتخلص بہ **اسیر** مدظلہ القدیر
ہین آوی اور حرف التجا زبان پر لائے جناب موصوف نے رای بجا اونکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار
سے بہتر **کامل عیار** تصنیف فرماکر پیشکش نزدیک و دور کی اکثر عروضیونکا امتحان تمام کیا
بہر سنجہ کو خام کیا کیا عقل آزمائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تحقیق اوٹھائی ہین سبحان اللہ
ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہے قدرت خدا جلوہ نما ہے بہت سے شخص پڑھکر فیضیاب ہوئی زمرۂ اہل علم
عروض مین انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل متن جا بجا ہوا جسکو ذرا بھی ذوق تھا بدل و جان
مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والا کرم منشی والا شان مشہور جہان و جہانیان صاحب جود و
سخاوت عریج نشین چار بالش ہمت و مروت جناب منشی **نولکشور** صاحب لازالت بحار دولتہ

منور علمی مہر الانور منتہ والدہور ظلہ ظلیل ... کہ یگانہ آفاق ہین ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہین ایکروز جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یہ کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر آئے اہل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم و سیاہی بیرون از طاقت بشر ہے صحت اسکی اگر پوچھیے کتاب پیش نظر ہے **رباعی ظہوری**

خطش نگذاشت ببینیا چینی * ہر نقطہ آن نافہ مشک آگینی * بر قع برخش نتار و پود نگہ ست میگشت وگرنہ خط پرستی دینی * امید علما اعلام اور فضلا کرام مبصران عجائب جہان سامعان کلام نادر اہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو بنظر انصاف دیکھکر فیضیاب ہون اور دعای خیر مصنف مین متوجہ درگاہ رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب پر نظر نہین اوس مین اعتراض کسی کا گذر نہین اللہ بس باقی ہوس **شعر** پہنچا ہے زمین سے آسمان تک * بس کلک حکیم اب کہان تک تمام شد

قطعات تاریخ

از نتیجہ افکار جناب شاعر عدیم النظیر مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخانصاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

طلامی است بی شبہ کامل عیار	کہ شد بعد میزان افکار طبع
اگر سال تاریخ خواہی حکیم	بگو شد عجب شرح معیار طبع

از نتیجہ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علیخانصاحب بہادر شوکت جنگ متخلص بہ افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہی معیار کی صحیح صحیح	ورق یہ منتخب روزگار خوب چھپی
خرد نے طبع کی تاریخ یون کہی افضل	مطالب زر کامل عیار خوب چھپی

از نتیجہ افکار شاعر بی بدل صاحب فکر عالی میر بادشاہ علیصاحب متخلص بہ غالی شاگرد حضرت اسیر

چون این شرح شرح میزان بود — بعد ازان این کتاب شد تیار
فضل تاریخ او به من عنالی — گفت شرح مکرر معیار

از نتیجه افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بهادر متخلص به اسطی شاگرد حضرت اسیر مصنف کتاب تعلقه دار جلال پور وغیره رئیس قصبه سندیله خیرخواه سرکار

واه کیا لکھی گئی اچھی کتاب — حل ہوئی مشکل مسائل سربسر
واسطے تاریخ اوسکی کلک نے — یون رقم کی شرح ہندی مختصر ۱۲۸۹

از جناب میرزا آغا حیدر صاحب افسون متخلص شاگرد جناب منشی مظفر علی صاحب اسیر عرس شہر لکھنؤ

اوستاد نے کیا کتاب لکھی — جو سطر ہے مِیل چشم بد ہے
تاریخ لکھی یہہ اوسکی مینے — افسون یہہ شرح مستند ہے ۱۲۸۹

از نتیجه افکار شاعر یکتا جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص برضا شاگرد جناب تدبیر الدوله منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

زر کامل عیار شد مطبوع — آنکه میزان برای اشعارست
فکر تاریخ چون رضا کردم — گفت هاتف که شرح معیارست

قطعه تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ ظهور حسین صاحب متخلص به ظهور خلف منشی علیم الله صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

همسر تیر فلک کلک جناب اسیر — هست ز پیکان او سینهٔ حاسد فگار
کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال — کرد بهر فقره اش سلک ثریا نثار
از پی تاریخ طبع خوب رقم زد ظهور — سکهٔ نو شد روان از زر کامل عیار ۱۲۸۹ھ

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنة که ترجمه معیار الاشعار مسمی به زر کامل عیار مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ بماه اگست سنه ۱۸۷۲ع مطابق ماه جمادی الثانی سنه ۱۲۸۹ هجری

طبع ہو کر شائع ہوا فقط

غلط نامہ کتاب زر کامل عیار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	بوزرون	بوزان	۵۵	۱۱	لن مفاعی	لن مفاعی لن	۱۱۶	۱۵	گذرانی	گذارانی
ایضاً	۱۵	ن	ان	۶۰	۱۳	او دیع چابا ک	او چابا ک	۱۱۷	۳	شالی	خالی
۷	۱۵	زعم	رغم	۶۱	۲۱	مرا مرا	مرا	۱۱۸	۷	ہمرا	ہمراہ
۷	۱۹	ست	دست	ایضاً	۲۳	گس	گسن	ایضاً	۱۶	بہر	بہرہ
۹	۳	برمطلب	بر سر مطلب	۶۲	۱۸	اگر	اگرچہ	ایضاً	۱۸	رہبر	راہبری
۱۴	۱۳	رو	روی	۶۹	۱۱	تبا	تبا ہم	ایضاً	۱۹	دب	رب
۱۷	۸	تبکلف	بکلفت	۷۰	۵	مثمن	مثمن مین	۱۱۹	۱	اغارا	غارا
۲۰	۲۳	فقرت	نقرت	۷۴	۱	ہی ہیہ	ہیہ ہی	ایضاً	۱۶	فارسی	فارسی مین
۲۱	۶	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۷	بازیادہ	یازدہ	ایضاً	۱۷	بجو	بجور
ایضاً	۱۱	موسیقی	موسقی	۸۲	۲۲	لو	کو	۱۲۰	۳	زن	زدن
۲۴	۳	دوہر	دو	۸۴	۵	نہین	تین	۱۲۱	۱	مفاعلات	مفاعیلات
ایضاً	۸	مقصود حرکت	مقصود مصوت	۸۹	۱۴	مفاعیلان	مفاعلان	۱۲۲	۱۱	شوآز	شغوا
۲۶	۲۰	گویا	کویا	۹۳	۱۳	اٹھائیس	اٹھیس	۱۲۹	۱۳	جن مین	جس مین
۲۷	۲۳	متن	مین	۹۵	۱۵	تازی	تازی مین	۱۳۱	۲	کسکی	کسکی مین
۲۸	۸	مین	مین	۱۰۳	۹	مین	او مین	۱۳۳	۱۶	احد مضمر	یا احد مضمر
۳۱	۷	ہوا	ہو	۱۰۸	۴	گیا	کہا	ایضاً	۱۸	عروض سالم	و عروض سالم
ایضاً	ایضاً	اصلی	اصل	۱۰۹	۱	مفاعیلات	مفاعیلات	۱۳۳	۳	متفاعلن	متفاعلاتن
۳۴	۲۲	موقت	موفقت	۱۱۰	۹	را	راکہ	ایضاً	۷	یعنی	یعنی فعلن
۳۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۱۳	۷	تاتی	تا ذی مین	۱۳۶	۲۲	مثمن مطلق	مثمن
۴۳	۲	حرف	صرف	ایضاً	۹	تجرید	تجرید	۱۳۸	۵	ساکن کہ	ساکن
ایضاً	۲۳	سکن	مسکن	ایضاً	۱۱	غروڈا	غوروگا	ایضاً	ایضاً	چاہین	چاہین دو
۴۶	۲	ندارک	غلاک	۱۱۴	۱۲	فاقمت	فارقت	ایضاً	۱۳	ساکن	ساکن شیل الخ
ایضاً	۸	من	متن	۱۱۶	۱	تا	تاتی	ایضاً	۱۴	الا	اوا
ایضاً	۱۸	ور	اور	ایضاً	۴	ایراد	درایراد	ایضاً	۲۱	فعلان	فعولان
۴۷	۵	خوشگا	خوشگا	ایضاً	۹	[illegible]	[illegible]	۱۳۹	۱۵	ناستی	ناستی
۵۴	۱	جز	جزء	ایضاً	۱۵	گذراغم	گذرانم	۱۴۰	۴	آنجد	آزند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۹	و اگر	والا	۱۹۴	۷	ببر	بر	۲۴۸	۲۱	جایز	ناجائز
ایضاً	ایضاً	ٹھری	نہ ٹھہری	۱۹۵	۱۴	فاعلاتن	فعلاتن	۲۵۰ برحاشیہ	۱۹	پبدل	کہ بدل
ایضاً	۱۸	حقیقت	حقیقت ہین	ایضاً	۲۱	تبکلیف	تبکلف	ایضاً	۱۷	ران	اِن
۱۴۱	۲۰	لنیمعس	لنیمیس	۲۰۲	۴	ازین	زرین	۲۵۲	۱۱	حروف ہدایی	بحروف ہجا دریہ
۱۴۸	۶	عروض	عروض فاع	۲۰۸	۱۳	زہر	زہر	۲۵۳	۱۹	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۷	ہمین	ہمی	۲۰۹	۶	مخبول	مخبون محذوف	۲۵۵	۲	اشباہ	اشتباہ
۱۵۳	۶	اوس	اس	ایضاً	۹	محذوف	محذوف ومقطوع	۲۶۱	۱۱	حاجت	حاجب
ایضاً	۱۲	مرقومہ ہی	مرقومہ	۲۱۲	۷	بمعنی	معنی	۲۶۲	۲	یاسوس	ناموس
ایضاً	۲۱	مفاعیل	مفاعیلن	ایضاً	۸	فاہما	فاہما	ایضاً	۱۳	بدخیل	تعلق بخیل
ایضاً	۲۲	مفعولن	فعولن	ایضاً	ایضاً	بموزن	بروزن	۲۶۵	۱۸	وادیا	وادویا
۱۵۸	۱۳	وآوارہ	آوارہ	۲۱۹	۴	یہ ہی	ہی	۲۶۶	۵	جبنر	جبنرد
ایضاً	۱۴	وبفعولن	مفعولن	۲۲۱	۲۱	تا	تابہ	۲۷۰	۲۰	خارج	خارج ہے
۱۵۹	۱۸	گفتہ اند	گفتہ اند کردہ اند	۲۲۲	۱۹	اول	از وزن اول	۲۷۱	۲۱	اون	ان
۱۷۰	۲۰	ندارا	ندترا	۲۲۳	۱	ہوا	ہو	۲۷۷	۲۳	لائق ہے	لائق نہین ہے
۱۷۱	۱۹	ست	سب	ایضاً	۶	قدم	قد	۲۷۹	۲۳	یعنی	سے
ایضاً	۲۰	سالم ہی	سالم ہی	۲۲۴	۳	بعضی	یعنی	۲۸۱	۲۲	ہین	مین
۱۷۴	۱۳	نمیدا	تمنیدا	ایضاً	۹	بسیط	بسیط را	ایضاً	۲۲	معتبر نہین	معنی معتبر نہین
ایضاً	۲۱	بدولب	بدولب سبک	ایضاً	۱۸	یازدہ	نزیادہ	۲۸۲	۱	کہ جداگانہ	کہ باز جداگانہ
۱۷۲	۲۱	یعنی کے	یعنی فعر کو	ایضاً	۲۱	تا بزرگی باشد	باترلمی	۲۸۵	۳	و تکرار ردیف	تکرار ردیف
۱۷۵	۲۱	تقطیع	تقطع	۲۲۵	۲۱	کہ تا برید	کہ باز برید	۲۸۶	۴	مفرد ہو	مفرودہ
۱۸۷	۲۱	فاعلان	فاعلن	۲۲۶	۱۳	بریدہ کیا ہے	[illegible]	ایضاً	۱۶	مقیدات	مقید
ایضاً	۲۳	فراغ	فروغ	۲۲۹	۱۲	بلکہ	بلک	ایضاً	ایضاً	[illegible]	[illegible]
۱۸۹	۲۳	فعولن	مفعولن	۲۲۸	۱۲	کہ وہ	[illegible]	۲۸۸	۱۰	دو	مرد
۱۹۰	۵	مفعولن	مفعولن	۲۳۱	۵	کا	کی	۲۸۹	۲۲	جرو	بود
۱۹۲	۱۰	بسنجالی	سنجالی	۲۴۶	۲۲	خالی ہین	[illegible]	۲۹۲	۱۱	ظاہرا	ظاہر
ایضاً	۲۱	مسن تقع	مس تفعلن	۲۴۸	۱	در شعر کہ یک	درہر شعر کہ یک	۲۹۶	۷	شد	باشد
۱۹۳	۲	معرن	معمرن	ایضاً	۳	پسندیدہ	ناپسندیدہ	۲۹۸	۲۳	بہ	نہ
ایضاً	۵	مستفعلن	مس تفع لن	ایضاً	۱۳	جاہل	جاہل ہین	۳۰۰	۱۴	بمعنی	اور بمعنے

[illegible]